بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه ۝ ويل يومئذ للمكذبين ۝

ردِ تکذیب براہین احمدیہ

عرف

وید و قرآن کا مقابلہ

حصہ دوم

جس میں منشی لیکھرام جی آریہ وغیرہ کی غلط فہمیوں اور منہ زوریوں کا جواب باصواب ہے

مصنفہ خیر خواہ زمن مولوی ابو رحمت حسن صاحب صانہ اللہ عن الشر والفتن

تیسری مرتبہ سنہ ۱۹۰۴ء

النذیر پریس میرٹھ میں منشی نذیر حسین کے اہتمام سے طبع ہوا

النذیر

یہ ماہوار رسالہ زیر اہتمام منشی نذیر حسین صاحب میرٹھ شہر سہراب
دروازہ سے شائع ہوتا ہے۔ حجم ۳۶ صفحہ کاغذ چکنا قیمت پیشگی
معہ محصول ڈاک عہ سالانہ ہے۔ اسکا اڈیٹر نہ صرف ایک محقق
اسلامی واعظ ہے بلکہ دیانندی پورانون اور پرانے دھرانے ویدون
کے گھر کا بھیدی اور زبان سنسکرت کا پورا عالم ہے۔ اسکا
فرض آریہ وغیرہ مخالفان مذہب اسلام کو منہ توڑ اور دھڑ توڑ جواب
دینا ہے منشی صاحب موصوف کے نام درخواستین آنی چاہئین۔

(ابو رحمت حسن میرٹھ شہر سہراب دروازہ)

فہرست مضامین کتاب ہذا

غلطنامہ کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	منہ پچھ دھرتوڑ	مہذبانہ	۱۱	۱۶	اور	اور پڑھو اللہ اللہ لاالٰہ الاھو الخ	۲۰	۲	سوبیہ	سوریہ
صفحہ ۲ سے آگے صفحہ الحمک ہندسہ غلط ہے ناظرین مسلسل بنالین				″	۲۳	دھرتے	رکھتے	″	۱۰	کہ یہ	ہے اُسے
								″	۱۸	دیانندجی	دیانندجی مرقومہ ستیارتھ پرکاش
								۲۱	۹	تکر	تکرر
۳	۶	ہرایک	ہرایک	۱۵	۱۴	کو	کو دیکھتے ہین	″	۱۵	ب	رب
۳	۷	فوق تحت	فوق وتحت	۱۶	۱۶	ایک	ایک عمدہ	۲۲	۵	گناف	گزاف
۴	۸	اشیار	اشیاؤ	″	۲۳	ہے	ہی ثبوت ہوے کی دلیل نہین	۲۴	۱	شرح	شرع
۵	۴	غمخوار	غمخوارو					۳۰	۲۰	نفس	انفس
۵	۷	ق	ق و	۱۸	۱۸	آتمم	آتم	۳۳	۲۰	ہوتر	ہوتری
″	۲۰	مانگ	مانک	۱۹	۲	ضعت	صنعت	۳۴	۶	گنہ	گناہ
۶	۴	حق ان سے	ان سے حق	″	۷	یاآنجھ	یامیری آنکھ	۳۴	۲۰	قولہ	قرآن
″	۲۰	صوت	صورت	″	۹	منتغین	منشینش	۳۴	۲۰	یہ فقرہ	قولہ یہ فقرہ
″	۹	النسانون	النسان	″	۱۹	مہمل	مہمل بیان اور غلط	۳۵	۴	وہ	وہ معاملہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۹	نا	تا
۳۹	۱۰	کے	سے
	۱۴	شائد	×
〃	۱۷	سرب ادہار	×
۴۰	۱	قوت	صوت
〃	۲	اور	ا
〃	۲۲	ہونیکے	ہونیکے سبب
۴۱	۱۰	یہ	وہ
۴۳	۲۱	انکا	اکا
۴۶	۳	دارد	وارد دیکھو ستیارتھ
۵۱	۱۲	جنوب	مغرب
〃	۱۵	غیر	غیر کی
〃	۱۶	لگا	لگا دینا
۵۲	۱	اور	+
〃	۳	دو نیم ہے کیونکہ	کیون دو نیم ہے
〃	۵	ہذا	ہذا اگر
〃	۱۵	اسکا	جو دیا صیغہ امر مخاطب کا ہے اور اسکا
۵۴	۱۰	اور فحش	پر فحش
〃	۱۳	مرہ	مَرَّۃٍ
〃	۱۹	سے	نے
〃	۲۲	نزلۃ	نُزُلَۃً
〃	۲۳	ۃُ	ۃٍ
۵۵	۲	تھا	بھاجینے کہ ڈہانک رکھا تھا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۵	زاغ	زاغ
〃	۱۵	جہان	جہان را
۵۶	۱۳	حی فقرہ	اور فقرہ اوحی
〃	۱۴	واسطہ	وحی اور واسطہ
〃	۱۹	جبیش	جنبش
۵۷	۱	جبیش	جنبش
〃	۴	دراز تھے	دراز تھے اور ان بازؤں سے مراد چھ سو قسم کی طاقت ہی
۵۹	۵	گئے رہتے	گئے رہتے جو جنت سرگ وغیرہ نمونہ ہائے قدرت عالم بالا مین ہین
〃	۱۲	بلایا اور ہے	بلایا جاتا ہی اور جوگی لوگ
۶۰	۱۱	کیونکہ	کیونکہ آپکو
۶۴	۱۰	کا	×
〃	۱۸	معلوم	نامعلوم
۶۵	۱۹	دشمون	دسون
۶۶	۱	اوست	روست
[illegible]	۵	یکشف	یُکشَفُ
〃	〃	یئون	یُئون
〃	〃	اسجود	اُسجُود
۶۸	۱۹	فیسجد	فَیَسجُدُ
۷۳	۶	ھ	سما بھجیہ
۷۲	۱۵	دو حصہ ثانیہ	اور آیت ثانیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۴	۲۲	ونظرا	نظراً
〃	〃	〃	〃
۸۱	۱۲	چاہا	چاہا بتدریج
۸۲	۲	ترسٹپ	ترشٹپ
۸۶	۱۴	فوق	×
۸۷	۲	صدق	اصدق
〃	۱۲	سسار	سنسار
〃	۱۷	پرمیشور	+
〃	〃	سمجھ	سمجھ مین
〃	۱۹	بیک	یہ بیک
۸۸	۱۵	منزل گاہ	محل نزول
۸۹	۱۶	کا	کا سیاق اور
۹۰	۳	شرک	دوئم رد شرک
۹۳	۲۱	تا	نہ
۱۰۰	۲۰	سکی	کی
۱۰۱	۲	۸۱	۸۱۰
〃	〃	دونو	وہ نو
〃	۱۵	دس کو	دس کو کہتے ہین
۱۰۴	۴	بلاؤ	بلاؤ جیسا کہ اگر منتر مین اسنے بلایا ہے
۱۰۷	۱۱	سیمبو	سیمبھو
〃	۲۰	دروہ	درد
۱۰۸	۱۵	ایتی	اویتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۲۱	ہتھیاروں	ہتیاروں میں	۱۲۸	۱۶	بھی	ہی	۱۴۳	۱۷	بیمار	تیمار
۱۱۲	۸	گے میں	اور جھکے	۱۳۵	۱۶	اتا	اذا	۱۴۵	۱۱	یتعین	یتغیر
۱۱۳	۱۵	سے منتخب کرکے	کی متعلق بنا کر اپ نے شید	۱۳۶	۴	والی	ایمان والی	〃	۱۳	بن بھے	بن بھیسے
〃	۱۸	بعت	لعبت	۱۳۷	۵	اَمَانتُہٗ	اَمَانَتَہٗ	۱۴۶	۱۰	چودھویں	چودھویں اُن کی بھی
۱۱۵	۱۱	تاریخ	تاریخی	〃	۹	آذریتِہٖ	الدِّرْیَتِہٖ	〃	۵	مقام	مقامِ
۱۱۸	۶	سکھی	سکھمنی	〃	〃	جبتک	جیب تک	〃	۶	یلبسون	یلبسُون
۱۲۴	۵	پڑھیں	نہ پڑھیں	〃	۱۴	ایکہ	اَنَّہٗ	〃	۲۲	کہ	نہ کہ
۱۲۴	۸	کتب سابقہ	کتب سابقہ لکھے	〃	۲۲	خطاءً	خِطاءً	۱۴۸	۱۱	ممنا	تمنا
			علم سے بھی واقف نہیں	۱۳۸	۶	بھی	ہی	〃	۲۳	پون	پوتوں
			اقتباس کیا، اور	〃	۱۳	مزحا	مَرَحًا	۱۴۸	۱۹	خیال	خیال کرے
			اکثر مسائل کتب	〃	۱۷	الیک	اِلَیْکَ وَرَبُّکَ	۱۴۹	۲۱	المقین	لِلْمُتَّقِیْنَ
			سابقہ)	〃	۲۳	ما	اِلَّا مَا	۱۵۱	۲	حاجی	ناجی
〃	۱۱	نے ایک	نے دوسری جانب ایک	۱۴۱	۱۲	نام	ہاں				
۱۲۸	۱۲	سورۃ	سورہ	۱۴۳	۹	سے	اور یہ وید و قرآن				
〃	۱۶	وینہلکم	اور فرمایا وینہلکم				کا مقابلہ				

پہلے اسے پڑھو

تہذیب المکذبین مطبوعہ جنوری ۱۸۹۵ء مین ہم ویدون کی تعلیم کی بابت عرض کر چکے تھی کہ شائع کرنیکے قابل نہین اور قوم مین تہذیب پھیلانیکی نیت سے شرمناک الفاظ وناقص خیالات دیانندی بھاشیہ وغیرہ سے علیحدہ کردے جائین فللہ الحمد کہ میری پُر درد آواز سُنکر سماج نے ستیارتھ پرکاش اور بھومکا کی الفاظ بدلڈالے اب دہلی مین موٹھ کی مسجد کے متصل بخط اُردو بزبان بھاشا دیانندی یجروید بھاشیہ چھپا اور کارخانہ تجارتی پریس علی گڈھ سے ملتا ہے جسکا ایک منتر بھی تصرف سے خالی نہین اور مجدی کتاب کا حکم رکھتا ہے اہل انصاف کے نزدیک باہم متضاد ہونیکے باعث دونو ترجمے قابل اعتبار نہین ناگری تو اسلئے کہ آریون نے قابل ترمیم یا خلاف تہذیب جانکر خود ترمیم کیا - اور اُردو اسلئے کہ کسی کمیٹی کی رائے سے متفق اور اصل کے مطابق نہین اور اور کتنی بڑی آفت (نزاع) کا سامنا کرنا پڑا کہ ناگری کے قائل اُردو کو اور اُردو کے دیکھنے والے ناگری کو جھٹلائینگے اور بغرض فیصلہ جب کوئی شخص یہ دونو اُردو کنندہ کے پیش کریگا اُسوقت اُسے ضرور شرمندہ ہونا پڑیگا کہ اُردو و اصل ناگری کے خلاف ہے ماشاءاللہ آریہ مت اسی کا نام ہے کہ ہمیشہ مرمت ہوتا رہے بھلا اس ترمیم کی کچھ حد بھی ہے - کیا جبتک اصل کتاب اور مقابلہ کرنے والے مولوی پادری وغیرہ موجود ہین تو یہ راز نہفتہ رہ سکتا ہے ہرگز نہین - بس اگر ہماری مانین تو پہلے ایک بڑی کمیٹی کرکے پہلے اصل کی مرمت بنائین بعد ازان اُسکا ترجمہ عالم مین پھیلائین اور جو کتابین دیانندجی شائع کر گئے تھے اُنہین واپس لین تاکہ اُنسے کوئی شخص مقابلہ کرنے نہ پائے -

اگر اُنکے زعم باطل مین دیانندی تعلیم قابل اشاعت اور واجب التعظیم ہے تو پھر دنیاوی شرم اور قانونی گرفت سے ڈر کر اُسکے لفظ کیون بدلتے ہین اصل بھاشا ہی بخط اُردو چھپادین تاکہ اصلی حقیقت سب پہ عیان ہو اور ہمین بھی دوبارہ رائے دینے کا موقع ملے - لفظ بدلنے اور اصل چھپانے اور حاشیہ چڑہانے سے تعلیم مذکورہ کی کمزوری اور پُرعیب ہونا ظاہر ہے چونکہ اصل کی موجودگی مین نقل کی ضرورت نہین اسواسطے مین نے اپنی تمام تصنیف مین بغرض اصلاح و فلاح قوم و اظہار حق دیانندجی کی اُن خاص کتابون سے نقل کیا ہے جو اُنکے ہاتھون شائع ہو چکی تھین ناظرین بھی اُنہین کی طرف رجوع فرمائین مصنوعی بھاشون وغیرہ کی راہ نہ جائین تاکہ درمراد ہاتھ آئے اور خصوم کو موقع حجت باقی نہ رہے - والسلام علی من اتبع الہدےٰ -

المرقوم ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء - ابو رحمت حسن میرٹھ شہر سہراب دروازہ

وید اور قرآن کا مقابلہ

حضرت آدم کے ساتھ جو کچھ دنیا کے سردار نے برتاؤ برتا اور حضرت ابراہیم کے ساتھ جو نمرود نے کیا اور حضرت موسیٰ کی حق بیانی اور فرعون کی ضرر رسانی اور سرور عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سُنانا اور ابوجہل وغیرہ کا غل مچانا وغیرہ واقعات سے ظاہر ہے کہ حق سے مقابلہ کرنیوالے قدیم سے چلے آتی ہین مگر اپنی عادت مستمرہ کے موافق حق ہی ہمیشہ غالب رہتا ہی اور یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ ہمیشہ غالب رہتا تو اُسکو حق کون کہتا اس مقابلہ مین بھی اہل تکذیب نے اپنے زعم مین کوئی کسر باقی نہین چھوڑی مگر الحمد للہ کہ میرے مشفق مولوی ابو رحمت حسن صاحب المتخلص بہ واعظ نے عنقریب ہی اُسکی قلعی کھولدی اور جن چیزون کا الزام وہ اسلام پر لگاتے تھے وہی اُنکے ویدون سے نکال دکھایا اور لاریب وہ آریہ دھرم پر صادق آیا چنانچہ ناظرین کو مطالعہ سے خود ظاہر ہو جائیگا۔ اب میری غرض یہ ہے کہ جو صاحب رسالہ ہذا کے مقابل قلم اُٹھائین وہ تہذیب و انصاف کا خون نہ بہائین اور ایسا کرین کہ جسجگہ بزعم اُنکے اس کتاب مین خلاف واقع مضمون یا لغت کے خلاف ترجمہ ہو وہان حق ظاہر کرنیکی نیت سے کتب معتبرہ لغت سے اُس لغت کے جتنے معنے ہون سب یکجا لکھدین تاکہ ناظرین کو بھی معلوم ہو کہ معانی مندرجہ رسالہ ہذا درحقیقت من گھڑت ہین اور اگر وہ بھی کسی لغت کی کتاب مین موجود ہوئے اور ویدون کے روزمرہ کے مطابق پائے گئے تو پھر مدعی و مدعا علیہ دونو راستباز شمار ہونگے وید ہی مہمل ٹھہرینگے جیسا سمجھا جائیگا کہ جو پانی کی طرح ہر رنگ مین ملجاتا اور دو رنگی بجاتا ہی اور نیز یہ بات حل طلب ہے کہ جن منترون کو آریے کلام الٰہی قرار دیتے ہین اُنکو واعظ صاحب راجہ دھشرتھ ورامچندر وغیرہ کے عہد کے بندون کا کلام شمار کرتے ہین اور فی الواقع ہر سکت پر اُسی زمانہ کے رشیون کے نام ہین جس سے اُنکا کلام بشر ہونا ہی پایا جاتا ہی جسکا جواب اکثر آریے یہ دیتے ہین کہ جس رشی نے جس سکت کے معنے بیان کیئے اُسکا نام اُسی سکت پر لکھ رہا ہی مگر اس سے پوری تشفی نہین ہوتی بلکہ یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ رِگ وید جسپر رشیون کے نام درج ہین اصلی نہین بلکہ ترجمہ ہی اگر یہ اصلی ہوتا تو اسپر رشیون کے نام درج نہ ہوتے یا ذیل مین ٹیکا ہوتی چونکہ اُس مین ٹیکا کا پتہ نہین اور متن پر نام درج ہین تو اس سے یہی دو نتیجے پیدا ہوتے ہین کہ یا تو یہ وید اصلی نہین بلکہ ترجمہ ہین یا اُن رشیون کی تصنیف ہین جنکے نام اُسکی پیشانی پر درج ہین چونکہ ہندوؤن کے بھاشیہ پر بھی وہی نام درج ہین جو کہ دیانندجی نے اپنے بھاشیہ مین نقل کئے ہین اسواسطے اشخاص مذکورہ کا ہونا مسلم ہی اور باہمی اختلاف کے سبب ہر دو فریق کا ترجمہ قابل غور ہے۔ مجھے اول تو امید نہین کہ کوئی ویددان آریا واعظ صاحب کی اس سعی بلیغ کا مشکور نہو۔ بفرض محال ابلیس کی تلبیس سے اگر کسی شریر النفس انسان نے قلم اُٹھایا اور خلاف تہذیب برتاؤ برتا یا ازراہ تقلید پہلے معاندون کی طرح کسی دوسرے کی تے چاٹتا کیا اور فاضلانہ جواب نہ دیا تو یہان بھی ہر قسم کا معجون تیار ہی فقط مریضون کی تشریف آوری کا انتظار ہے والسلام علی من اتبع الہدےٰ۔

بندہ علی محمد نکودری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

حمد موفور و ثنائے لاتعد
شکر بے پایان سپاس بیعد

اُس شہنشاہ جہان کو ہر زمان
جسنے قدرت سے کیا سب کچھ عیان

خالق و مخلوق و صنّاع قدیم
فی الحقیقت ہی وہی مطلق حکیم

علم اُسکا ہے ہر ایک شے پر محیط
کر دیئے پیدا مرکب اور بسیط

جوہر و اعراض و امکان و عدم
فوق تحت و عرض و طول و کیف و کم

نوع و جنس و بعض و کل اور خاص و عام
ایک کلمے سے کئے ظاہر تمام

امر تکوینی کا جب اعلان کیا
نیستی کو اُسنے ہستی کر دیا

فصل و موسم سال و لیل و نہار
ایک لحظے مین کئے سب آشکار

چرخ گردون بے ستون قائم کیا
آب پر فرش زمین ٹھہرا دیا

کرکے روشن مہر و مہ مثل چراغ
دھو دیا آفاق سے ظلمت کا داغ

سب کی روحین بالبداہت ایکدم
خلق کین روز ازل اُسنے بہم

مادہ اور مادّی اجسام یہان
کر دیئے بے مادہ اُس نے عیان

بلکہ قدرت نے ز روئے اقتدار
مادّہ کو صورتین دین بے شمار

یون عناصر کو عدم سے دی نمود
ہو صدف سے جیسے گوہر کی نمود

دست قدرت سے کیا بے احتیاج
گوندھکر اضداد کا یکسان مزاج

قالب تیرہ مین ڈالا نور جان
ہو گیا ہنگامۂ قدرت عیان

گردش دوران کو وہ چکر دیا
ہے فلک پر دھوم جسکی جابجا

طین سے پیدا سلاطین کر دئے
نار سے جن و شیاطین کر دئے

رتبۂ عصمت ملائک کو دیا
اشرف المخلوق انسان کو کیا

جسقدر عالم مین وُقف کائنات
سب کو بخشا خلعت جسم و حیات

زندگی کا آب پر رکھا مدار
اور ہوا پر سانس کا انجام کار

جوہر عقل معاش و اکتساب
گوہر عقل معاد و احتساب

کنہہ اشیاء دقائق کے رموز
گنج اسرار و حقائق کے کنوز

سینۂ انسان مین کیا کیا بھر دئے
اور زبانون پر بھی افشا کر دئے

اُسنے جاندارون کو بخشا اتحاد
تاکہ پائین پرورش حسب مراد

پھر جمادی مین کشش بالاتصال
خلق کی معشوق و عاشق کی مثال

بوٹیون مین ایسا کچھ ڈالا اثر
ایک دانہ سے وہ ہو جائین شجر

قوتِ ادراکہ و ذہن رسا
ابن آدم کو کئے ہر دو عطا

کر دئے حاصل تاکہ وہ انکے سبب
علم محسوسات و معقولات سب

کعبۃ اللہ کو کیا بیت الحرام
شام کی بیت المقدس کو سلام

ظلمت تثلیث کفر و شرک کی
جلوۂ توحید سے سب دور کی

خالق ارواح اور اجسامیان
ہادم اصنام اور اصنامیان

آب چاہ آبِ زمزم دیکھکر
بہ گئی گنگا و جمنا سربسر

اور مقام پاک ابراہیم کا
دیکھکر اک اک بُت آذر گرا

سنگ اسود کی نگاہِ سخت سے
ٹھاکر اور ٹھاکر دوارے گر گئے

پیشِ ممبر جب ہوئی بانگ صلوٰۃ
لات کھاکر چلدئے عزیٰ و لات

نعرے مسجد مین سنے تکبیر کے
اگنی ہوتر ہوم دونو بجھ گئے

سورون شنپل اور سنبھل ہردوار
جنکا رکھتے تھے سدا سے انتظار

جسکے موسیٰ اور روح اللہ نے
خاص مکے مین اُتارا وہ نبی
آفتابِ دین جو مغرب مین چڑھا
یعنی احمد سرورِ پیغمبران
مصطفےٰ و مجتبیٰ و مہتدے
رہنما و ہادیِ ہر خاص و عام
سید الخلق ختمِ انبیا
مہبطِ جبریل و فخرِ انس و جان
صاحبِ معراج و مصباح الہدے
شاہِ لولاک و رسول کائنات
جامعِ فضل و کمالاتِ عمیم
معدن الطاف و احسان و کرم
سیدِ کل عالی نسب والا حسب
مظہر انوار و مشکوٰۃ علےٰ
شاستر اور وید کی ساری کتھا
جملہ نبیون کی بشاراتِ و بیان
غلغلہ جب اسکی طلعت کا ہوا
کانگڑے کی آگ نارِ پارسی
وقتِ بعثت کے میان شام و روم
ہند مین سرمانگ و حاجی رتن
آسمان پر بھی شہادت کے لئے
دیتے تھے نجم و شجر ہر جا خبر
رحمۃٌ للعٰلمین جب وہ ہوئے

دیدیئے تھے سب علامات اور پتے
رہ گئی متھرا جوالا دیکھتی
اُڑ گئی جہل و سفاہت کی گھٹا
مونس و غمخوار یار بیکسان
مقتدائے متقین و پیشوا
بادشاہِ دوجہان خیر الانام
حامد و محمود و محبوبِ خدا
قاسم کوثر شفیع عاصیان
شمعِ حق شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ
شافعِ اہلِ گنہ بعد وفات
مجمعِ آداب و اخلاقِ عظیم
منبعِ ایثار و مفتاحِ حِکَم
ہاشمی و قرشی و اُمّی لقب
شہرِ مکے مین وہ جب پیدا ہوا
جوتش اور اہلِ تفلسف کا لکھا
ہو گئی اُس وقت پوری سب عیان
زلزلہ ایوان کسرے مین پڑا
راکھ کی مانند ٹھنڈی ہو گئی
تھی نہ کچھ اس شاہ کی شوکت کی دھوم
لائے تھے ایمان برعکس برہمن
قرصِ مہ کے صاف دو ٹکڑے ہوئے
ہین رسولِ حق شہ جن و بشر
چارپائے بھی قدم پر جھک گئے

جبکہ قوم جن میں یہ چرچا چلا
سب نے آمنا و صدقنا کہا

ساری دنیا میں گیا دین عرب
کور ہے کافر ابو جہل و لہب

کھل گئی سب انکی قسمت اور نصیب
حضرت احمد ہوئے جنکے حبیب

منزل مقصود پر پہنچے وہ جا
حق سے وہ اور حق اُنسے راضی ہوا

سُنتے ہیں جس وقت نام مصطفےٰ
پڑھتے ہیں صد شوق سے صل علیٰ

اور پھوٹی جنکی قسمت اے حبیب
حب احمد انکو ہو کیونکر نصیب

لگ رہا ہے دل پہ انکے بید رنگ
کفر و شرک و بدعت و نخوت کا زنگ

جمع مال و زر ہے صرف انکو عزیز
حق و باطل میں نہیں کرتے تمیز

مال کے لالچ پہ وہ نخوت فسون
کرتے ہیں انسانوں کی جانوں کا خون

چاہتے ہیں دنیوی سب کر و فر
بھولے دار آخرت کو سربسر

طاعت خالق نہیں انکو پسند
تن پرستی کے فقط ہیں پائے بند

علم حق حاصل ہے نے حُسنِ عمل
ڈھونڈتے ہیں بید سے بخشش کا پھل

کھو کے بیٹھے ہاتھ سے راہِ فلاح
جانتے ہیں سود و رشوت کو مباح

قرضداروں کو خلاف داد و دین
کوڑیاں دیں لوٹ لیں زر و زمین

ترک دنیا اور مرجانے کا ڈر
دل میں رکھتے ہی نہیں اک ذرہ بھر

ہیں پرستش میں بتوں کی صبح و شام
حق پرستی سے نہیں رکھتے وہ کام

چاند اور سورج کی وہ پوجا کریں
پاؤں پہ مورت کے سر اپنا دھریں

رام و راون اور سیتا کا بیان
روز و شب انکو ہے بس وِرد زبان

کشن جی اور گوپیوں کا ماجرا
دلکو اُنکے لگتا ہے از حد بھلا

اور جب آتا ہے ذکر مصطفےٰ
صورت ابلیس ہوتے ہیں خفا

شعلۂ نارِ حسد سے دفعۃً
بھُن رہا ہے ناریوں کا تن بدن

روز و شب وہ مذہب اسلام پر
دیتے ہیں دانتوں کی چکی سربسر

خالق مخلوق کے قائل نہیں
ذات واحد کی طرف مائل نہیں

تین مین ایک گنتی ہین اور ایک مین تین
زعم فاسد پر ہوئے دل سے نثار
عادل و منصف نے کیا کیا کردیا
ہائے ایسی عقل پر غافل ہوئے
گنتے ہین دنیا کو وہ دار النعیم
جان و دل سے مان لے سچ اے فتا
دو جہان مین اُسکو جز ذلت نہین
قول واعظ مین تجھے شک ہو اگر

تین تیرہ کردیا ہے اپنا دین
کہتے ہین یون کوچے کوچے مین پکار
خلق پر قربان بیٹا کردیا
زمرۂ بوجہل مین داخل ہوئے
کچھ نہین کرتے خدا سے باک و بیم
جو کوئی حضرت کی چوکھٹ سے پھرا
ذرہ بھر آرام اور عزت نہین
دیکھ لے پھر وید و بیبل کھولکر

امابعد قال المعترض فی تکذیب براہین احمدیہ صفحہ ۴۸ - اے پیارے ناظرین آریہ سماج کا چوتھا نیم ہے کہ سچ اختیار کرنے اور جھوٹ چھوڑنے مین ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔

اقول مگر اہل خلاف کا اسپر عملدرآمد نہین معلوم ہوتا شاید مناظرہ کے وقت اسکو بحر جہالت مین بہا دیتے ہین اور وید کے ارشاد موافق تہمت و الزام کی ٹھہرا دیتے ہین جس سے صریح واضح ہی کہ آبائی تقلید چھوڑ کر حق لینا انکا شعار نہین - پس ایسے وعدے اور نیمون کا بھی اعتبار نہین۔

قولہ صہ ۴۸ ویدک دھرم مین اندھا دُھند کسی کی تقلید کرنا ناروا ہے۔

اقول مگر نمعلوم اہل تکذیب نے اس ضرورت کو پورا کیون نہین کیا اور خواہ نخواہ اسلام و اہل اسلام کی توہین و حقارت کرنیکا ٹھیکہ لے لیا - اگر بزعم باطل خود پورا کرچکے ہین تو اُس عالم ربانی کا نام اور پتا بتائین جس سے انہون نے یہ علم و فضل حاصل کیا ہے چونکہ لغو گو مدعی کے پاس اسکا ثبوت کوئی نہین اور نہ خبط و تکذیب مین اُسنے کتب مستندہ و معتبرہ اسلام سے استدلال کیا ہی بلکہ زلیخائے جامی و تصانیف فیضی وغیرہ کو بگمان خود معتبر تفسیرین سمجھکر اور روضۃ الاحباب و معارج النبوت و مدارج النبوت وغیرہ کو کتب احادیث مانکر حجت پکڑا ہی حالانکہ وہ اس باب مین قابل احتجاج نہین اور رطب و یابس روایات بلا تفصیل و تشریح نقل کردینے کے سبب تفسیر حسینی بھی اسی قبیل سے ہے جو کہ اُسکا اول درجہ کا ماخذ ہے اس سے صریح واضح ہی کہ علم قرآن اور اسلام کی بنیادی کتابون کے نام سے بھی معترض واقف نہین مفت کی شیخیان بگھارتا اور انانیت مین دم مارتا ہی - دیکھو تہذیب المکذبین صہ ۲۳

فائدہ قرآن شریف کا ترجمہ صحیح و معتمد علیہ وہ ہوگا جو حسب محاورہ کلام عرب یا سلف صالحین سے

مروی ہو اور وہی تفسیر معتبر خیال کی جائیگی جو ایک آیت کی دوسری آئت کرے یا کتب اصول مین بسند صحیح مرقوم ہو اسلئے مفسر کے واسطے کتب اصول سے آگاہ ہونا ازبس ضروری ہے کیونکہ وہ اُس سچے مفسر کا کلام ہے جسکی شان مین وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْہَوٰی وارد ہے اور جائے نزول قرآن و شرف شرح صدر ہے مشرف و ممتاز اُن مین سے اصح کتاب بخاری ہے اُن بعد مسلم اصطلاح اسلام مین ان دونو کو صحیحین کہتے ہین کیونکہ اُن کی روایات مین خلاف صحیح کا احتمال بھی نہین پایا جاتا اسکے بعد جامع ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ یا موطائے مالک چار سنن ہین - ان مین ہر قسم کے اخبار و آثار موجود ہین اور اُنکی صحت و عدم صحت کی پڑتال کے واسطے بہت سے قواعد و ضوابط منضبط و مقرر ہین جنکے حاصل کرنیکے لئے بہت سا وقت اور عمر چاہیے اور اہل حق کے ذمہ اُسی اعتراض کا جواب دینا واجب ہوگا جو مسلمات مذکورہ کے رو سے اسلام پر واقع ہو اور جسکا وقوع کسی بے سند کلام یا غیر معتبر روائت پر ہو یا مسلمات مذکورہ کے اعتبار سے نہو اُسکا جواب اہل حق کے ذمہ نہین -

لیکھرامی موازنہ و مقابلہ قرآن و وید کے مطالعہ کرنیسے یہ معلوم ہوا کہ اہل تکذیب نے قرآن شریف پر جو کچھ اور جسقدر اعتراض کئے ہین وہ سب اصول متذکرہ کے خلاف ہین اکثر تو متعصب پادریون کے وہ اتہامات و الزامات ہین جنکا جواب بارہا ہوچکا اور ویدون پر خود وارد ہوسکتے ہین اور اکثر معترض کی جہالت اور نافہمی پر مبنی ہین جنکا مجمل جواب وید کی حقیقت وغیرہ مین دے چکا ہون اور حصہ ہذا مین مفصل عرض کیا جائیگا انشاءاللہ العزیز -

قولہ صفحہ ۴۹ - اگر سوامی جی غیر مذاہب والون سے مباحثہ کرکے وید کی بہار نہ دکھاتے تو آریون کے باغ مین مبارک پودے نظر نہ آتے -

اقول نہر تاویل کا پانی خارستان وید مین اگر دیانند جی نہ چلاتے تو یہ زہریلے ناگپھن اور کانٹے دار حق مین نظر نہ آتے اور سیمن کے پودے اگر خبط و تکذیب کی ایسی شاخین نہ نکالتے تو حق کے بیلچون سے اپنی بیخ و بن سنبھالتے اور نہ باد تحقیق ہی اُنکی سرسبزی خاک مین ملاتی بلکہ دیانندی تعلیم سب ڈھکی ڈھکائی رہجاتی مگر داناؤن نے سچ کہا ہے

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان برد

قولہ صفحہ ۵۰ پس انہین چار دلیلون سے وید اور قرآن کا مقابلہ ہم بھی کرتے ہین -

اقول۔ قبل از مقابلہ آنجناب سند حصول فضیلت ناظرین کے سامنے دھرین جس سے وہ آپکو عالم فاضل اور اس کام کے قابل گنین۔ پڑھے نہ لکھے نام ودیا ناتھ۔ دیانندی ترجمۂ وید اور عیسائیون کی کتابون سے کام چلانا اور ماہر وید و قرآن کہلانا باعث خجالت ہے۔ مگر ان دیانندیون کی عادت ہے کہ فضول دعوون اور لغو گوئی سے باز نہین آتے دندان شکن جواب پاکر بھی ویسے ہی باتین بناتے رہتے ہین اور بالکل شرماتے نہین۔ اگر بگمان باطل خود مرد باکمال ہین تو بیشک ہمت فرمائین دلائل مشروط محررہ براہین کے اعتبار سے مقابلہ کر دکھائین اور وہ دلائل یہ ہین (۱) وجود خالق مخلوق کو ثابت کرنا (۲) توحید کو بپایۂ ثبوت پہنچانا (۳) ضرورت الہام پر دلائل قاطع لکھنا (۴) حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھانا۔ جو کتاب سب کو بطور کافی بیان فرمائیگی وہ بیشک الہامی و آسمانی کہائیگی اور جو قاصر رہیگی اُسکو خلقت خود ہی مصنوعی کہیگی۔ بالفرض اپنی کم لیاقتی کے باعث اہل تکذیب تاب مقابلہ نلا سکی اور فیضی وغیرہ کی تصانیف مین جا گھسے یا عوام کی رسمون اور معقولات پر آگرے یا وید کے معنون مین کچھ بھس ملا گئے اور ٹھیک ٹھیک ترجمہ ظاہر نکیا یا کسی مصلحت سے اخفا برتا تو باتفاق فریقین جھوٹے کہلائینگے اور اپنا بھرم گنوائینگے۔

قولہ صنہ ۵ وید سے ثبوت ہستی صانع عالم۔

اقول اصطلاح قرآن مین صانع عالم اُس خلاق مطلق کا نام ہی جسنے بغیر کسی مادہ کے کل عالمون کو کتمان عدم سے ملک وجود دکھایا ہی سو اُس مبدٔ فیاض کی ہستی کا ثبوت قرآن نے بوجوہ احسن و اقوی مختلف مقامات مین اس طرح بیان فرمایا ہی پڑھو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور سورہ حشر کا آخر وغیرہ اور قرآن کی فہرستین اقتباس القرآن وغیرہ۔

قولہ صنہ ۵ وید سے ثبوت ہستی صانع عالم۔

اقول وید کی اصطلاح مین بقول دیانندجی صانع عالم اُس کاریگر کا نام ہے جسنے ازلی ذرون اور روحون مین جوڑ لگاکر دنیا بنادی اور اپنے دست قدرت سے ایک ننھی سی کیڑی کی جان یا ادنی سے ذرہ کا جسم نہین بنا سکا ناظرین اگر یہی توحید ہے یا ہستی صانع عالم ہے یہی مقصود ہے کہ جو ویدون سے معلوم و مشہور ہے تو قرآن سے مقابلہ کرنا فضول عیان را چہ بیان ہاتھ کنگن کو آرسی کیا +

قولہ صنہ ۶ ابیات کسوٹی پر کھرے سونے سے کھوٹے کو پرکھتے ہین + مقابل وید اقدس اسلئے قرآن کو دھرتے ہین

پھرا ویدون مین ایشور کا گیان اے مہربان دیکھو
صداقت اور توحید الہی کے نشان دیکھو

پرانے قصون کا مجموعہ ہے قرآن بتایا
اساطیر اولین ہے یہ خود اُسکا ہی بیان دیکھو

اقول یہ نظم آپکی علمی لیاقت اور مادۂ قابلیت کا نمونہ ہے جسپر وید و قرآن کا مقابلہ کرنے بیٹھے ہین بدنام کنندۂ نکو نامے چند بد اگر آپکو شعر اشعار کا شوق ہے تو بگوش ہوش سُنیں ؎

ہے توحید سے قمری و بلبل ہوکے مستانہ
چمن مین سرو اور گل ہے یگانگی یکتین جداگانہ

کہ ہیش قول رحمانی جو رکھے قول دیوونکا
جہان مین اُس سے بڑھکر کون ہے مجنون و دیوانہ

زمین و آسمان کا فرق ہے الفاظ و مضمون مین
کُجا قرآن کی قرأت کُجا رگوید کا گانا ؎

ہے قرآن جنت جاوید پر گلہائے ایمان سے
تو یہ وید اک بیابان ہے پُر از خار مغیلانہ

کجا وہ عفت و عصمت کہ لائُبدین سے ظاہر ہے
نیتی میکا و شم کردھی کجا ویدون کا بتلانا

حیا و شرم و تہذیب و ہدائت کا وہ فرمان اور
ہے وید اک کفر و شرک و سیر و عیاشی کا پروانہ

نہو ہموزن لاف عبد ہرگز قول مولا سے
کہان وہ قبلۂ وحدت کہان یہ ہوم کا خانہ

فصاحت اور بلاغت سے بھری جو حق نے فرقان مین
سمجھداروں پر واضح ہین وہ اسرار حکیمانہ

جو ہو تاظرت مین اس وید کے کچھ گیان ایشور کا
تو کم ظرفون پر اس سے کیون ٹپکتا قال رندانہ

صداقت حق کی اور توحید مطلق وید کیا جانے
ہے یہ تو اگنی اور اندر کی تعریفون افسانہ

کسوٹی پرکھرے کھوٹے کو سب اُسوقت کستے ہین
کہ جب اس مین پڑے کچھ خدشۂ غش حریفانہ

اگر کندن سراسر اس طرف ہے اور اُدھر لوہا
جنون ہوگا کسوٹی پر ملا کر اُن کا گھسوانہ

بھلا قرآن سے نسبت وہ کیون ویدون کو دیتے ہین
کُجا توحید کے نغمے کُجا زاغون کا چلانا

اُدھر آیات پر معنے ادھر افسون بے معنے
کہان وہ گوہر مکنون کہان یہ کانچ کا دانہ

بچشم غور گر دیکھین تو خود ہی وہ بھی کہہ اُٹھین
کہ قرآن مین بلاشک ہین مضامین بدیعانہ

نہین واعظ بشر کے قول کو فرقان سے ہمتائی
کجا یہ بلبل غزلخوان کجا وہ جُغد ویرانہ

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر (۱)

(۱) سورہ طٰہٰ - وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ

نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ - **ترجمہ** - آئی ہے تیرے پاس موسیٰ کی بات جبکہ دیکھی اُسنے آگ تو اپنے گھر والون سے کہا ٹھہرو مینے ایک آگ دیکھی ہے امید کرتا ہون کہ اُس سے لاؤن تمہارے پاس آگ سلگا کر یا پاؤن اُسپر کوئی واقفکار رستہ بتانے والا پھر جسوقت آیا اُس آگ کے پاس تو آگ سے آواز آئی اے موسیٰ مین تیرا رب ہون اُتار ڈال اپنی جوتیان کہ پاک میدان مین طوی کے ہے۔

اقول معترض نے اپنی لاعلمی اور ناواقفی کے سبب حضرت موسیٰ کے سفری حالات اور ذکر حصول نبوت اور رویت عجائبات کارخانہ قدرت اور اللہ تعالیٰ کے آنجناب سے ہمکلام ہونے کو ہستی صانع عالم کی حجت خیال کر کے یہان پر درج کیا ہے اور ہل حرف استفہام کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے جو کہ آپکی اس جعلی تار و پود کو اُدھیڑتا اور کامل طور سے ثابت کرتا تھا کہ یہ حدیث موسیٰ ہے نہ دلیل وجود صانع عالم - علی ہذالقیاس لفظ نودی کا ترجمہ آگ سے آواز آئی مترجم کی باطنی شرارت و جبلی سفاہت پر مبنی ہے اس عبارت مین نہ کوئی صریح لفظ موجود ہے اور نہ مقدر جسکے معنے آگ سے آواز آئی ہوسکین۔

نودی ندا مصدر سے مشتق ہے صیغہ ماضی مجہول اسکے معنے ہین پکارا گیا جس سے صریح وضع ہی کہ پکارنے والی آگ نہ تھی کوئی اور تھا۔

کسی پادری یا شریرالنفس ہندو کی تعلیم سے اہل تکذیب نے یہ کارروائی کی ہے نہ اپنی مادہ سے کیونکہ ان مین اگر ذاتی مادہ ہوتا تو صفحہ ۳۰ مین بضمن آیت فلما جاءہا کی پکارا گیا اسی لفظ کا ترجمہ نہ کرتے

قولہ اور تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ سورہ قصص مین ہے۔

اقول وہ یہ ہے فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰٓى اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ - **ترجمہ** جب حضرت موسیٰ ع آگ کے پاس آئے تو طور کے دائین کنارے برکت والے درختون کے تختے کی طرف سے یہ پکارا گیا اے موسیٰ مین ہون کل عالمون کا پروردگار انتہے۔

قولہ مگر سورۃ النمل مین اسکا بیان بہت عمدہ ہے کہ جہان صاف لکھا ہے فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی جسوقت وہ آگ کے پاس آیا تو پکارا گیا کہ برکت دیا گیا جو کچھ کہ آگ مین ہے اور جو کوئی کہ آگ کے آس پاس ہے اور پاکی ہے

کل عالمون کے پروردگار کو۔

اقول۔ یہ دونو آیت مرقومہ بالا کی تفسیر مین مطلب یہ کہ وہ آواز آگ سے نہین آتی تھی اور نہ کوئی درخت ہی بولتا تھا بلکہ ندا کرنیوالا کوئی اور تھا جسنے یہ کہا کہ بُورِکَ مَن فِی النَّارِ الخ یعنی جو کچھ آگ مین ہے اور آگ کے آس پاس ہے اُسکو برکت دی گئی ہے اور برکت دینے والا اللہ پاک کل عالمون کا پروردگار ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس ثابت ہے۔ دوسرے نار اور نور نمائش مین یکسان معلوم ہوتے ہین حضرت موسیٰ بزعم خود نور کو نار تصور کر کے چل پڑے جب اُسکے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ آگ نہین لوامع انوار ہین۔ اب وہ اضطراب اور آگ کا خیال تو دور ہوا اور اس نمونہ قدرت کا مشاہدہ کرنے لگے اتنے مین غیب سے آواز آئی یٰمُوسیٰ اِنِّی اَنَا رَبُّکَ الخ کہ اے موسیٰ مین تیرا رب ہون تا آخر پھر آپکو وہان پر یہ وحی ہوئی اِنَّنِی اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا الخ کہ مین ہی ہون اللہ پرستش کے قابل میرے سوا کوئی معبود نہین تا آخر۔ اور حضرت موسیٰ کا نور کو نار خیال کرنا جائے ملامت نہین کیونکہ اضطراب کے وقت پیاسا بھی سراب کو آب سمجھکر اُسکی طرف دوڑپڑتا ہے مگر دیکھنے سے اپنی غلطی پر متنبہ ہو جاتا ہے ایسے ہی حضرت موسیٰ جب اُسکے قریب پہنچے اور آگ کی طرح سرسبز درخت کو جوت سے بھرپور دیکھا تو متعجب ہوئے اور سمجھ گئے کہ یہ آگ نہین نور ہے۔ علاوہ برین ظاہر ہے کہ اگر وہ آگ ہوتی تو اُس سے درخت جلجاتے۔

صاحب مدارک وغیرہ مفسرین نے اسکی تفسیر مین لکھا ہے کہ وہ آگ نہ تھی فرشتون کا نور تھا اور اُسکے آس پاس فرشتے تھے اور غیب سے آواز آئی۔

قولہ۔ حاشیہ صـ۵۳ـ اب قرآن کے نتائج پر غور فرمایئے اس آیت مین آگ سے موسیٰؑ نے باتین کر کے کہا کہ اِنِّی اَنَا رَبُّکَ مین تیرا پروردگار ہون۔

اقول۔ آپ ناواقفی کے سبب ایسا کہتے ہین۔ آیات مذکورہ بالا سے بالتصریح واضح ہے کہ وہان آگ نہین تھی اور آواز غیب سے آتی تھی طور کے داہین کنارے کی طرف سے نہ نورانی شعاعون اور اشجار وغیرہ بیجان اشیا مین سے اور لمعات نور کہ بصورت نار نظر آتے تھے۔ نیز اس اعتبار سے کہ حضرت موسیٰ نے قبل مشاہدہ اُسکو آگ خیال کیا تھا۔ یہانپر لفظ نار استعمال ہوا اور ایقاظ و استعجاب پر متضمن ہے کہ جسکو آنجناب نار سمجھے تھے وہ نور نکلا اور عجائبات قدرت کا نمونہ بنکر حصول برکت کا باعث ہوا

قولہ موسیٰ نے آگ کی تعظیم کیلئے جوتیان اُتارین اور سوختنی قربانیان کرکے وہ اگنی دیوتا کو خوش کیا کرتا تھا اور اُسکو مسجود جانکر اُس سے مرادین مانگتا جس سے من کل الوجوہ ثابت ہے کہ موسیٰ آتش پرست تھا الخ

اقول آیت کریمہ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنجناب کا جوتے اُتارنا طوی میدان کی پاکی اور ستھرائی کے واسطے تھا کہ ناپاک جوتون کا پاک میدان مین لانا خلاف ادب ہے۔ معلوم معترض صاحب کس لئے اسقدر نار حسد سے جل بھنکر سینہ پرکینہ سے آتش فشانی اور شعلہ بارانی کرتے ہین۔

اگر اس سے یہ غرض ہے کہ وید اور اُسکا مصنف اس اعتراض سے بچے تو وہ بچ نہین سکتا کیونکہ یجروید کے پچیسوین ادھیا کی منتر پینتیس ۳۵ مین سوختنی قربانی بالتفصیل لکھی ہے۔

یے واجنم پری پشینتی پکوم یی ماہواسور بھرنر ہرت ۔ یے چار وتو مانگ سبھکشام پاست اوتو تیشام بھگورترن انوتو

येवाजिनं परि पश्यन्ति पक्वं यईमाहुः सुरभिर्निर्हरेति ॥

येचार्वतोमांसः सभि चाम पासत उतोते षाम भिगोर्त्ति नइन्वतो

یعنی جو دیوتا گھوڑے کے گوشت کو کہ ہوم ہوگا اور جو یہ کہتے ہین پاک اور طیب خوشبودار ہوم کرو اور جو دیوتا گھوڑے کی گوشت کے ہوم مین خواہش کرتے ہین اُنکا بھی سنکلپ ہمکو سودمند ہو اور اسی ادھیا کے منتر بیالیس مین ہے کہ مین گھوڑے کو کاٹکر پارہ پارہ کرتا ہون اور ہوم کی بھٹی مین جھونکتا ہون۔ پس یہ پیش بندی بے سود و ناکارہ ہی اور وید کا مصنف بیشک سوختنی قربانیان کرکے اپنے دیوتاؤن کو ہوم لگاکر خوش کیا کرتا تھا جس سے صریح واضح ہے کہ وید کا مصنف آتش پرست تھا اور دیوتا سے مرادین مانگا کرتا تھا شاید معترض کو بھی یہان پر اسی کا خیال آگیا ہوگا ورنہ تمام قرآن شریف مین حضرت موسیٰؑ کی آتش پرستی کا ذکر اور سوختنی قربانیون کا حکم بالکل نہین البتہ یہ ضرور ہے کہ جن کی پیدائش کے وقت زچہ کے پاس بیماری کے دنون بستر کے پاس یگ اور ہوم کی جھونپڑون مین بیاہ اور بھامرون مین مرتے دم پیشانی پر۔ بعد از مرگ گل بدن پر غرضیکہ آگے اور پیچھے آگ اوپر اور نیچے آگ داہنے اور بائین آگ جدھر دیکھین اُدھر ہی آگ ہوتی ہے اُنہین اگر قرآن شریف مین بھی یہی سوجھی تو مضائقہ نہین کیونکہ بجلی مارے کو آگ ہی آگ سوجھا کرتی ہے حالانکہ وہ ہر طرف نہین ہوتی مگر اس سے

عظمت حضرت کلیم اور شان قرآن کریم مین فرق نہین آسکتا ہے

طعن خفاش کجا رونق خورشید کجا	سنگ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند

قولہ دیکھیے یہان پر قرآن نے ایک نیا گل کھلایا آگ کو پروردگار بتایا اور موسیٰ کو مسجود کرایا۔

اقول واہ رے عربی دانی علاوہ اور باتون کے موسیٰ کو مسجود کرایا بہت خوب بیشک داد کے قابل ہے مگر اتنا اور بتادین کہ موسیٰ کا ساجد کون تھا نار یا پہاڑ اور یہ ذکر قرآن شریف مین کس جگہ ہے اگر کہین سے بھی نہ نکلا تو آپکے مفتری اور کاذب ہونے مین کیا شک ہے۔

آیت مرقومہ نمبر اول مین حضرت موسیٰ کو جو وحی ہوئی وہ یہ ہے اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ جسکا ترجمہ خود بدولت نے یہ کیا ہے اے موسیٰ مین ہی تیرا خدا ہون میرے سوا کسی کو مت پوج اور قائم کر نماز کو واسطے میرے اور حروف تاکید وضمائر پر غور کرنے سے صحیح ترجمہ اس طرح ہوتا ہے تحقیق مین ہی مین ہون اللہ کوئی نہین معبود سوا میرے سو تو میری پوجا کر اور میری یاد کیلیے نماز قائم کر۔

اس سے اللہ تعالیٰ کا واحد و معبود و مسجود ہونا اور حضرت موسیٰ کا عابد و ساجد و موحد ہونا پایا جاتا ہے نمعلوم آپ کیون جلے بھنے دلکے آبلے اس طرح پھوڑتے اور راستبازون کے سر تہمتین جوڑتے ہین۔ قرآن شریف مین جو ہستی صانع عالم صدہا مقام پر مختلف رنگون مین بیان ہوئی ہین اُنکا سمجھنا ہر شخص کا کام نہین ماہرین پر خوب روشن ہے چنانچہ ایک جگہ اس طرح بھی لکھا ہے وَ اِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ۔ **ترجمہ** تمہارا معبود صرف ایک اللہ ہے ہر ایک صفت سے موصوف کل برائیون سے پاک بن مانگے احسانات کرنیوالا مانگنے والون کے سوال و منت پر عنایت فرما اُس اللہ کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہین۔

اس حجت ساطعہ و برہان قاطعہ کے مقابل کوئی منتر معترض کے ویدون مین سے اگر نکل آئے اور اس زور و شور سے ہستی صانع عالم ثابت کر دکھائے تو ضرور ناظرین کے روبرو پیش کرین اور وید کی توحید کی داد دین اور جودت طبع سے اگنی اور اندر کی تعریفون کو تاویلون کے شکنجے مین کھینچکر توحیدی گلدستہ بنا لینا کوئی خوبی کی بات نہین صنعت عبارت کے جاننے والے فوراً پرکھ لیتے ہین اور وقت پر ایسے مآولون کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے اسلئے گودڑ کا گینہ بنا کر پبلک کے روبرو شیخی بگھارنا اور بڑھ مارنا خلاف تہذیب و شائستگی ہے۔

ویدسے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر (۱)

तद्विष्णोः परमं पदं सदा पश्यन्ति सूरयः दिवीव चक्षुराततम् ॥

تدوشنوہ پرمم پدم سدا پشینتی سوریہ دیویو چکشور اتتم

ترجمہ نجات یا مکتی کیواسطے اصلی مقصود یا پرم اتی کرشٹ پدیا سب کے جاننے یوگ سرو بیاپک پرماتما ہے سب کو پورے پریتن سے اُسکے حصول یا پراپتی کیلیے کوشش اور پریتن کرنا چاہیے اُسکو گیان سے پرم آنند مین رہ سکتے ہین ست ودیا ہی سے اُسکا گیان ہوتا ہے اور گیان سے ہی پرماتما کا جاننا ہے جسطرح آکاش مین نیتر اور سورج کی بیاپتی اور پرکاش آسمن تات بیاپت ہے ایسے برہم سب جگہ پری پورن ایک رس بیاپک ہے اُسکی پراپتی سے جیسب دُکھون سے چھوٹتا ہے اور کسی طرح نہین [1]۔

اقول جن بیدون سے یہ منتر مرقوم ہے بجز دیانندیون کے اُنکے کلام الٰہی ہونے کا کوئی آریہ ورتی قائل نہین دیکھو خاکسار کا لکچر نمبر ۲ پس جسکو وہ خود ہی کلام الٰہی نہین مانتے وہ مخالفون کے روبرو کیونکر حجّت ہوسکتا ہے۔

(۲) جس سکت سے آپنے یہ منتر نقل کیا ہے وید والون نے اُسپر یون لکھ رکھا ہے کہ وشنو دیوتا کی تعریف مین میدھاتی ولد کانوا نے یہ منتر بنایا ہے اس عبارت کا ترجمہ دیانندجی نے کسی حکمت عملی کے سبب نہین کیا جس سے اُسکا کلام بشر ہونا ظاہر ہے پس بندے کا کلام کلام مولا کی ہمپلہ نہین ہوسکتا

(۳) ترجمہ محررہ تکذیب کا اُردو یہ ہے نجات کیواسطے اصلی مقصود اور پہچاننے کے قابل الشیو رہے

[1] ناظرین مکذبین کی عیاری پر خیال فرمائین کہ سنسکرت کا ترجمہ اُردو نہین کیا اور کسی حکمت عملی کے سبب اُس بھاشا مین لکھا ہے جسکو اہل ایمان جانتے ہی نہین الا ماشاءاللہ اور عام فہم نہونیکی وجہ سے جسکا لکھنا نہ لکھنا یکسان اُدھر سے بجواب ایسے قرآن شریف کا ترجمہ اگر ترکی یا افغانی بولی مین کیا جائے تو بیچارے کاگ بھاشا والے دیکھتے رہجائین مگر یہان تو بحکم شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً افشائے حق منظور ہے اسلیے مبارک قرآن کے فصیح بیان کو کھری اشرفی کی طرح کھلے بازار اُچھالتا ہون اور باطل کو چپہ دہر سے باہر نکالتا ہون۔ ویدون کے مدعی اگر سچے ہین تو وہ بھی مطلق نہ شرمائین عروس خیال پر میشور کو بازار اُردو ے معلّے مین لائین خریدار مال وجان سے حاضر ہین

حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را

حتی الوسع اُسکے حصول کی کوشش چاہیے اُسکے گیان سے بآرام رہ سکتے ہین علم حقیقی گیان کا ذریعہ ہے اور گیان کے معنی ہین الیشور کا پہچاننا۔ جس طرح خلا مین سورج کی روشنی اور انسان کی نظر پھیل جاتی ہے اسی طرح پرمیشور سب جگہ حاضر ہے اُسکے حصول بغیر روح کسی طرح نجات نہین پاسکتی۔ برعم مترجم یہ ترجمہ ہے اور درحقیقت ایک طول فضول ہے۔

ہو سکا صفحہ ۴۵ مین دیانند صاحب سکا ترجمہ یہ کرتے ہین اُس سروبیاپک پرمیشور کے عین سروپد کو کہ جسکا دوسرا نام نجات ہے فاضل لوگ ہر زمانے مین دیکھتے ہین جیسے سورج کی روشنی خلا مین یا جیسے روشنی مین نظر چلتی ہے اسی طرح پرمیشور سب جگہ موجود ہے۔ خلاصہ یہ کہ پرمیشور کے پد کا نام نجات ہے اور اُسکو آریے ہر وقت دیکھتے رہتے ہین جس طرح سورج کی روشنی سب جگہ ہے اُسی طرح پرمیشور بھی سب جگہ موجود ہے۔

اب فرمایئے ان دونو مین سے سچا کون ہے اگر دیانند صاحب سچے ہین اور پرمیشور کے پد کا نام نجات ہے جسکا دیدار آریون کو ہر وقت حاصل ہے تو نجات اور پرمیشور کے حصول کیلئے کوشش کرنا فضول اور تحصیل حاصل ہے اور اگر یہ مترجم سچا ہے اور پرمیشور اور نجات کے حاصل کرنے کے واسطے کوشش ضروری ہے پھر آریے سورج کی روشنی کی طرح کسکو دیکھتے ہین۔ اور دونو سچے نہین ہو سکتے کیونکہ حصول اور تجسس کا اجتماع غیر ممکن ہے اگر ان دونو پر منتر مذکور کو حکم گردانین تو نجات کا قصہ ہی فیصل ہو جاتا ہے کیونکہ اُسکے لفظی ترجمہ مین اُسکا ذکر ہی نہین اور وہ یہ ہے۔ (تت) اُس (وشنو) وشنو دیوتا کے (پرمم) اونچے (پدم) پیر کو اور ازروے مرادی معنے جسم کو (سدا) ہمیشہ (پشینتی) دیکھتے ہین (سوریہ) دانا آدمی (دیو) آسمان مین (ایو) ہی (چکشوہ) آنکھ کی (آتتم) پتلی کی مانند یعنی جس طرح آنکھ آسمان کی سیر کرتی ہے اُسی طرح دانا آدمی وشنو کے قدمون کے دیدار سے ہمیشہ مشرف ہوتے رہتے ہین جس سے صریح ثابت ہے۔

تو بھی گرو لالچی چیلا دونو کھیلین داؤ	بھو ساگر مین ڈوبتے بیٹھ پتھر کی ناؤ

یا ویدکے پرمیشور دو ہونگے ایک خوش منظر دوسرا کریہ الصورت برین تقدیر یہ خوش کی تعریف مین کریہ صورت کا کلام ہے مگر ہستی صانع عالم پر حجت نہین ہو سکتا کیونکہ اُسکے اثبات کیلئے حدوث اجسام یا حدوث صفات اجسام یا امکان صفات اجسام سے استدلال

چاہئے جنکے نام سے وید واقف ہی نہین - اول تو از روئے عروض معقول و مہذب منتر کا وزن اور قافیہ و ردیف ندارد - دوسرے ضعف تشبیہ کے لحاظ سے بالکل نا کارہ کہ مشبہ کو مشبہ بہ کی ذات سے کوئی علاقہ نہین - تیسرے مضمون مخبوط بے جوڑ ناظرین غور کرین - فاضل لوگ اگر وشنو کے قدم کو اس طرح دیکھتے ہین کہ جس طرح آنکھ کی پُتلی کو دیکھتے ہین تو بالکل غلط ہے اپنی آنکھ کی پُتلی اپنے آپ کو ہرگز دکھائی نہین دیسکتی اگر یہ مراد ہے کہ آنکھ کی طرح اُسکے قدم کو دیکھتے ہین تو بھی بے تکی بڑھ ہے اور بالکل خلاف محاورہ آجتک کسی نے ایسا باندھا ہی نہین ہان اگر یون کہتا کہ اُسکا قدم میری آنکھ پر یا آنکھ کی پُتلی ہے تو ٹھیک تھا کیونکہ اس طرح وہ دونو باہم مشبہ و مشبہ بہ ہو سکتے تھے اگرچہ یہ بھی کلام الٰہی ہونیکے قابل نہین بلکہ صداقت سے کوسون دور ہے مگر شاعرانہ مبالغہ تو ضرور ہے چنانچہ کسی کا مصرع ہے گفتمش در چشم بنشین گفت منشین رقیب * افسوس کہ ویدون مین یہ بھی نہین - ترجمہ محررہ تکذیب مین جو معترض نے فضول بڑھایا ہے وہ منتر سے مستنبط نہین اُسکا ذاتی سرمایہ ہے -

قولہ - اس منتر مین پرمیشور نے چار اپدیش بیان فرمائے ہین -

اقول - ان لفظون مین تو وشنو کے درشنون کے سوا کوئی دوسرا ذکر نہین اور آنجناب جو لفاظی کرتے ہین اُسپر اہل حق کب کان دھرتے ہین -

قولہ (۱) ایشور ہی کے گیان سے مکتی ہے اور مکتی سے بڑھکر کوئی آرام و درجہ نہین -

اقول - یہ منتر مذکورہ سے مستنبط نہین آپکا کلام ہے اگر صحیح ہے تو تکذیب کے صفحہ ۲۲۰ مین جو لکھا ہے کہ روح نجات ابدی حاصل نہین کر سکتی غلط اور از حد قبیح ہے اگر حصول نجات باطل ہے تو آپکے پرمیشور کی یہ نصیحت لاحاصل ہے برین تقدیر وید پر ایمان لانا فضول ہے اور گیانی ہونا سخن نامعقول ہے -

قولہ (۲) فانی آرام اور شہوی لذائذ کا اس مین نام و نشان بھی ندارد ہے -

اقول - یہ بھی منتر مذکورہ کا مفہوم نہین آپکا مہمل گمان ہے اگر ایشور کی بابت ہے تو معلوم ہوا کہ فانی اور شہوی تو اُس سے ندارد ہین مگر جاودانی آرام و لذائذ تمام پرمیشور مین لاکلام ہین پس اس صورت مین اُسکا نام سورگ رکھنا چاہئے اور اگر نجات کی نسبت یہ خیال ہے کہ اُس مین فانی آرام اور شہوی لذائذ کا نام نہین تو جنت کی جسمانی لذتون اور جاودانی نعمتون سے انکار کرنا بیجا ہے کیونکہ روح اگرچہ زندہ اور حیتن ہے تو بھی بغیر جسم کے ذوق و سرور حاصل نہین کر سکتی اور حور و قصور کے بدون حصول لذت و

لطف سے دور ہے اسلئے جنت خلد کا پالینا فوز کبیر و عین سرور ہے اور اُسی مین لذائذ فانیہ کا نام نہ ذکر ہے

قولہ (۳) ایشور محسوس نہین اور نہ محدود ہے اُسکا کوئی خاص مکان یا تخت نہین۔

اقول یہ بھی منتر مذکورہ کے خلاف ہے کیونکہ وہان صاف لکھا ہے "تت وشنو سدا پشینتی سوریہ کہ اُس وشنو کو سوری لوگ ہمیشہ دیکھتے ہین اور اسی منتر کے ضمناً بھومکا صفحہ ۴۸ مین لکھا ہے کہ وہ برہم سب ٹھکانون مین بھرپور ہے اور نیز اُسیکے صفحہ ۱۱ مین مرقوم ہے کہ جو آسمان کی مانند بیاپک ہے اُسی ایشور مین تمام مخلوقات آباد ہے۔ پس روایات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ از روئے وید کوئی تخت اس سے خالی نہین اور جہانتک جگہ ہے وہان تک وہ بھی ہے اور جہان جگہ نہین وہان وہ بھی نہین پھر اُسکے محدود ہونے مین کیا شک ہے۔

قرآن شریف نے اُسکی ہستی کو اس باب مین اس طرح ثابت کیا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نورٌ علیٰ نور کہ یہ فانی آنکھین نہین دیکھ سکتین اور وہ ہر آنکھ کو دیکھتا ہے جسکی روبرو ایسے ایسے منترون کا پیش کرنا سورج کے روبرو چراغ دھرنا ہے۔

قولہ اور نہ اُسکی حاضری کیواسطے کسی امیر بیگی کی ضرورت ہے۔

اقول جبکہ اُس پرمیشور نام خود بسو ہے یعنی اپنے مین سب کو بسانیوالا تو آپ ہی ظاہر ہے کہ اُس برکھودرہ کے پیٹ مین مخلوق موجود ہونیکے سبب امیر بیگیون کی ضرورت نہین وہ حاملہ کی مانند جنین (مخلوقات) کی فضلات خود ہی باہر پھینکتا رہتا ہے۔ اہل تکذیب یون ہی گولر کا پیٹ پھڑوانا چاہتے ہین۔

قولہ علم گیان کا ذریعہ ہے اور گیان نجات کا۔ پس نجات کا نتیجہ پرمیشور کا وصل ہے۔

اقول یہ مضمون بھی منتر مذکورہ سے کوسون دور بالکل بے اصل ہے۔ بقول نیبیاس وہ یانندجی از روئے وید پرمیشور خود ہی سب کے پاس سب جگہ موجود و حاضر ہے بلکہ سب کو پیٹ مین لئے بیٹھا ہے پھر اُسکی تلاش چہ معنے دارد اور اگر کسی نے پائے ہوئے کو پایا بھی تو کیا پایا اور جسکے کار ہی نہین یعنی بالکل بے وجود ہے اُسکو اگر تلاش کرین تو کس طرح اور کن علامات سے جانین کہ یہ پرمیشور ہی ہے کوئی اور نہین۔

قرآن کریم نے اُسکی ہستی کو اس باب مین اس طرح ظاہر کیا ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ

اَلْبَصِیْرُ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مثل و مانند و شبیہ و ضد کوئی نہین اور وہ سب کی سُنتا اور ہر ایک کے حالات سے واقف ہے اور فرمایا فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا یعنی اللہ تعالیٰ کے لقا کے متلاشی و مستمند کو چاہیے کہ اعمال صالح بجالائے اور اُس معبود حقیقی کی عبادت مین خواہ وہ کسی قسم کی ہو کسی کو شریک نہ ٹھہرائے ترک شرک اور عمل صالح کا بجالانا اُسکو منزل مقصود پر ضرور بالضرور پہنچائیگا اس سے بڑھکر کوئی عمدہ ذریعہ لقا و وسیلہ نجات ہرگز نہین وید بیچارے نے جسکا نام بھی نہین سُنا۔

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر (۲)

قولہ۔ سورت فاتحہ چونکہ انکے خیال مین قرآن کی جان یا جوہر القرآن ہے لہٰذا نظر بران ہم بھی اُسکا امتحان کرتے ہین۔

اقول۔ حلوا خوران را روئے باید۔ مگر عرض ہے کہ سورۃ فاتحہ کے امتحان کے واسطے علوم عربیہ سے کماحقہ واقفیت و مہارت چاہیے جس سے آنجناب بالکل بے نصیب ہین اور خالی شیخی بگھارنا اُسی مثل کا مصداق ہے کہ ذات کی چھپکلی اور شہتیر مین گھونسلا۔ **قرآن** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ترجمہ تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا بخشش کرنیوالا مہربان۔

قولہ۔ اگر قرآنی خدا بموجب ان دو آیتون کے موصوف ہوتا تو غیر مذاہب والون اور حیوانون کو مسلمانون کے ہاتھ سے ذبح نہ کرواتا کیونکہ ذبح و قتل اسکی رحمت اور ربوبیت کے خلاف ہے۔

اقول آپکا یہ اعتراض بوجوہ ذیل باطل ہے (۱) اصطلاح قرآن مین رب کے معنے ہین پرورش و محافظت کرنیوالا اور رحمٰن کے معنی ہین سب برون اور بھلون کو دینے والا اور بن مانگے فضل و احسانات کرنے والا اور رحیم کے معنی ہین بھلون کو اپنے رحم سے بخشنے والا سوال و محنت پر عنایت فرما اور ہر شخص جانتا ہے کہ جو مالک ہوتا ہے وہی پالتا ہے مالک کو اپنے ملک مقبوضہ پر سب طرح کا تصرف جائز ہے اُسکو ظلم قرار دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی زمین مقبوضہ مین چند مکان بنوائے ایک طرف توشہ خانہ دوسری جانب باورچیخانہ تیسری جگہ پائخانہ اب اس سے کوئی یہ کہے کہ اس قطعہ زمین مین تو نے جو پائخانہ چنوایا ہے بڑا ظلم کیا ہے اُسنے تیرا کیا قصور کیا تھا کہ تو نے اُسے نجاست گاہ قرار دیا ہے اُسوقت جو سُنیگا وہ یہی کہیگا کہ مالک کو اپنے ملک مین سب طرح کا تصرف مالکانہ جائز ہے تو بیہودہ بکتا ہے اور مجنونانہ اعتراض کرتا ہے

پس جبکہ مالک مجازی کو اپنے ملک مجازی مین ہر قسم کا تصرف مالکانہ جائز ہو اور معترض لغو ٹھہرے تو مالک حقیقی کو ملک حقیقی مین کیونکر تصرف جائز نہوگا اور کس طرح معترض بیہودہ اور بکواسی قرار دیا جائیگا۔ مطلب یہ کہ جو رب ہے وہی مالک ہے اور از روئے تصرف مالکانہ اُسے اختیار ہے جسے چاہے انسان کے ہاتھ سے ذبح کرائے اور جسے چاہے درندون سے پھڑوائے کیونکہ اُسکا یہ فعل حکمت عملی سے خالی نہین عین رحمت و ربوبیت ہے اور حسب لا ف اہل گناوٗ اگر ذبح کا فرمان جاری کرنیکے سبب خدا ئے قرآنی کی رحمت و ربوبیت مین فرق آتا ہے تو ویدون کا پرمیشور بھی پالنہار اور کرپال نہین ہو سکتا کیونکہ وہ صرف ایک جانور کو دوسرے جاندار کے پنجے سے مرواتا ہی نہین بلکہ دیوتاؤن کی راہ مین انسانون کے گلے کٹواتا ہے دیکھو یجروید کا چوبیسوان ادھیا منتر اٹھائیش [۲۸] و اُنتیس [۲۹]۔ ترجمہ اُسکا یہ ہے (ایشانائے) اے طاقتور دیوتا (توا) تیرے لئے (پرسوتہ) سفید ہرن اور (مترائے) متر کے لئے (گوران) لال ہرن یا گوری گائے (ورونائے) اور ورن کیواسطے (مہے شان) بھینسین اور (برھسپتی) برھسپت کیواسطے (گویان) گائین اور (توشٹر) تواشٹری لوہار کیلئے کہ جسنے اندر کا بجر اور ہوم کے چمچے وغیرہ برتن بنائے تھے (اشٹران) اونٹون کو (ابھتے) عمدہ طور سے قربان کیا جاتا ہے اور (پرجاپتے) پرجاپتی کیواسطے (پروشان) انسان قربان کیا جاتا ہے تا آخر۔ (مفصل دیکھو وید کی حقیقت مولفہ خاکسار)

(۲) ذبح حیوان ماکول اللحم مین جو خفیہ فوائد اور مصلحتین ہین اُنکو وہی مالک و خالق خوب جانتا ہے کہ جسکے حکم سے یہ فعل وقوع مین آتا ہے اگرچہ اپنی اپنی سمجھ کے موافق اسکے فوائد و عمدہ نتائج حکمار ہند نے بھی کتب و یدک مین بیان کئے ہین جسکا خلاصہ رسالہ سائنس بھکش و یدانکول مین ایک آریہ صاحب نے دو حصون مین نقل کیا ہے تو بھی مزید برآن اتنا مین جانتا ہون کہ جس طرح نباتات وغیرہ کے گھسوٹنے اور کھانیسے حیوانات کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح یہ بھی سب کے لئے سود مند و نفع بخش بابرکت دوا و غذا ہی۔ دیکھئے پہلے انسان کھاتا ہے اور اُسکا باقیماندہ بلی کتے وغیرہ چوپاؤن کے کام آتا اور اُنسے جو بچے کوے وغیرہ پرند اُڑا تے ہین ان بعد کیڑے وغیرہ حشرات الارض نوش جان فرماتے ہین رہے سہے کو زمین کھاتی ہے اور آب و ہوا کو کثافت سے بچاتی ہو اُسکے پوست اور ہڈی اور چھیچھڑے اور بال اور سینگ اور جھلی اور ناخن اور چربی وغیرہ اجزا سے صدہا کارخانون کے اسباب اور کار آمد چیزین

بنائی جاتی ہین کہ جو اپنے اپنے موقع پر ہر ایک انسان و حیوان وغیرہ کے کام آتی ہین اور اُنکے مفصل بیان کرنے کو ایک دفتر چاہیے لاریب چاندی اور سونے کی کھان کی مانند مذبوح حیوان بھی صدہا قسم کے منافع اور ہزارہا فوائد کی کان ہے غذا کی غذا دوا کی دوا تجارت کی تجارت اور ایسی کہ جسکی کوئی چیز بیکار نہ جائے - بقول منوجی کے دھرم شاستر کے اگر پترون کو بھوگ لگائین تو وہ بھی سیدھے سرگ کو جائین چنانچہ اُسکے تیسرے ادھیا کے شلوک ۲۶۷ سے ۲۷۰ تک لکھا ہے -

خلاصہ ترجمہ یہ ہے شرادھ مین مچھلی کا گوشت کھلانیسے دو مہینے تک ہرن کا کھلانیسے تین مہینے تک بھیڑ کے سے چار مہینے تک پرند کے سے پانچ مہینے تک اور بکری کے سے چھ مہینے تک چتلی ہرن کے سے سات مہینے تک اور این ہرن کے سے آٹھ مہینے تک رورو ہرن کے سے نو مہینے تک جنگلی سور اور بھینسے کے سے دس مہینے تک خرگوش اور کچھوے کے گوشت سے گیارہ مہینے تک سرگ مین باپ دادون کی روحین عیش اُڑاتی اور خوشیان مناتی ہین - (ایسا ہی مہابھارت وغیرہ مین لکھا ہے)

فائدہ گوہ اور کچھوے اور لومڑی کا گوشت آریہ ورت مین متبرک سمجھا گیا ہی اور اسی وجہ سے شرادھ مین اسکا کھلانا سب سے زیادہ ثواب رکھتا ہی دھرم شاستر کے پانچوین ادھیا کی اٹھارہوین شلوک مین ہے -

श्वाविधं शल्यकं गोधां खड्गकूर्मशशांस्तथा

भक्ष्यान्पञ्चनखेष्वाहुरनुष्ट्रांश्चैकतोदतः ॥

ترجمہ - پانچ ناخن والے حیوانون مین سے شالی گوہ ساہی گینڈا کچھوا خرگوش کھانیکے لائق ہوتا ہی - اور اونٹ کو چھوڑ کر ایک طرف دانت رکھنے والے بھی کھانیکے لائق ہین - مگر جنکی ممانعت کی گئی ہے - اور بھی یاگولک اسمرت یعنی متاکشرا دھرم شاستر کے متن مین پہلے ادھیا کی ایک سو ستتر شلوک مین لکھا ہے -

भक्ष्याः पंचनखाः सेधागोधाकच्छपशल्लका

शशश्च मत्स्यष्वपि हि सिंहतुंडकरोहिताः ॥

ترجمہ پانچ ناخن والے حیوانون مین سے سیدھا گوہ ساہی خرگوش کا گوشت کھانیکے لائق ہوتا ہے

اگر منوسمرتی غلط یا غیر معتبر ہے تو ستیارتھ پرکاش وغیرہ دیانندی تصانیف سے اُسکے حوالجات علیحدہ کرین کیونکہ ایک جھوٹی دلیل پر اصح بات کی بنیاد باندھنا اُسکو جھوٹا گردانتا ہی اور نیز تکذیب کے صد ۱۲ ہی

یہ عبارت نکالڈالین کہ درحقیقت منو کی شرح کو تمام آریے قابل تسلیم جانتے ہین اور اب بھی اُسپر اسی طرح عملدرآمد کرتے ہین اور منو سمرتی چونکہ اصول سلطنت کے متعلق ہے اسواسطے منوجی کو تین ویدون سے ہی کام پڑا ہے اور اسی جگہ پر حلفاً وقسمیہ یہ لکھدین کہ ہمسے سہواً یہ ریمارک ہوا ہے درحقیقت یہ کتاب قابل اعتبار نہین اور عدالت عالیہ گورنمنٹ مین اس قسم کی درخواست دیکر ان دو نوشاسترون کو عدالت سے بھی علیحدہ کرائین کہ یہ غلط کتاب ہے اسپر فیصلہ دینا درست نہین اگر اس بارہ مین حجت ہے تو گوشت خوری کے باب مین بھی بیشک معتبر ہے اہل خلاف ناحق تاویلین تراشتے اور منو کے معتبر حکمون سے بھاگتے ہین۔

(۳) بقول دیانند صاحب گاے اپنی بیس پشت تک زندہ رہسکتی ہے اور مرے گرے بچے اور بیل نکالکر ایک سے تہتر ہوتی ہین جس سے صریح واضح ہے کہ اگر شیرخوارون کے حکم کے موافق سلسلہ ذبح منقطع ہوجائے تو گو ماتا کے پروار سے جنگل اور نگھر بھر جائین اور کاشت وزراعت وغیرہ کے واسطے ایک بسہ بھی زمین باقی نرہے اور اس اجمال کی تفصیل سوال و جواب کے طور پر بغرض تفہیم ذیل مین درج کرتا ہون۔

سوال- ایک گاؤن مین پانسو بیگہ پختہ زمین اور سو گھر کی آبادی ہے اور بھیڑ بکری جانورون کے علاوہ دو دو گائین ہین اور ہر ایک اُن مین سے اپنی بیس پشت تک زندہ رہے اور افراط کے سبب نہ وہ اور نہ اُنکی اولاد بکنے پاے تو عرصہ مذکورہ مین اُن سب کی تعداد کسقدر ہوگی اور وہ گاؤن اُنکے چارہ پانی کا متکفل ہوسکتا ہے یا نہین۔

جواب- چونکہ عرصہ بیس سال مین مرے گرے اور بیل نکالکر ایک سے تہتر ہوتی ہین اسواسطے وہ سب چودہ ہزار چھ سو ہوتی ہین اور رقبہ وہ کل پانسو بیگہ ہے اسواسطے وہ اُنکے چارہ پانی کا متحمل نہین ہوسکتا بلکہ اُنکی نشست وبرخاست کیلیے بھی کافی نہین- علی ہذا اگر گاؤن درگاؤن ایسی ہی بڑھین اور خوب پھولین پھلین تو تھوڑے سے عرصہ مین اونٹ بکری وغیرہ حیوانون کو زمین پر رہنا دشوار ہوجاے اور ہر طرف گوبردھن اور گوؤن کا گلہ نظر آے اور پرمیشور کی کرپا سے اگر بھیڑ بکری وغیرہ کی ریوڑ بھی ایسے ہی بڑھین تو روے زمین پر حیوانات کا راج ہوجاے اور اشرف المخلوقات نسل آدم کا پتہ نپاے اور خدانخواستہ اگر مری پھیلے اور تعفن سے ہوا بگڑی تو گوناگون وباؤن کے پھیلنے سے کل عالم کا ستیاناس ہوجاے اور عجب پرلے کا ہنگامہ نظر آے اگر یہ کہین کہ پرمیشور اُنہین اتنی کیون بڑھنے دیگا ہوتی اور مرتی جائینگی تو جواب یہ کہ اُنکو بیگناہ تباہ کرنیکے باعث پرمیشور ظالم کہائیگا اور انتفاع رحمت و ربوبیت اُسپر لازم آئیگا اور اُسکے ساتھ ہی

دیانند صاحب بھی راستبازون مین شمار ہونگے کہ گائے کی عمر اُسکی بیس پُشت آئندہ تک بتاتے ہین اور وہ اگر برس بھر مین ایک بچہ دے تو تیئیس ۲۳ اور جو دوسرے برس جنے تو تیتالیس ۴۳ سال ہوتے ہین۔

اور انہی پیش آنی مصیبتون کو دیکھکر ویدوالے راج رشیون نے اپنے عہد مین ذبح حیوان کا فرمان جاری کیا تھا اور بڑے بڑے فاضلون نے طبی اور مذہبی پوتھیون مین گوشت خوری کے فوائد اور ثواب کو مدلل بیان فرمادیا ہے (دیکھو رسالہ مانس بھکشن ویدانکول) چنانچہ منوجی نے بھی اپنے دھرم شاستر مین اس طرح لکھا ہے

तम्प्रतीतंस्वधर्म्मेणात्र ह्मदायहरम्पितुः ॥

स्त्रग्विणांतल्पआसीनमर्हयेत्प्रथमङ्गवा ॥

नियुक्तस्तुयथान्यायंयोमांसनात्तिमानवः ॥

सप्रेत्यपशुतांयानिसम्भवानेकविंशतिम् ॥

یہ تیسرے ادھیار کا تیسرا اور پانچوین کا پینتیسوان شلوک ہے۔ اسکا ترجمہ سوامی دیال صاحب نے یہ کیا ہے دھرم کا انشٹھان کرنیسے جو برہم چاری پرسدھ ہوا ور باپ سے وید پڑھا ہو مالا پہنے اور مسند پر بیٹھا ہو تو گائے مار کر اُسکا باپ یا اچارج اُسکے خون سے مدھ پرک بنا کر اُسکی پوجا کرے۔ شاستر کی ترکیب سے جو گوشت کھانے جائز ٹھہرتے ہین (گوہ کچھوا وغیرہ) انکو جو شخص نہین کھاتا وہ اگلے جہان مین اس جرم کے بالعوض اکیس دفعہ حیوان بنتا ہے (اور خلقت اُسے کاٹ کاٹ کھاتی ہے) اور اُنکا یہ قول اُنکے فعل کے خلاف نہین مہابھارت مین بیل وغیرہ کو صرف مین لانا مندرج ہے اور اکثر تیرتھون پر بکرے اور بھینسے اور سور کا بھینٹ چڑہانا اسی کا یادگار ہے اگر فعل کے خلاف ہوتا تو ابتک کیا تھا زراعت وغیرہ زمین ہیسر نہ آنیکے سبب غلہ جات مطلق نہوتے اور یہ دودھ کے پیاسے گائے وغیرہ حیوانات کے قدمون سے کبھی کے کچلے جاتے اور صفحۂ دہر پر اُنکی ہستی کے نقش قدم بھی نظر نہ آتے اور سولبسو حیوان ہی ہوتے پس ذبح کو کام مین لانا اُنکا اسی سے ظاہر ہے اور بیشک یہ عین ربوبیت و رحمت ہے خالی از حکمت نہین۔

(۴) جسنے حیوان پیدا کئے ہین اُسی نے انسان کو گوشت پھاڑنے اور چیرنے والے دانت دئے ہین جس سے از روئے فطرت بھی ظاہر ہے کہ انسان گوشت خور ہے پس جس طرح چاندی وغیرہ کانیات کو تغیر دینے اور ساگ پات وغیرہ نباتات کو کام مین لانیسے انسان مجرم نہین ٹھہرتا اسی طرح پوست سے نفع اُٹھانے اور

گوشت کھانیسے گنہگار نہین ہوتا اور جسکی جو غذا مقرر ہے اُسکو وہی دینا یعنی شیر نوش کو شیر اور گوشت خور کو گوشت پہنچانا اللہ تعالی کی عین ربوبیت ہے جو اُسکو ظلم قرار دے وہ خود ظالم ہے برہماجی نے کہا ہے غیر متحرک و متحرک چیزین جو کچھ دنیا مین ہین وہ سب روح کی غذا ہین۔ دیکھو منو ادھیاہ ۵ شلوک ۲۸۔ اور یہی اسی ادھیا کے شلوک چالیس مین ہے۔

यावेद विइना हिंसानि यतासिंष्वराचरे ॥

आहिंसामेवता न्विद्याद्वेदाद्धर्मोण हिनिवेभौ

ترجمہ۔ جو ذبح اس دنیا مین وید کے حکم موافق ہے اُسکو ظلم اور ہنسیا نہ جاننا چاہیے کیونکہ ویدہی سے ذبح کرنا جائز ٹھہرایا گیا ہے۔

(۵) مذبوح کے تڑپنے اور چلانے پر ذبح کو روح کی تکلیف کا باعث قرار دینا بھی صحیح نہین کیونکہ رنج و راحت کا مدار عقل پر ہے اور وہ حیوان مین نہین ہوتی مرگی والے باوجودیکہ ذوی العقول سے گنے جاتے ہین اور مرگی کے عین دورے مین مذبوح سے زیادہ تڑپتے اور چلاتے ہین مگر ہوش مین آکر مطلق تکلیف نہین ظاہر کرتے ایسے ہی بیہوش کر کے جنکے عضو کاٹے جاتے ہین ہوش مین آنے پر وہ بھی اپنی سرگزشت ہرگز نہین بیان کرتے پس ثابت ہوا کہ درد کے علم کا مدار عقل پر ہے اور جس مین عقل نہیں ہوتی اُسکو کوئی سختی و تکلیف ہرگز نہین معلوم ہوتی۔ مجنون و مخمور کو سردی و صدمہ کا اثر نہ معلوم ہونا بھی اسی قبیل سے ہی اسلئے ذبح باعث تکلیف و رنج نہین کہ ظلم قرار دیا جاوے اور اسپر مادیات کا اثر بھی ہرگز نہین پہنچتا چنانچہ اسکو اہل تکذیب نے خود لکھا ہی دیکھو تکذیب صفحہ ۲۔

नेनं छिदंति शस्त्राणि नेनं दहतिपावक :× ॥

न चैनं क्लेदयंतयापोन शोषयतिमारुतः × ॥

ترجمہ ہتھیار روح کو کاٹ نہین سکتے اور پانی بھگو نہین سکتا اور آگ جلا نہین سکتی اور ہوا خشک نہین کر سکتی۔ پس مادی اشیاء اسپر جبکہ موثر ہی نہین ہو سکتین تو ایک ننھی سی چھری کے دو وار ون سے کیا صدمہ پہنچیگا۔ (کچھ بھی نہین)

(۵) پیاسے کو پانی بھوکے کو بھوجن ننگے کو بستر دینا اور بندھوے کو رہائی دلانا عین صواب و امر ثواب ہے اور از روئے تناسخ وہ روح کہ حیوان ماکول اللحم مین موجود ہے کسی جرم کے سبب اس قالب

مین آئی ہے اور گرفتار عذاب ہے پس اگر کسی نے اللہ اکبر کہکے اُسکی بند خلاص کردی تو کیا بُرا کیا اس صورت مین اُسکی رہائی (ذبح) کا حکم دینا عین ربوبیت اور عدل و بندہ نوازی ہے۔

اب رہا قتل مخالفان اسلام سو آپ جانتے ہین بقول سعدی علیہ الرحمۃ ؎

نکو گفت لقمان کہ نازیستن … بہ از سالہا بر خطا زیستن

بادشاہ حقیقی سے بغاوت کرکے اُسکے ملک مین رہنا (زمین پر چلنا پھرنا) بدتر ہے اور کفر و شرک کی زندگی سے مرنا بہتر ہے اُن ناپاک موذیون کے واسطے کہ جنکے راہ پر آنیکی امید منقطع ہوچکی تھی اور اللہ والون کو ایذا پہنچانیکے سر تھے اگر قرآن نے قتل کا فتویٰ دیا تو کیا بُرا کیا باغیون اور موذیون کو اُنکی بدکرداری کی سزا دینی عین انصاف ہے جائے اعتراض و الزام نہین یا اُن عقل کے اندھون کو کہ ادھر اُدھر کی ٹھوکرین کھاتے پھرتے تھے اگر شاہ اسلام نے راہ راست پر چلتے کردیا اور کفر و ضلالت کے گڑھے سے بچالیا تو کیا بیجا کیا۔

اندھون اور بھولون بھٹکون کو رستہ بتانا سعادتمندی و برخورداری ہے۔ صاحبو! جس طرح مان باپ زبردستی بچون کے سر اور مُنہہ دہوتے اور جوئین نکلواتے ہین یا جسنے ہاتھ مین سانپ لے رکھا ہو اُس سے جبراً پھنکواتے ہین اور بچے کی آہ و زاری کی کچھ پرواہ نہین کرتے اگرچہ وہ اور اسکے ساتھ کھیلنے والے شفقت والدین کو نہین پہنچتے بلکہ ظالم و بیرحم اُنہین قرار دیتے ہین اسی طرح اسلام بے عقلون کے سر سے بُرے خیالات کی جوئین اور گردن سے کفر کے سانپ نکالتا ہے اور اُنکے چہرون سے شرک و ذلت کی سیاہی آب رحمت سے دھوتا اور مُنہہ کی رنگت نکھارتا ہے مگر نادان آدمی اسکی ہمدردی کی تہ تک نہین پہنچتے اُلٹے معترض ہوتے رہتے ہین بالخصوص پنڈت دیانندی مشرک کہ برائے نام علم توحید کے اقراری ہین اور درحقیقت پابند جہالت و خواری ہین حالانکہ آریہ دھرم کے مخالفون کو قتل کرنا اور جلانا اُنکے ویدون مین خود مرقوم ہے اور پُرانے آریون مین اُسکا اجرا بھی سب کو معلوم ہے دیکھو یجروید ادھیا ۱۳ منتر ۱۲۔

دیانندجی نے وید بھاش مین اُسکا ترجمہ یہ لکھا ہے۔ اے تیج دھاری سبھا کے صاحب آپ راج دھرم مین انتی کو پراپت کیجیے۔ دھرماتما پرشون کیلئے سکھون کا بستار کیجیے۔ اے تیبر ڈنڈ دینے والی راج پرش دھرم کے دویشی شترون کو نرنتر جلائیے۔ اے سمیک تیج دھاری جن جو ہمارے شترون کی اُنساہی کرتا ہے اُسکو نیچی دشا مین کرکے سوکھے کاٹھ کی سمان جلائیے۔ یعنی پرمیشور حکم دیتا ہے کہ اے راجا دھرم والے شخصون کو امن اور آرام دے اور دھرم کی مخالفون غیر مذہب والون کو آگ مین جلادے

اور اُنکے حمایتیون کو سوکھی لکڑی کی طرح اُس طرف جلا کر جدھر سے اُنکی ہوا کبھی نہ آوے انتہی

اور یجر وید کے چوبیسوین ادھیا کے اُنتیسوین منتر مین ہے प्रजा पत्ये पुकबाव کہ پرجاپتی کیواسطے انسان قربان کئے جائین اور یہ ظاہر ہے کہ بچے اور نوجوان انسان اگر دیوتاؤن کی نذرون مین قربان نکئے جاتے تو ویدون مین اُنکے نصوص بیان اِس طرح قلمبند نہوتے۔

कस्य नुनं कतमस्यामृ नानाममनामहे चारुदेवस्य नाम ॥
कोनोमह्याऽदितयपनर्दा त्पितरं चद्दृशेयं मातरंच

ہم کسکا نام پوتر جانین اور کسکی ارادھنا کرین کون مقدس دیو مجھے بڑی ادیتی (زمین) تک پہنچائے تاکہ مین اپنے ماتا پتا کے پھر درشن کرون۔ اگر یہ قصہ جھوٹا ہوتا تو منوجی اپنے دھرم شاستر کے دسوین ادھیا کے ایک سو پانچوین شلوک میں اِس طرح رقمطراز نہوتے۔

अजीगर्तः सुतं हंतुमुपासपेद्बुभुक्षितः
नचालिप्यतपापेन्क्षुत्प्रतीकारमाचरन

ترجمہ اجی گرت رشی نے بھوکھے مرتے اور نہایت لاچار ہوکر اپنے بیٹے شونہ شیپ کو بیچڈالا اور یگہ مین ہوگا ئین لین اور یگیہ کے ستون سے باندھکر اُسکو مارنے لگے۔ مگر پاپ سے آلودہ نہین ہوئے یعنی خونی اور بردہ فروش نہین قرار دئے گئے۔ کیونکہ یہ سب اُنسے بحالت افلاس وقوع مین آیا تھا یہ بات رگوید کے برہمن مین شونہ شیپ کی کتھا سے ظاہر ہے۔

ایتری برہمنا مین لکھا ہے کہ ایک لاولد راجا تھا اُسنے ورن کی نذر مانی اگر میرے اولاد ہو تو پہلا بیٹا قربان کرونگا چنانچہ اُسکے روہتا نام فرزند پیدا ہوا اور شفقت پدری کے سبب سے بلدان نکیا اور وہ جوان ہوگیا تو اُسنے اپنے بیٹے سے کہا کہ اب مین اپنی منت پوری کرونگا اُسنے باپ کی اطاعت سے انکار کیا اور جنگلون مین جا چھپا اتفاقیہ اجی گرت رشی سے ملاقات ہوگئی وہ بہت بڑا کنگال تھا اسلئے اُسنے اپنے بیٹے شونہ شیپ کو اُسکے ہاتھ بیچڈالا تاکہ وہ اپنی جگہہ اُسکو فدا کرڈالے۔ اور تھوڑی سی گوؤن پر یہ معاملہ طے ہوگیا اُنہون نے جب شونہ شیپ کو یگیہ کی لکڑی سے ذبح کرنیکو باندھا اور چھرا ہاتھ مین لیا اُسوقت اُس معصوم بچے بیگناہ نے رونا چلانا شروع کیا اور سنسکرت زبان مین یہ منتر کہا کستے نونم کتمسے امرتا نام منا مہے الخ (ترجمہ اوپر گزرا) اگنی

دیوتا کی آتش دل اُسکے آنسوؤن سے بجھ گئی اور سب پتھر دل موم ہو گئے اور شونہ شیپ کی جان بخشی ہوگئی۔ یہ قصہ رامائن اور بھاگوت اور وشن پران وغیرہ مین لکھا ہے جس سے اسکا مشہور و معتبر ہونا بخوبی واضح ہے پھر ایسی متواتر و مشہور روائت کو کہ جو مقبولہ و مسلمہ پوتھیون مین بحوالہ وید مرقوم ہے تسلیم نہ کرنا اور قربانیون پر معترض ہونا وید کے منکرون کا کام ہے۔ دیو پرستون اور راپتری برھمنا کی قائلون اور دھرم شاستر کے ماننے والون کا شیوہ نہین۔

قولہ اور اس امر کی زیادہ تائید یہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان ذبح کیوقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہین پڑھتے گویا اپنے خیال خام مین اُسکو اُسوقت رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہین مانتے۔

اقول۔ یہ امر فروعات سے ہے اہل تکذیب مقابلہ سے ناحق مُنہہ پھیرتے ہین اور فروعی بحث چھیڑتے ہین مسلمانون کو بُرا کہنا یا بدنام کرنا اگر منظور ہے تو ویسے ہی کہہ سُن لین فرضی الزام نہ دین اور ذبح کے وقت مسلمان اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہا کرتے ہین نہ از خود اور اس مین حکمت اظہار جلال الٰہی و حمد خداوندی ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اس حیوان کو ہماری غذا اور مغلوب بنایا ہے۔ وہ اللہ بیشک اکبر ہے اور یہ وہی منتر ہے کہ جس سے سنسکار کرنیکا حکم منوجی نے دھرم شاستر کے پانچوین ادھیا شلوک ۳۶ مین دیا ہے اور وہ یہ ہے۔

असंस्कृतान पशून मन्त्रैर्नाद्याद्विप्रः कदाचन।
मन्त्रैस्तु संस्कृतानद्याच्छाश्वतं विधिमास्थितः

یعنی جو حیوان منتر پڑھ کے شاستر کے حکم کے موافق ذبح کیا جائے اُسکو برھمن ہمیشہ کھائے اور جو بغیر منتر کے مارا جائے اُسے کبھی نہ کھائے۔

قولہ اصل نام اُسکے قہار جبار و ستمگار و جلاد و ذابح الجاندار ہین۔

اقول۔ قہار و جبار کے معنے ناظرین گایتری کی فضیلت ہشتم کے جواب مین دیکھین اور ستمگار جلاد وغیرہ خدا تعالیٰ کے تمام قرآن نے بیان نہین کئے ذابح الجاندار کا الف لام محرر تکذیب کی جہالت ثابت کر رہا ہے اور یہ نام وید کے پرمیشور کے سزاوار ہے کیونکہ وہی ہر ایک جانور اور جاندار کے مارنیکو تیار رہے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ کسی کو نہ مارتا تو برہما جی پوتے دوار کے بوڑھون سمیت ابتک روئے زمین پر زندہ موجود ہوتے اور اُسکے وقت سے لیکر آجتک کے کل حیوان اور پرند اور چرند خس و

خاشاک کی طرح گلی کوچہ اور جنگل مین گرے پڑے نظر آتے اور ان آریون کو کہین کھڑے ہونے اور پیر رکھنے کی جگہہ نہ ملتی اور ایسے ایسے لغو اعتراضون پر اُنکی زبان کترنی سی نہ چلتی اور وید اُس گھاتک دیو کی تعریف اس طرح نہ کرتا۔

त्वमसिप्रशस्योविदथेषुसहन्त्यअग्नेरथीरध्वराणाम ॥

پوتھی آریہ بھوین مین معنی اسکے یہ لکھی ہین کہ اے آتشی اللہ توہی تعریفون کے قابل ہے لڑایون مین توہی سراہا جاتا ہے جو تیری تعریف نہین کرتا اُسکی کبھی فتح نہین ہوتی دشمنون کے مورچون کا گھاتک توہی ہے اور سب سے پہلے توہی لڑائیون مین پہنچنے والا ہے اور توہی ہمارے دشمنون کو جیتنے والا ہے اسواسطے ہماری شکست کبھی نہوگی۔ فائدہ۔ بقول لیکھرام جی ۵ گرو جنہا ندے ٹپنے چیلے جان شڑپ ✣ جب گھاتک دیو ہی سب سے پہلے لٹھ لیکر پہنچتا ہے تو اُسکے آریا بانس لیے کیون نہ دوڑینگے مگر یہ بات اُسکی شان کے خلاف ہے کہ آریہ ورت کا دیو کہاوے اور غیر آریہ قومون سے جنگ ٹھہراوے تحمل اور بردباری کی راہ نہ جاوے ۵

ازین معنی کراحت نزاید ✣ که اگنی جنگ بامردم نماید

خدا نخواستہ اگر کوئی ملیچھ یار اُچھس سامنا کر بیٹھا یا کسی دُشٹ کا ہاتھ چلگیا تو بھٹا سا منہ دھڑ سے الگ کریگا اور کسی دوسرے جیو کو اُسکی جگہہ پرمیشور مقرر کرنا پڑیگا مگر بہمہ وجوہ ثابت ہوگیا کہ وید کا خدا دنگاباز جنگجو سفاک جلاد و ستمگار ہے۔ رحمان و دیال و کرپال نہین اگر وہ رب العالمین ہوتا تو کیا گوئون اور بکریون اور صدہا اور ہزارہا مخلوق کو ایک دوسرے کے دست و دہان سے پھاڑتا اور پھڑواتا یا بقول لیکھرام جی وید کے مخالفون اور دشٹون کے قتل کا حکم دیتا ہرگز نہین بھلا اُنہون نے پرمیشور کا کیا بگاڑا تھا جو خواہ نخواہ وید پر ایمان نہ لانیکے جرم مین سوکھی لکڑیون کے مانند ایسی جگہہ جلائے گئے جہان سے اُنکی ہوا بھی اُسکو نہ پہنچے۔ پرمیشور کی ربوبیت و رحمت کے خلاف ہے کہ عالمون کا رب کہاوے اور آگ مین نفس طعام و اسباب نہ جلانیوالے عقلمندون کو دُشٹ بتاوے اور سو سو گالیان سُنانے کے علاوہ اُنپر غیظ و غضب کی تلوار چلاوے اور آریون کی باتون مین آکر اُنکے دشمنون اور دشمنون کے حمائتیون کو سوکھی لکڑی کی طرح جلواوے اور بردباری و تحمل کی راہ نجاوے پس صریحًا واضح ہے کہ یہ حکم باہم تناقض رکھتے ہین اور ایک غلط بات کو دوسرے کی دلیل اثبات گردانا اُسکو جھوٹا ٹھہرانا ہے۔ پس

اس تنازعہ باہمی سے ہمین ویدون کی صداقت مین شک عظیم واقع ہوکر اُسکو درجہ الہام سے گرانا پڑا۔

قولہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مالک دن انصاف کا یہ فقرہ قرآن کا نہایت حیرت افزا ہی جس سے خدا کی ذات پر عیب وارد ہوتا ہے کیا پرمیشور ہر روز انصاف نہین کرتا۔

اقول- اول تو لفظ دین کا ترجمہ یہان پر انصاف نہین جزا و سزا ہے۔ دوسرے ہر روز انصاف ہوتا رہنے کے سبب اللہ تعالی سب دنون کا مالک ہے۔ اہل تکذیب ناحق دریائے حیرت مین ڈوبتے ہین کشتی عقل پر سوار ہوکر ملک علم کو تشریف نہین لیجاتے تیسرے لفظ مٰلِكِ کا مادہ مُلک بضم میم ہے اُسکے معنی ہین امر و نہی کا متصرف اسی لئے اسکو بغیر الف لکھتے ہین سو اُسوقت اللہ تعالی کے سوا کوئی مالک متصرف نہوگا اور یہی آیت شریفہ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ سے ہویدا ہے اسوقت بزعم خود ملک و حکم کے مدعی صدہا ہین اور در حقیقت اللہ تعالی سب کا حاکم حقیقی ہے آیہ شریفہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ اسپر شاہد ہے اُسوقت سب جزا و سزا کے مستحق اور خواستگار ہونگے اور اللہ تعالی اپنے ملک اور امر کے سبب متصرف ہوگا اور یہ آیہ شریفہ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا سے ثابت ہے قطع نظر اسکے اگر اُسکے معنے مالک دن انصاف کا مان لین تو بھی کچھ ہرج نہین اسواسطے کہ جزا و سزا ہر روز ملتی رہتی ہے اور رب کے معنے مالک اظہر و اثبت ہین وجہ یہ کہ ربوبیت اور پرورش وہی کرتا ہے جو مالک ہوتا ہے۔

قولہ کیا آدم کے وقت کے مرے ہوئے لوگ اسوقت سشن سپرد ہین۔

اقول- چونکہ جزا و سزا اکثر کو یہان اور اکثر کو قبر مین ملتی رہتی ہے اور اکثر کو اُسوقت ملیگی اسواسطے جوڈیشل حوالات مین کوئی نہین اور نہ کسی کا مقدمہ سشن سپرد ہے اپنے اپنے کیے کو حسب فرد قرارداد جرم و اعمال پا رہے ہین اور پائینگے بفرض محال اگر کوئی آریہ جوڈیشل حوالات

لہ اُس وقت کوئی جیو کسی کیلیئے کچھ بھی تصرف نکر سکیگا اور امر و نہی کا متصرف اللہ ہی ہوگا۔

ٮہ جزا و سزا دینے کے وقت ہر ایک قسم کا تصرف اور حکم خاصۃً اللہ رحمٰن کا برحق ہوگا اور وہ گھڑی منکرون اور بے ایمانون پر بڑی کٹھن کی ہوگی۔

مین پڑا ہو یا کسی کا مقدمہ سشن سپرد ہو تو بھی کچھ حرج نہین کیونکہ وہ مالک ہے جسے جہان چاہے
رکھ سکتا ہے قرآن کریم نے اس بارہ مین اُسکی ہستی اس طرح بیان فرمائی ہے یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ
وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ یعنی وہ مالک و مختار ہے جو چاہے کرسکتا ہے اور جو اُسکی مرضی ہوتی ہے نرمال ستر اگر ہے
وید کے پرمیشور کی مانند ذرہ کا محتاج نہین اور عالم سکوت مین حیران و سرگردان نہین۔

قولہ اگر وہ جلد حساب کرنیوالا ہے تو مالک یوم الدین نہین ہوسکتا اور جو روز انصاف کا مالک ہے
تو سریع الحساب نہین ہوسکتا۔

اقول مالک یوم الدین کے معنے ہین جزا اور سزا کے وقت کا مالک۔ سو جسوقت جسکو سزا یا جزا دیتی
ہے اُس وقت کا مالک ہی اللہ ہے اور سریع الحساب کے معنے ہین جھٹ پٹ حساب کرنے والا۔ سو
جسوقت چاہے حساب لے سکتا ہے اور اگر معافی یا مہلت دے تو دیسکتا ہے۔ قرآن صادق البیان مین
اُسکی ہستی کی حجت اس باب مین بدین عنوان ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

طرفۃ العینے جہان برہم زند		کس نمے آرد کہ انجام دم زند

قولہ۔ کیا وہ ایزد متعال مَالِکِ یَوْمِ الْمَاضِیْ وَالْحَالِ نہین۔

اقول۔ قیود زمان مخلوق ضعیف البیان کیواسطے ہے وہ قدیم اس سے پاک ہے ابتدائی زمانہ سے
لیکر انتہائی تک ہمارے نزدیک لاتعداز منہ یا ان گن جگ ہین اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ تمام عرصہ
کلمح البصر ہے لاریب وہی زمانہ اور زمانیون کا مالک و خالق ہے۔ قرآن شریف نے اُسکی ہستی اسباب
مین اس طرح ثابت کی ہے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ کہ ہر ایک عیب سے پاک تمام صفات کاملہ کے ساتھ موصوف جسکا نام اللہ ہے اُسکے
سوا کوئی بھی پرستش اور فرمان برداری کا مستحق نہین دائم اور باقی تمام موجودات کا مدبر اور حافظ
جسکو کبھی سُستی اونگھ نیند نہو اُسی کے تصرف اور ملک اور خلق مین سب ہین۔ آسمان و زمین اور جو کچھ
ان مین ہے اُسی کی ہستی و یکتائی کو ثابت کرتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت یہان عموماً سب کے
شامل حال ہے اور وہان خاصۃً راستبازون کو نصیب ہوگی۔ و نیز اس وقت کسی کو پیدا اور
کسی کو پال رہا ہے اور کسی کے سر خلعت رحمت کا تاج دھر رہا ہے اور کسی سے اُسکے
اعمال کی سزا مین سختت و تاج تاراج کر رہا ہے اسواسطے اُسکی ذات پر تعطلی و بیکاری صادق نہین آتی

البتہ وید کا پرمیشور ضرور اُسکا مستحق ہے کہ جیو اپنے کرم وگن اور سبھاؤ سے آپ ہی بار بار جنم لے رہے ہین اور بھلے اور بُرے عمل کر کے اس دنیا کے کام کو سرانجام دے رہے ہین جس طرح پرمیشور علم تخلیق خلائق نہین جانتا اسی طرح کرم وجود واحسان نہین پہچانتا۔ یجروید کے بارہوین ادھیا کے ساٹھوین منتر مین ہے۔

भवतल समतसोसचेतसावरेपसौ ॥ मायज्ञ ~ हे ~ सिष्ट

मायज्ञपतिं ञतवेदसौ शिवौ भवतमद्यनः

ترجمہ اے بیاہے ہوئے مرد وعورت تم دونو ہم لوگون کے واسطے ایک سے بچار اور سمجھ والے اور تہمت سے پاک ہو جاؤ دھرم کو مت بگاڑو اور دھرم کے نگہبان واعظون کو مت مارو (ادی) آج کے دن ہمارے لئے سب علمون کو حاصل کر کے خوشی بڑہانے والے ہو۔ انتہی۔ یعنی وید کا مصنف کہتا ہے کہ آج کے دن تم دونو نصیحت مذکورہ پر عمل کرو۔ اب معترض کی جگہ اگر یہ منطق بگھاری جائے کہ آجکا دن مختص الزمان ہے یعنی یہ حکم اُسی دن کیلئے ستھا اب نہین اور نہ آئندہ کو ہے تو وید بیکار ٹھہرتے ہین اور جو حسب محاورہ سنسکرت اس سے ہر وقت وہر سال مراد ہے تو حسب محاورہ زبان عرب یوم کا ترجمہ وقت کرنیسے آپ کا جی کیون ناشاد ہے کیا محاورہ سے استدلال ویدمین جائز ہے اور قرآن مین نہین۔

قولہ۔ خاصہ حاکم عادل کا یہی ہے کہ جسوقت مقدمہ کے وقوع سے اطلاع پائے فی الفور کارروائی شروع کردے اور مجرمون کو سزائے کافی دے۔

اقول۔ یہ اعتراض اگر بجا ہے تو پرمیشور تین حال سے خالی نہین یا معطل و بیکار آکاش سے پار خواب غفلت مین سر ڈہیے پڑا ہے یا ملیچھون سے شکست کھا کر اپنی پرانی عادت کے موافق کہین پانیون مین چھپا کھڑا ہے یا عالم و عاقل نہین حاکم و عادل نہین کیونکہ اُسکا ملک کیلون اور راچھسون سے بھر گیا دودھ گھی کا پتا نہین گؤن کا بیج مارا گیا۔ اگنی ہوتر ملیچھون کے چاکر اور برہمن داسون کے نوکر بنگئے۔ دھرتماؤن کے گھر ہوم کی بھٹی کی مانند جل گئے اسکے منکرون کا اقبال ترقی پر ہے اور دشمنون کا جاہ وجلال روز بروز افزون تر ہے بالآخر نوبت یہانتک پہنچگئی

لے یہ منتر بلحاظ معانی مذکورہ کلام الٰہی نہین ہوسکتا ورنہ ویدکا پرمیشور بہت سے ہونگے کہ کہتے ہین ہم لوگون کے واسطے الخ

کہ بھارت کھنڈ کا نام ہندوستان ہوگیا اور ویدون کی ظلمت کو آفتاب صداقت یعنی قرآن حق کا جلوہ کھوگیا اور پرمیشور کروٹ ہی نہین بدلتا۔ چنان خفتہ است کہ تو گوئی مردہ است اور یہ ظاہر ہے کہ وہ سنیچر اگر عاقل و ہوشیار ہوتا یا ان مقدمات کے وقوع سے خبردار ہوتا تو کچھ سنوچتا اور سنبھلتا اور اُسکے دھرم خانہ کو محمود غزنوی جیسے یون بید ریغ نہ لوٹتے وچار ہاتھ سہیسر کبھو کے بھی چھوٹتے اور اُسکے ہمرکاب دھرم پتنیون کو بے دھرم کرکے اپنے گھر نہ بساتے جدہر سے آئے تھے اپنا سا منہہ لیکر اُدھر ہی جاتے اور نہ یہ آواگونی ایام جوانی گنگہ کرکے اسی کال کوٹھری (قالب) مین پڑے رہتے (شاید انکے مقدمہ سشن سپرد ہین) بلکہ کرتے ہی مرتے اور جتنی جونین اُنکے واسطے مقرر ہوتین اُسی دم بھوگ لیتے پس اُسکی لاعلمی و بیخبری اور بیکاری و تعطلی اور بے انصافی و خود غرضی ظاہر ہے اور اگر یہ اعتراض بیجا ہے تو ذات خداوندی مین اسکا پیش کرنا خطا ہے۔ قرآن اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ ترجمہ۔ ہم تیری بندگی کرتے ہین اور تجھسے ہی یاری چاہتے ہین۔

قولہ۔ آجکل لاکھون ہزارون افغان وغیرہ چوری اور ڈکیتی مین ایاک نستعین کا وظیفہ کرتے ہین الخ۔

اقول۔ یہ بھی وہی ہوئی مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ بھلا اس آیت کو افغانون کے ذاتیات سے کیا تعلق۔ بقول شخصے مرتا کیا نہین کرتا جب حسن کلام و ابلغ النظام پر کوئی نکتہ چینی نہین ہوسکی تو جھٹ افغانون پر جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے اور اُن بند انڈ کی لڑائی جوڑنے لگے۔ پہلے یہ تو بتائین کہ آپکی کوٹھی کس افغان نے پھوڑی اور کے بار پھوٹی اور کونسی گھر کی صندوقچی کا تالا ٹوٹا اور کسنے مال لوٹا۔ نعوذ باللہ خواہ نخواہ بدنام کرنا اور جو اُنکے ساتھ رہکر اہل تکذیب نے بھی ڈاکہ دیا یا چوری کی ہے تو اُس سے اُنکی ذات کیونکر بری ہے ذرا ہندو لفظ کے معنی یاد فرمائین اور کچھ دل مین شرمائین۔ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانڈے۔

قولہ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ترجمہ۔ دکھا ہمکو راہ سیدھی۔ یہ فقرہ بہت اچھا ہے بشرطیکہ قتل و خونریزی سے پرہیز اور آسائش خلق اللہ مراد ہو۔

اقول۔ راہ مستقیم سے مراد قرآن طریق انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے چوری اور خونریزی نہین وہ تو حسب الارشاد رب العباد ممنوع و حرام ہے پڑھو آیۃ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

یعنی جس جیو کا قتل تم پر اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اُسکو ناحق مت مارو اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ
فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا کہ چورانے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹو اگر بھارت کھنڈ کے بزرگان قدیم
کی خونریزی وسفاکی چوری اور قزاقی اور یگ مین قتل انسانی وغیرہ کا بیان مرقومہ وید وپران کا
دہیان سے رجی کو یہان بھی آگیا ہو تو مضائقہ نہین کیونکہ جسکا اخفا منظور ہوتا ہے وہ ہر وقت
زیر نظر رہتا ہے۔ قرآن صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔
ترجمہ راہ اُن لوگون کی جنپر تو نے انعام کیا ہے نہ اُن لوگون کی جنپر تیرا غضب ہے - اور نہ
گمراہون کی (آمین) ایسا ہی ہو۔

قولہ - چونکہ مسلمان تناسخ کے قائل نہین پس خدا کا کسی کو نعمت دینا اور کسی پر غضب کرنا چہ معنی دارد۔

اقول - اگر دیال کرپال رودر یعنی رحمان و رحیم اور رُلانے والا پرمیشور کے نام ہین اور اُسکی
ذات مین صفت رحم وغضب بھی پائی جاتی ہے تو اختلاف اعمال رجال کے باعث کسی پر
رحم اور کسی پر غضب روا ہے معترض کا اعتراض خطا ہے اور اگر رحمان و رحیم دیال کرپال
اور رودر پرمیشور کے نام نہین اور نہ وہ رحم وغضب وغیرہ صفات سے موصوف ہے اور یہی
روح اپنے دست قدرت وزور بازو سے سب کچھ پیدا کر لیتی ہے اور پرمیشور کی ذات کچھ
دیتی ہے نہ لیتی ہے تو اُسکا معطل وبیکار ہونا لازم آیا اور ویدون کی صداقت اور کلام
خداوندی ہونے مین ہمین شک عظیم واقع ہوا جسنے اس نامبارک تعلیم کو پھیلایا اور عوام
جہال کو خالق قادر سے ہٹا کہ خود پرستی وغیرہ اور شرک مین پھنسایا۔

قولہ - اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ مَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ ضَالِّ عَلَیْهِمْ کی ضمیرین خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہین۔

اقول - ضَالِّ عَلَیْهِمْ سورہ فاتحہ سے خصوصاً اور تمام قرآن سے عموماً اگر اہل تکذیب
نکالدین یا صرف ونحو کی پابندی سے اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ اور مَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ اور ضَالِّ عَلَیْهِمْ
کی ضمیرین خدا تعالیٰ کی طرف پھرا دین تو بیشک آپ عربی دان اور وید اور قرآن کا سقابلہ
کرنیکے قابل و الا اُسی مثل کے مصداق ہین کہ گوسالہ بر ہما پیر شد و گاو شد۔

قولہ - اسواسطے یہ دعا نہائت نقصان رسان ہے۔

اقول - جبکہ یہ سب ضمیرین خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہی نہین اور نہ ان اعمال کا فاعل خدا

ہوسکتا ہے حتی کہ ضال علیہم قرآن مین ہی نہین تو سورۃ الفاتحہ کیونکر نقصان رسان ہوسکتی ہے
اگر اہل تکذیب حسد وبغض سے نہین کہتے تو یجروید کے چالیسوین ادھیاے سے یہ سولھوان
منتر بھی نکالڈالین۔

अग्ने नय। सुपथा राये ऽअस्मान्विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्।
युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठान्ते नम ऽ उक्तिम्विधेम ॥

اگنے نے سوپتھارا یے ۱۱ اسمان وشوانی دیو ویونانی ودان +
یویودھی مجوہرن مینو بھولپشٹھام تے نم اکتم بدھیم

دیانند جی نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے اے سب کو جاننے والے عقلمند ایشور آپ ہمکو سریشٹ
مارگ سے سپنورن پراگیانون کو پراپت کرائے اور جو ہم مین کوٹل پاپ چرن روپ مارگ ہین
اُن سے پرتھک کیجیے اسلیے ہم لوگ نسرتا پوروک آپکی بہت سی استتی کرتے ہین کہ آپ ہمکو پوتر
کرین۔ اُردو معنے یہ کہ اے پرمیشور ہمین سیدھی اور سچی راہ سوجھا اور پاپیون کے رستے سے
الگ رکھ اسلیے ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہین کہ تو ہمین پاک وصاف کردے انتہے۔ کیونکہ سورۃ
فاتحہ کا ترجمہ اور اسکا مضمون بعینہٖ ایک ہے محض عبارت کا تقدم وتاخر اور نیت کا فرق ہے
کہ اُس مین نجات کیلیے راہ فلاح کی خدا سے درخواست کی گئی ہے اور یہان (رییٔ) تحصیل دولت
کیلیے اگنی دیوتا سے کسی زرخیز زمین کی راہ دریافت کی گئی ہے تاکہ بخوبی وآسانی لوٹ مار کرکے
اپنے گھر واپس آوین۔ پس باوجود سچا جاننے اس منتر کے سورۃ فاتحہ پر اعتراض کرنا اپنی جڑ کو آپ
کھودنا ہے

یکے بر سر شاخ بن مے برید	خداوند بستان نگہ کرد و دید
بگفتا کہ این شخص بد میکند	نہ بامن ولیکن بخود میکند

ویدسے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر (۲)

भूर्भुवः स्वः। तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि।
धियो यो नः प्रचोदयात्॥

بھور بھوہ سوہ - تت سویتر ورنیم - بھرگو دیوسے دھی مہی دھیویونہ پرچودیات

اقول - یہ یجروید کے چھتیسوین ادھیاکا تیسرا منتر ہے - بزعم جنود ہنود - یہ ویدون کی روح یاست ہے - مصنف نے اسکی تصنیف مین جو کچھ نور برسایا ہے وہ قابل دید ہے پہلے مصرعہ کا وزن ولہجہ اور ہے اور دوسرے تیسرے کا اور ہے اور قافیہ ردیف کا پتہ نہین - اہل فصاحت و بلاغت اور اہل عروض اور شعراء کے علاوہ گانے والے بھی علم موسیقی کے اعتبار سے اُسکو عمدہ گیت و کلام موزون نہین سمجھتے کیونکہ ایک مثلث مین دو رنگ بدلنی پڑتے ہین اور اگر نہ بدلین تو اس پُرانے ڈھانچ کے پُرزے بگڑتے ہین وید والون نے مصرعہ اولی کے سر پر خلعت اوم دھر کر کچھ بڑہانا چاہا تھا لیکن وہ اب کیونکر بڑھ سکتے قدرتی مین مصنوعی کیسے مل سکے آخرکار وہ کاری گری ناکارہ رہی اور بالشتیے کی کا یا گز بھر نہوئی اور وہ داغ سیاہ پرمیشور کی عروسِ خیال کے چہرے سے نہ دُھلا اور کیونکر دُھل سکتا تھا - مثل مشہور ہے کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی + یجروید مین اس منتر کی پیشانی پر یہ قدرتی قشقہ کھنچ رہا ہے -

भूर्भुवः स्वरीतस्य वैश्वामित्र ऋषिः सविता देवता बृहती छन्दः
मध्यमः स्वरः तत्सवितुरस्य गायत्री छन्दः षड्ज स्वरः

بھور بھوہ سوتیس وشوامتر رشی سویتا دیوتا برھتی چھندہ مدھم سر - تت سویتر سے گایتری چھند شرج سُر

ترجمہ یہ منتر سویتا دیوتا کی تعریف مین وشوامتر رجپوت کی تصنیف ہے مصرعہ اولی کا وزن برہتی اور مدھم سر ہے اور تت سویتوہ کا وزن گایتری اور سٹرج سر ہے جس سے صریح ثابت ہے کہ یہ منتر بسوامتر کی تصنیف ہے اور اوم اس مین داخل نہین - لیکن دیانند صاحب نے اسکا ترجمہ کسی حکمت عملی کے سبب نہین کیا اور یجروید مین یہ منتر تین جگہ لکھا ہے

گویا بقول لیکھرام مسافر پرمیشور نے ایک دفعہ کے پیسے کو پھر دوبار پیسا ہے لیکن سب جگہ یہی لکھ رہا ہے کہ یہ منتر بسوامتر کی تصنیف ہے دیکھو یجر ادھیا ۳ منتر ۲ ۔ اور ادھیا ۳۰ منتر ۲ ۔ اور ادھیا ۲۲ منتر ۹ کی سرخیان دو جگہ تو تت سویتو سے شروع ہوتا ہی اور ایک جگہ بھوہ بھوو سو ہے اور اس سے الگ بھی اسی وید مین بھوہ بھوہ سوہ کئی بار آیا ہی دیکھو ادھیا ۳ منتر ۳۷ جس سے بخوبی واضح ہی کہ یہ گایتری مین داخل نہین سہو حفاظ یا خطائے کاتب ہے اگر ایسا نہین تو پرمیشور خود ہی دو جگہ اُسکو بھول گیا ہوگا اور پرچہ کالستھ سماچار مجریہ الہ آباد مطبوعہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کے صفحہ ۱۶ مین لکھا ہی کہ پہلے وقتون مین ہر ایک شخص کسی مذہبی سوم یا جگ کا مقتدا نہین ہو سکتا تھا ویدون مین اکثر ایسے راجاؤن کا ذکر آیا ہے کہ جنہون نے مذہبی کامون مین امامت کی ہی راجاؤن مین جنکو دینی اور دنیوی دونو اقتدار حاصل تھے بسوامتر چھتری گایتری کے مؤلف تھے اور دھرم شاستر کے شلوک چھہتر وستتر مین ہے کہ اوم کو تینون حرف اور گایتری کے تینون مصرعے برہما نے ویدون سے نکالے ہین لیکن اب یہ دقت پیش آئی کہ اگر یجروید کا مصنف اور ڈاکٹر چندر لال صاحب منتری اور پرچہ کالستھ سماچار کا اڈیٹر سچا جانین تو گایتری بسوامتر رجپوت کی بنائی ہوئی معلوم ہوتی ہے جسکی نیک چلنی سے نامہ اعمال کی صورت پران سیاہ ہو رہے ہین اور دھرم شاستر جھوٹا معلوم ہوتا ہے اور جو دھرم شاستر سچا جانین تو گایتری برہما کا کلام ثابت ہوتی ہی اور یجروید وغیرہ پر حرف کذب صادق آتا ہی کہ جسے آریے کلام خدا اور ازلی مانتے ہین اور اگر لفظی معنون پر اسکے خیال کیا جائے تو بھی کسی بزرگ کا کلام معلوم ہوتی ہے ۔ اگر رام جی کے اوتار گسائین کبیر داس کی بیجک سے میزان لگائین تو حساب مئے کورہ کا سب تار و پود ادھڑ جاتا ہے ۔ چنانچہ وہان اس طرح منقش ہو رہا ہے ؎

اچھیا روپ ناری اوتاری ۔ ناسو نام گایتری دھری
تے ناری کے پتر تین بھیو ۔ برہما بشن مہیش نام دھرئو
تب برہما پوچھت مہتاری ۔ کو تیرے پرش کا کی تو ناری
تم ہم ہم تم اور نکوئی ۔ تم میرے پرش مین تیری جوئی
باپ پوت کی ایک ہی ناری ایک ہی مائین بیاھے ۔ ایسا پوت سپوت نہ دیکھو جو باپے چینہے دھائے

یعنے اچھیار وپگ گایتری نام ایک عورت ہوئی اُسکے شکم سے تین بیٹے پیدا ہوئے اُسنے اُنکا نام برہما۔ بشن۔ مہیش رکھا ایک دن برہمانے پوچھا کہ اے ماتا تیرا خاوند کون ہے جسکے ہم فرزند ہین گایتری بولی بیٹا میرا خاوند اور کون ہوتا تم ہی ہو اور مین تمہاری جورو ہون۔ تم ہم اور ہم تم یہان کسی تیسرے کا کچھ کام نہین اسپر گوسائین جی یہ ساکھی کہتے ہین کہ باپ اور بیٹے کی ایک ہی عورت۔ اور ایک ہی مان کے شکم سے پیدا ہوئے ہین۔ ذرا بیٹے کی شرافت پر غور فرمایئے اپنا باپ تلاش کرنے تو چلا دکیون نجائے ع پدر ابسے پسر بور علی نور) اور یہ مقولہ کبیر داس کا کچھ قرین قیاس بھی ہے کیونکہ پرمیشور کے پیارے سکھدیو جی بھاگوت کے پہلے ادھیا مین ارقام فرماتے ہین کہ کھیر سمندر مین سوتے پڑے پرمیشور کو برہما جی نے آجگایا اور متھرا کے کل حالات سے مطلع فرمایا تو پرمیشور نے کہا کہ مین متھرا مین عنقریب ہی جنم لونگا اور کنس کو اُسکے پاجی پن کی سزا دونگا یہ سنکر وید کی رچائین (آئتین) بولین کہ ہم بھی عورتین بنکر برج مین جائینگی اور باسدیو کے رنگ رلیان منائینگی۔ بس اتنا کہہ وہ برج مین آئین اور گوالون کی جورو ئین کہائین اور جب کشن اہیر نے راگ سُنایا تب سب نے جشن اُڑایا۔ فائدہ۔ جب وید کی تمام آئتون کا یہ حال ہے کہ وہ عورتین بن بن متھرا اور بندرابن کے بن مین پہنچتی ہین اور خوبصورت اہیرون کے فرزند جنتی ہین تو کیا عجب ہے کہ ابتدائی زمانہ مین اگر گایتری نے بھی ایسا کیا ہو اور اپنے ہی بیٹے سے شاید اور بیٹا حاصل کیا ہو کیونکہ وہ بھی اُنہین مین کی ایک آئت ہے۔ یہ وید کی روح لطیف کی اصلیت تھی جو مختصراً ختم ہوئی۔ ناظرین اسکے جسم کثیف کو بھی اسی پر قیاس فرمائین۔

قولہ (اوم) سرب جگت کرتا سرب ادھار سرب سوامی گیانمی سرو بیاپک انترجامی ایشور ہرہنہ گربھ ابتاشی الخ۔

اقول۔ زعم مؤلف مین یہ لفظ اوم کے معنے ہین جو کہ اکار اُکار مکار تین حرفون سے مرکب ہے جسکا گایتری سے جدا ہونا مدلل بیان کرچکا ہون اور حروف مقطعات ہونیکی وجہ سے اشارہ یا علم ہے جہان یہ لکھا ہوتا ہے وہان اس سے مہادیو اور بشن اور شکتی دیوی مراد لی جاتی ہے اور مانڈوکہ اوپنشد کے مصنف وغیرہ کے نزدیک اکار سے مراد (جاگرت اوستھا) یعنی پرمیشور کی بیداری اور وکا سے مراد (سوپن اوستھا) یعنی پرمیشور کی خواب اور مکار سے مراد ایشور کی ذات ہے اور حقیقت

مین یہ ایک درازی قوت کا آلہ یا سر یعنی مطلق آواز ہے کہ گانے بجانے والے اس سے گانا شروع کرتے ہین اور دیوسویتہ سورج کو کہتے ہین دیکھو امرکوش کانڈ ۳ اور ورگ ۳ شلوک ۳۰ اپنے گھر کی اصطلاح مین اُلّو کا نام شہباز اور گرُڑ رکھ لینا دوسری بات ہے پس اوم کا لفظ جبکہ سرے سے گایتری مین داخل ہی نہین تو اُسکے معنے بھی خود ہی باطل ہوے تحقیق و تردید کی چندان ضرورت نہین اور حسب حاجت گایتری کے فضائل مین کچھ بیان بھی کردی جائیگی۔

قولہ۔ (بھوہ) پرانون سے پیارا (بھوا) مکت اور سکھون کا داتا (سوا) سب کا دھارن کرنیوالا (سویتو) سب ایشورج کا داتا (ورنیم) جو سویکار کرنیکے لائق اتی شریشٹ (بھرگو) شدہ اور پوتر کرنیوالا (دیوسے) سب کی آتماؤن کا پرکاش کرنے والا (تت) اُسکو (دھی مہی) ہم دھارن کرین (دھیو یونہ پرچودیات) جو سویتا دیو ہماری بودھیون کو ست کی طرف پریرن کرے۔

اقول یہ ترجمہ بظاہر عوام جہال کے نزدیک لغوی معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایک ایک لفظ کو بریکٹون مین بند کر کے لکھا گیا ہے اور حقیقت مین اصطلاحی بھی نہین۔ دیانندی ستیارتھ پرکاش سے مستنبط ہے کیونکہ اس مین اس طرح لکھا ہے (بھوہ) جو سب جگت کے جیوون کا ادھار پران سے بھی پرے ہوکے بھو رپرمیشور کا نام ہے (بھوہ) جو سب دُکھون سے رہت جسکے سنگ سے جیو سب دکھون سے چھوٹ جاتے ہین اسلئے اُسکا نام بھوہ ہے (سورہ) جو نانا بدھ سے جگت مین بیاپک ہوکے سب کو دہارن کرتا ہے اسلئے اُس پرمیشور کا نام سوہ ہے (سویتوہ) جو سب جگت اُتپادک اور سب ایشوریج کا داتا ہے (دیوسے) جو سب سکھون کا دینے ہارا ہے اور جسکی پراپتی کی کامنا سب کرتے ہین اُس پرماتما کو جو (ورنیم) سویکار کرنے جوگ اتی سریشٹ (بھرگو) شدھ سروپ اور پوتر کرنے والا چیتن برہم سروپ ہے (تت) اُسی پرماتما کے سروپ کو ہم لوگ دھارن کرین کس پریوجن کے لئے کہ (یہ) جو سویتا دیو پرمیشور (نہ) ہماری (دھیہ) بودھیون کو (پرچودیات) پریرنا کرے ارتھات بُرے کامون سے ہٹا کے اچھے کامون مین لگاوے۔ یعنے بھوہ بھوہ سوہ پرمیشور کے نام ہین اور بھرگو اُسے کہتے ہین جو پاک اور پاک کرنے والا متحرک بالذات ہے اور یہی مطلب ترجمہ محررہ تکذیب سے ظاہر ہوتا ہے پس یہ دونو ایک ہین لیکن ویدبھاش کے خلاف ہونیکے قابل تسلیم نہین ہوسکتے۔ کیونکہ دیانند صاحب نے ویدبھاش کے صفحہ ۱۱۲۳ مین اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہی

کہ اے منشو ہم لوگ جیسے (بھور) کرم کانڈ کی ودیا یعنی علم معاملات (بھوہ) اُپاسنا کانڈ کی ودیا یعنی علم عبادات (سوہ) گیان کانڈ کی ودیا یعنی علم تصوف و سلوک حاصل کر کے (یہ) جو (نہ) ہماری (دھیہ) دھانا دتی بودھیون کو (پرچودیات) پریرنا کرے (دیوسے) اُس کامنا کے یوگ (سویتوہ) سمت الیشور بج کے دینے والے پرمیشور کے (تت) اُس اندریون سے نہ گرہن کرنے یوگ پروکشس (بھرگہ) سب دکھون کے ناشک تیج سروپ کا (دھی مہی) دھیان کرین ویسے ہی تم بھی کرو۔ **یعنے** بھور بھوہ سوہ علم معاملات و علم عبادات و علم تصوف کا نام ہے اور بھرگو درد کھونے والے کو کہتے ہین انتہٰے۔ اور جو یہ ترجمہ قابل اعتبار نہین تو وہ بیشک مقبول ہے لیکن اس صورت مین وید بھاش مردود و بے اعتبار ٹھہرے گا اور بہر دو صورت دیانند صاحب اُسی مثل کے مصداق ہونگے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد + اور جب نوبت یہانتک پہنچی تو اشد اختلاف کے سبب دونو پایۂ اعتبار سے ساقط ہین اور معتبر یہ ترجمہ ہوگا جو کہ پُرانی تفسیرون مین لکھا ہے اور وہ یہ ہے (بھور) آسمان (بھوہ) زمین (سوہ) سورگ (ورن) چاند (بھرگہ) سورج اور صدہا مقام مین دیانند جی نے بھی انکے معنی وید بھاش مین یہی لکھے ہین۔

قولہ - اس منتر مین پرمیشور نے اسقدر خوبیون سے بھری ہوئی دعا ہمین سکھائی ہے کہ جسکے کامل بیان کرنے کو ایک دفتر چاہیئے۔

اقول اگر یہ منتر دعا ہے تو مسنی صانع عالم پر حجت نہین ہوسکتا کوئی ایسا منتر پیش کرنا چاہیے جو اُسکے لئے حجت ہوسکے اور ستیارتھ بیبیک مین بحوالہ شنکرا چارج اور سیانا وغیرہ کے لکھا ہے کہ جسوقت کوئی جاٹ گوجر سونار لوہار وغیرہ شودر گایتری کا پہلا مصرعہ زبان پر لاتا ہے یا کان دھر کر سُنتا ہے فی الفور دوزخی ہوجاتا ہے اور اسی طرح جسوقت کوئی برہمنی وغیرہ عورت گایتری کو پڑھتی یا سُنتی ہے اُسی وقت دوزخ مین جاتی ہے اسی واسطے یہ گایتری ایسی نقصان رسان دعا ہے کہ جسکے کامل بیان کرنیکو ایک دفتر چاہیئے اور بھولکر بھی اُسکو پڑھنا اور سُننا ہرگز نہین چاہیئے کیونکہ پڑھنے پڑھانے والا اور سُننے سُنانے والا دونو دوزخی ہوجاتے ہین یہی وجہ ہے کہ برہمن لوگ چپ چاپ ایک دوسرے کے کان مین ڈالدیتے ہین غیر کے سامنے زبان پر نہین لاتے اور مسلمانو کو بھی نہین پڑھاتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

قولہ- اول و دویم و سویم اس شرتی مین (اوم) سرب اُتم نام ہے-

اقول- آپ ناواقفی کے سبب ایسا کہتے ہین اوم گایتری مین ہرگز داخل نہین اگر بیچ مین تو بیجویدہ سے نکالکر دکھادین اور ایک اشرفی مجھ سے لین اگر نہ نکلا تو گایتری کا سرنداردہوا اور فضائل محررہ تکذیب خود ہی باطل ہوئے- تردید کی کچھ ضرورت ہی نرہی- افسوس کہ اوم تک کی خبر نہین جسپر آپ ماہر وید کہاتے اور قرآن سے وید کا مقابلہ فرماتے ہین ؎

تو براوج فلک چہ دانی چیست		چون ندانی کہ در سرائے تو کیست	

علاوہ جزین سرب جگت کرتا اور سرب ادہار یعنی ہر ساکن و متحرک کا پیدا کنندہ پرمیشور کے نام ازروے وید نہین ہو سکتے کیونکہ آریون کے نزدیک لاکھون کروڑ ارواح اوران گنت جسمون کے ذرے اور اُنکے افعال و خواص و صفات خدا تعالی کے پیدا کئے ہوئے نہین ازلی ہین- پس جب وُہ ہی اُسکی پیدائش نہ ہے تو باقی عالم مین ہی کیا رکھا ہے جو کہ پرمیشور نے پیدا کیا ہی اور سروبیاپک اور ابناشی محض پرمیشور کے نام ویدون سے نہین پائے جاتے کیونکہ ہوا و رخلا بھی سب جگہ موجود ہے اور بقول آپکے ذرات اجسام اور ارواح بھی غیر فانی ہین اگر ہوا اور عنصر اور ذرات وارواح وغیرہ کو فانی وغیر موجود مانلین تو پرمیشور ان صفات سے موصوف ہو سکتا ہے مگر خالق و صانع نہین رہیگا- سرب سوامی اور ایشور بھی کوئی بڑھکر نام نہین کیونکہ انکے معنے ہین مالک اور صاحب اس سے تو ہندون کے القاب و خطاب شہنشاہ اور مہاراج و دھیراج وغیرہ افضل و برتر ہین- گیانی اور انتریامی بھی کوئی بڑھیا فضیلت نہین عموماً برہمنون اور جوتشیون کو سوامی گیانی انتریامی کہا کرتے ہین- آریے دیانند جی کو بھی سوامی کہا کرتے تھے تو کیا وہ بھی بزعم اُنکے پرمیشور تھے نہین نہین سوامی کا مادہ اغلب سوم سمجھنے گیاہ ہے کیونکہ ویدون مین سوم کی تعریف ایک تہائی کے قریب ہے اور وید والے سوم نوش تھے- جس طرح پوستی خانہ مین بھنگ بوزہ کی ثنائین ہوتی رہتی ہین ویسے ہی ریوڑ اور گلے چرانے والے سوم کے سبزہ زارون مین ریوڑ چراتے اور سوامی کے گیت گاتے تھے دیکھو مختصر تاریخ اہل ہند مولفہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب البتہ ہرن گربھ و شولیونی وغیرہ پرمیشور کا نام ضرور ہو سکتا ہے چنانچہ اسکا ذکر آگے آئیگا-

قولہ- جو مجسم اور ایک ولیسی یعنی عرش پر یا پانی پر بیٹھا ہوا نہین-

اقول۔ اہل حق کا عقیدہ یہ ہے کہ زمین کی مانند عرش ایک مخلوق شے ہے ایراثی اسی فلک الافلاک کہا کرتے تھے کسی زمانہ مین اُسکے اور پانی کے مابین زمین وغیرہ کوئی شے حائل نتھی اُسوقت جہت کے اعتبار سے تحت کی طرف پانی اور فوق کی جانب عرش تھا اسلئے کہا گیا وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ کہ پانی اور عرش کے درمیان زمین و آسمان وغیرہ کوئی دوسری مخلوق نہ تھی یہ حسب محاورہ عرب استعارہ ہے اور اس مین اضافت تملیکی ہے جیسے کہ تمام اشیا زمین ہے یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ کی زمین ہے اللہ تعالیٰ کا آسمان ہے اسی طرح اُسکا عرش ہے حسب مفہوم جہال و جال وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹھنے کا تخت اور چوکی نہین کہ اُسکے سبب اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتراض وارد ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کمزور اور اسکا محتاج نہین کہ تھک کر اُسپر بیٹھ جائے قرآن کریم نے اُسکی تعریف و صفت کاملہ یون بیان فرمائی ہے کہ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ[ا] چنانچہ اس باب مین کسی کا یہ شعر بھی ہے ؎

تَسَمّٰی اللہُ شَیْئًا لَا کَاَشْیَاءٍ	وَذَاتٌ عَنْ جِہَاتِ السِّتِّ خَالٍ

اسلئے وہ جہت و مکان وغیرہ کا محتاج نہین البتہ از روئے وید و شاستر ابتدائی زمانہ مین وید کا پرمیشور پانیون مین رہتا تھا چنانچہ دھرم شاستر کے پہلے ادھیاء کے دسوین شلوک مین ہے۔

आपो नारा इति प्रेक्ता आपो वै नर सूनवः ।

त्यपद स्या यनं पूर्वं न्ते नारायणः स्मृतः ॥

ترجمہ۔ سنسکرت مین پانی کو نارا کہتے ہین اور اس عالم سے پہلے پانی پرمیشور کا گھر تھا اسواسطے پرمیشور کو نارائن کہتے ہین اور وشن سہیسر نام کے ترجمہ مین لکھا ہے کہ نارائن پرمیشور کا نام دو وجہ سے ہے۔ اول یہ کہ وہ بصورت نر یعنی مرد ہے عورت نہین دوسرے اُسکا گھر پانی ہے اگر اس سے درگزر کر ویدون کے حامی آریون کے پیر کی کتاب دیکھی جائے تو وید کے صانع

[ا] وہ اللہ تعالیٰ دائم اور قائم بالذات اور باقی جملہ موجودات کا مدبر اور نگہبان جسکو کبھی سستی اور نیند نہین آتی کہ انکا وغیرہ کا محتاج ہو اُسی کے تصرف اور ملک اور خلق مین ہے عرش و فرش اور زمین و آسمان وغیرہ اور جو کچھ اس مین ہے اُس اللہ کی شبیہ و مثل مانند و نظیر کوئی شے نہین وہ ہر چیز کی سُنتا اور سب کو دیکھتا ہے[۲] اللہ اُسکا نام ہے جو کسی شے کی مانند نہین اور اُسکی ذات شش جہت کی قیود ذات سے پاک ہے اسلئے کہ اُسکا جسم نہین۔ ۱۲

کی ہستی اس طرح معلوم ہوتی ہے دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۷۔

जिसमें सब आकाशादि भूत बसते हैं और जो सबमें वास कर रहा है इसलिये परमेश्वर का नाम वसु है ॥

یعنی پرمیشور دنیا مین اور دنیا پرمیشور مین آباد ہے اسواسطے اُسکا نام بسو ہے اور وید بھاش بھومکا صفحہ ۱۲۳ مین بضمن وید منتر مرقوم ہے۔

जिसमें येह सब भूत अर्थात् लोक ठहर रहे हैं उसी परमेश्वर में सब ज्ञानी लोग भी सत्य निश्चय से मोक्ष सुख को प्राप्त होके जन्म मरण आदी आने जाने से छूट के आनन्द में सदा रहते हैं ॥

یعنی پرمیشور مین تمام مخلوق کا قیام و قرار ہے اور اہل عرفان مرکر اُسی مین جا گھُستے ہین اگرچہ اسپر یہ سوال آتا ہے کہ جب ہر نیک اور بد اُس مین خود ہی ٹھہرا ہوا ہے تو پھر نجات پاکر اُس مین ملجانے کے کیا معنے اور سوجو کو ڈھونڈھنا اور ملے ہوئے کے ملاپ کی تلاش سے کیا مطلب تو بھی قطع نظر اسکے ہمارا مدعا ثابت ہے کہ پرمیشور گھڑے کی مانند ایک ظرف ہے اور پانی کی مانند تمام مخلوقات اُس مین بھرپور ہے اور وہ جملہ مخلوقات کو پیٹ مین دیے ہوئے اپنے گھر بیٹھا ہے اور اُسکا گھر پانی ہے پس از روئے وید ثابت ہوا کہ پرمیشور مجسم اور ایک وشیی یعنی پانی مین رہنے والا ہے خدانخواستہ اگر کسی آبی جانور ناکہ وغیرہ کی بھینٹ ہو گیا تو اس دُنیا کا قصہ تمام ہے۔

قولہ جو جہل اور لاعلمی سے پاک اور غفلت و کمزوری و فریب سے صاف ہے۔

اقول ابھی اسکا ثبوت کیا ہے وہی اوم کہ جسکا گایتری مین پتہ نہین اور الغرضی کوششون سے اسم ذات بنایا جاتا ہے حالانکہ وہ معنی کی رُو سے افتتاحی اور اختتامی لفظ ہے۔

قولہ اپنے احکام بدلنا گیانمی ہونیسے اُسپر الزام ہے۔

اقول۔ احکام بدلنا عین حکمت و سراسر مصلحت ہے اثناے مرض مین طبیب بھی دوا بدل ڈالتے ہین اور یہ اُنکی کمال حذاقت کا نتیجہ ہے لاعلمی و غلطی پر مبنی نہین۔ مریض کی حالت اور وقت کے تغیر و تبدل پر موقوف ہے۔

نظارۂ قدرت سے عیان ہے کہ حالت زمانہ تغیر وتبدل سے محفوظ نہین اور جیسا تغیر پیش آتا ہی ویسا ہی کوئی سامان اُسکے واسطے اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے اگر اسکو بھی ان جاہلون کی طرح علم یا عقل کے خلاف مانا جائے تو پرمیشور کا کوئی فعل بھی قابل اعتماد نرہیگا اور یہ صحیح نہین کیونکہ کلیہ ہی کہ حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا پس جس طرح وہ زمانہ کی حالت کے موافق اپنے ظاہری احکام بدلتا رہتا ہے اسی طرح انسان کی بہبودی وروحانی انتظام کے واسطے اندرونی حالات بھی بدلتا رہتا ہے اسپر قرآن شریف ناطق ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کہ اللہ تعالیٰ اُسکی گنجائش اور سمائی سے زائد کسی پر بوجھ نہین ڈالتا۔ مطلب یہ کہ قرون ماضیہ کے لوگ جن روحانی امراض مین مبتلا تھے اُنکے واسطے شفا بخش نسخے اُس وقت کے معالجون کی معرفت اُنہین عطا فرمائے اور اس زمانہ کے مریضون کی حالت موافق صحت بخش مفرح اور شفا ورحمت کے نسخے حکیم حاذق طبیب صادق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت اُنکے پاس پہنچائے اور سب کو حلال وحرام کفر واسلام کا فرق بیع وشرا کا دستور طرز عبادت وریاضت طریق سفر وسیاحت سکھا دیا اور قوانین سیاست وتمدن وغیرہ احکامات وہدایات ورسومات سے آگاہ کر کے جتلا دیا کہ ھٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِیْمًا وید بنانے والے کی مانند سب کو ایک ہی بید سے نہین ہانکا۔ اگر وید والے احکامات مین قرآن سے مقابلہ کرین یعنی نکاح کے احکام کے مقابل وید سے بیاہ کے احکام اور بیع وشرا کے مقابل بیچنے کھوچنے کے مسائل وغیرہ پیش کرین تو سب پر عیان ہوجائے کہ ویدون مین الٰہی تعلیمات اسقدر روحانی وجسمانی ہین اور معاملات کے احکامات اسقدر ہین اور قرآنی تعلیم کے مقابل اُنکی کتنی منزلت اور وقعت ہے خالی باتون سے تو یہی ثابت ہوتا ہی کہ مرے باپ کی موائی آنکھین ؎

چو در بستہ باشد چہ داند کسے	کہ گوہر فروش است یا پیلہ ور

اور مین نے جہانتک دیکھا ہے مجھکو عبادات ومعاملات کے باب مین وید مطلق گونگا بلکہ بے زبان معلوم ہوتا ہے زمرۂ مکذبین اُسکی حمایت مین ناحق وقت کھوتا ہے۔

قولہ جو ماتا کے حمل مین نہین آتا۔

اقول۔ بقول پاگولک جی مصنف وید کوئی یونی (رحم) اُسکی تشریف فرمائی سے خالی

نہین (اسکا بیان بھی عنقریب آتا ہے - بھلاجی جبکہ پرمیشور کی ذات گولر کی مانند خود ہی شکم مادر مین رہی ہے اور رجل دیوتا کے پیٹ مین پڑ رہی ہے تو پھر یہ کہنا کہ جو ماتا کے حمل مین نہین آتا چہ معنی دارد - اور اُسکو ہرنہ گربہ کیون کہتے ہین - دہرنی کے حمل سے ظہور پکڑنے کے سبب)۔

قولہ - جسکی جناب مین سفارش و شفاعت و رشوت و ڈالی لیجانا جرایم کبیرہ سے ہے -

اقول - لیکن منتر پڑھ پڑھ اُس رودّر کو منانا پوری کچوری اور میوہ اور گھی بذریعہ آتش اُسکے پاس پہنچانا اور سوم کی منشی شراب پلا پلا تالابون کی مانند اُسکا پیٹ پھولانا اور یہ کہنا کہ اے بوڑھے لاٹھی کے سہارے سے چلنے والے پرمیشور تو ہی ہمارے بابون کا باپ ہے تو ہی مان ہے تو ہی بیٹا ہے تو ہی جورو ہے تو ہی خصم ہے ہمارے تھوڑے دیے کو بہت سا جان اور خوش ہو کر پی - یہ رس تیرے ہی واسطے مصفی و شستہ نکالا گیا ہے - شاید یہ رشوت اور سفارش اور خوشامد مین محسوب نہین بلکہ عین نجات کا باعث ہے اور اس معترض لغو گو کی عقل پر آفرین کہ یہان سفارش اور ڈالی کو رشوت قرار دیکر عیب مین شمار کرتا ہے اور خود ہی اپنے خبط مین بحوالہ رگوید منتر کے دکشنا دینے کو باعث نجات و بخشش گنتا ہے دیکھو نسخہ خبط صفحہ ۳۰۷ - اور وہ یہ ہے "گیان روپ یگیہ اور آتما روپ دربیہ کی پرمیشور کو دکشنا دینے سے جیو نجات اور مخلصی مین خوش رہتے ہین" سچ ہے چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

یا یہان پر وید کے پرمیشور سے بھی غلطی ہو گئی ہے کہ دکشنا لیکر نجات دینے کو اپنی صفت کاملہ بنا کر جرم کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے البتہ قرآن مین ضرور لکھا ہے وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ - ترجمہ - اور ڈرو اُسدن سے کہ کوئی جیو کسی جیو کے کام نہ آئیگا اور نہ اُسکی سفارش منظور ہوگی اور نہ اُس سے رشوت لیجائیگی اور نہ اُسکو مدد دی جائیگی - افسوس ہماری چوری اور ہمسے ہی سینہ زوری

قولہ جسکو جبرئیل و میکائیل وغیرہ وحی پہنچانے اور رزق رسانی کا محتاج بنانا جہالت ہے۔

اقول - جس طرح وید رسانی کا ذریعہ چار رشیون کو ماننا اور رزق رسانی کا وسیلہ آب و ہوا سورج وغیرہ کو جاننا اور ہوم کو استسقا کیلیے کافی دوا و دعا سمجھنا آپکے نزدیک عین علمیت ہے

اسی طرح وہ ذرائع کہ قرآن سے ثابت ہین صحیح ہین اور ہر ایک کو اُسکے موقع پر عرض کیا جائیگا اور دام جہالت مین مبتلا ہو جانیکے سبب چونکہ ان آریون کو حضرت جبرئیل وغیرہ ذرائع سے عداوت ہے اور ان وسیلون سے محبت ہے اسلئے یہ اعتراض حسد پر مبنی ہے اگر سب کے سب ذریعے باطل ہین تو اہل تکذیب کے خبطی ہونے مین شک نہین - افسوس سے سخن شناس نئے دلبرا خطا اینجاست -

قولہ - فضیلت چہارم یہ عام قاعدہ ہے کہ جسکو جو پیار کرتا ہے دوسرے کے دل مین اُسکی محبت اتنی ہی اثر کرتی ہے اور توجہ و الفت بڑھتی ہے -

اقول - پہلے بھوہ کے معنے جان سے پیارا اور پرمیشور کے تن مین دل کسی لغت یا شرح کی پوتھی سے ثابت کرین بعدہ یہ عام قاعدہ لکہین - بفرض محال نکل بھی آئے تو آیہ شریفہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ کے روبرو ہیچ ہے اور اس آیت شریفہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ایمان والون کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت احاطۂ حد و حساب سے افزون تر ہے -

قولہ - فضیلت پنجم تمام دکھون سے چھوٹ جانیکا نام نجات اور راحت کامل ہے -

اقول - سو وہ بقول آپکے روح حاصل نہین کر سکتی دیکھو تکذیب صہ ۲۲ اسواسطے وید پر ایمان لانا اور ایسی ایسی فضیلتون کا سُننا سُنانا لاحاصل ہے - اور فضیلت ششم و ہفتم و ہشتم مین کوئی نئی بات مرقوم نہین ہوئی کہ جواب دیا جاوے -

قولہ - کسی محمدی کو اگر آپ ہزار کہین کہ خدا نے دنیا کے گمراہ کرنیکے واسطے شیطان مقرر نہین کیا یہ غلط تعلیم ہے وہ قہر و جبر غضب و مکر سے پاک ہے اس واسطے قہار جبار نہین اور نہ وہ مکار ہے مگر وہ کسی طرح نہین مان سکتے -

اقول - محمدی لوگ کتنا ہی آریون جاہلون کو سمجھاوین کہ دنیا کو گمراہ کرنیکے واسطے خدا نے شیطان کو نہین بھیجا اور قرآن شریف مین بھی یہ کہین نہین لکھا کہ خدا نے شیطان گمراہ کرنے کے لئے پیدا کیا ہے - اور قہر مصدر کے معنے غلبہ اور قوت ہین اُسکا فاعل قاہر بمعنے غالب و طاقتور صفت مبالغہ کا صیغہ قہار بمعنے سرو شکستان اور قادر مطلق ہے اور جبر کے معنے سنوارنا اصلاح کرنا و مجرد اصلاح ہین اُسکا صفت مبالغہ کا صیغہ جبار بمعنے بہت بڑا اصلاح کرنیوالا اور اچھی طرح

سے سنوارنے والا ہین قَالَ عَلِیٌّ یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ ترجمہ کہا حضرت علی نے دعا مین اے ہر شکستہ کے درست کرنیوالے اور مکر کے معنے عربی زبان مین مخفی تدبیر اور نہائت باریک تجویز اور فریب کی سزا دینا چنانچہ عربی لغت کے امام ابن الاثیر نے لکہا ہے مَکْرُ اللّٰہِ اِیْقَاعُ بَلَائِہٖ عَلٰی اَعْدَائِہٖ دُوْنَ اَوْلِیَائِہٖ یعنی مکر اللہ کے معنے ہین اللہ نے دشمنان خدا پر بلا ڈالی وَقَالَ اللَّیْثُ اَلْمَکْرُ جَزَاءٌ یعنی مکر عمل کا پہل ہی ماکر مکر کا اسم فاعل بمعنے مدبر اور باریک تجویز کرنے والا اور بڑا بو راہد بر خیر کے لفظ کے ساتھ آیہ شریفہ مین واللہ خیر الماکرین وارد ہوا ہے اگر مکر کے معنی برے ہوتے تو اسپر خیر کا لفظ لانیکی کیا ضرورت تہی اور کید کے معنے بہی یہی ہین نیز جنگ اور جنگ کی تدبیرین کرنا اور یہی آیات محررہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰہُمُ الْاَخْسَرِیْنَ - ترجمہ - جب منکر تیری نسبت خفیہ تدبیرین کر رہے تہے کہ تجہے قید کر لین یا شہر بدر کر دین یا مار ڈالین اور اللہ تعالیٰ بہی تدبیرین کر رہا تہا آخر کو اللہ تعالے کی تدبیر غالب آئی اور منکرون نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ضرر پہنچانا چاہا۔ پس ہمنے انہین کو ذلیل کیا مگر وہ کبہی نہین مان سکتے یہی کہینگے کہ شیطان کوئی چیز نہین اور مکر کے یہی معنے ہین جو کہ ہندؤن کے فہم ناقص مین آرہے ہین۔ نیکی کا خالق خدا ہے اور بدی کے ہم ہین۔ اپنے رحم اور فضل سے پرمیشور کسی کو کچھ نہین دیتا ہم خود ہی اپنے اعمال کے زور سے دکہ سکہہ پا رہے ہے اور اس عالم کا کام چلا رہے ہین بالفرض اگر ہم نہوتے تو پرمیشور بہی اپنا سا منہہ لیکر بیٹھ رہتا۔

قولہ۔ فضیلت نہم یہ ارشاد وید مقدس کی ایک اعلیٰ فضیلت اور پاکیزگی کا راہنما ہے۔

اقول۔ کیون نہو بسوا متر کی تصنیف بہی ہے مگر وید مین اسکا وظیفہ کرنیکا حکم کہین نہین لکہا۔

قولہ۔ اے پرمیشور عید کی بہیڑ بکری تیری خوراک نہین۔

اقول۔ بہلا اس غلط خیالی کا بہی کچھ ٹہکانا ہے حالانکہ اس کا جواب خود قرآن مین ہے لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُہَا وَلَا دِمَاءُہَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کو قربانی کا گوشت اور لہو نہین پہنچتا لیکن تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے البتہ وا یو پرمیشور کو اگنی کی بیٹی سواہا کے ہمدست حلوا پوری ضرور پہنچتی ہے اور وہی اگنی گہوڑے اور انسان اور گائے قربان کراکر انکے لحم پر

شحم سے پیٹ بھرتا ہے۔ اُسی کا پیٹ سوم کا منشّی عصارہ پی پی بڑے تالابون کی مانند پھولتا ہی اُسی کی جلن اور سوزش جگر فرو کرنے کو سوم وغیرہ بوٹیون کا عرق منشّی نکالا جاتا ہے اور وہی ڈالی اور رشوتون کا محتاج معلوم ہوتا ہے۔

वाय वाया हिद शी ते मे सोम अरं कृ ताः। तेषां।

पाहि श्रुधी हवम

پوتھی آریہ بھوین صفحہ ۳۴ مین اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ اے وایو رشی تم اپنی عنایت سے ہمکو میسر ہو۔ ہم لوگون نے اپنی طاقت سے سوم کا بہت عمدہ عصیر نکالا ہے اور جو عمدہ چیزین ہماری ہین (لڈو۔ برفی۔ کھیر وغیرہ) ہمنے وہ بھی بہت اچھی طرح سے بنائی ہین اور سب آپکے روبرو حاضر ہین اُنکو قبول فرمایئے ہم دونو (پرمیشورون یا وید کے مصنفون) کی ناداری پر خیال کرکے جیسا باپ کو بیٹا ایک ادنیٰ سی چیز دیتا ہے اور اُسپر وہ پھولا نہین سماتا ویسے ہی آپ ہمپر خوش ہووین یعنی تھوڑے دیے کو بہت کچھ جانین۔ فائدہ اس منتر سے اسکے علاوہ یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ منتر دو شخصون کی تصنیف ہے یا پرمیشور دو ہین اور دونو وایو دیوتا کے پوجاری۔

قولہ حقیقی دعا اور اُپاسنا وہی ہے کہ جسکے کرنے سے دل مین کسی طرح کا شک نہ ہے۔

اقول۔ پس وہ دعا سورہ فاتحہ ہے گایتری مین خود شک ہے اور شک والی چیز سے شک رفع نہین ہو سکتا بلکہ اور بڑھتا ہے اور جیسا کہ تسکین بخش اور تسلی دہ قرآن شریف کا یہ فرمان لطیف ہے (اُجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین دعا التجا کرنیوالے کی سُنتا ہون جسوقت وہ مجھے پکارتا ہے پس سب کو چاہیے کہ مجھ ہی سے اجابت چاہین اور مجھ پر ہی یقین رکھین تاکہ اُنکو راہ سوجھے) وید مین ایسا فقرہ ایک بھی نہین عوام کالانعام خواہ مخواہ بھیڑ بکری چگانے والون کے گیت گاتے ہین۔

قولہ۔ قرآن مین شیر و شہد و شراب اور پانی کی نہرون اور حور و غلمان کے آنار پستانون اور مہ رخسارون کے سوا روحانی سرور کا نشان ندارد ہے

اقول۔ روح چونکہ جسم کے بغیر ناکارہ ہے چل پھر نہین سکتی اور نہ کسی طرح کا ذوق و سرور حاصل کر سکتی ہے اسلیئے روحانی سرور حاصل کرنیکے لیے جسم کا ہونا بھی ضروری ہے پس جس طرح اس جسم کیساتھ شامل

ہوکر اُسنے نیک بد عمل کیے ہین اسی طرح اپنے قدیمی رفیق سمیت شیر و شہد وغیرہ ماکولات اور حور وغیرہ مستورات انعام خداوندی سے ذوق و سرور حاصل کریگی آریے اُس سے بیشک محروم ہین کیونکہ اُنکے نزدیک آواگون سے مخلصی پانے اور روح کے بیکار ہوجانیکا نام نجات اور راحت کامل ہے غلمان کو آنار پستان بجز اہل طغیان کے کسی نے بیان نہین کیا اور نہ وہ ایسے ہین یہ آپکی واقفیت اور لیاقت کا ثمرہ ہے کیونکہ وہ منکران و معترضان اسلام وغیرہ کفار کی اولاد سے خورد سالہ بچے ہونگے جو کہ قبل از بلوغ ملک بقا کو سفر کر گئے اور شرک و کفر کرنا نہین پایے اور کچھ بصورت اَمرد جنت مین پہلے ہی سے موجود ہین۔ یہ سب جنّت کی زینت اور اہل جنّت کے خدمتگزار غلام ہونگے۔ معترض اصل حقیقت سے واقف نہین۔

قولہ۔ اور صدہا مقامون مین تعشق آمیز بیانون سے بار بار اظہار کیا گیا ہے۔

اقول۔ سچے اور واقعی اخبار و آثار کو بار بار سُنادینا اور بہشت کی نعمتون وغیرہ کی تعریف بلا مبالغہ فرمادینا تاکہ ناواقف لوگ آگاہ ہوجاوین اور عاملین کامل طور سے خوشخبری پاوین کچھ معیوب نہین۔ عین مصلحت ہے۔ اگر ویدون مین بھی ایسا ہی لکھ رہا ہے کہ نیک عمل کرنیوالون کو اگلے جنم مین بہتر مال عمدہ چیزین خوبصورت بچے حسین عورتین اور ایسی ایسی مصاحبین ملینگی کہ خلقت اُنہین روئے زمین پر یکتائے زمان گنیگی۔ تو اسوقت تناسخ کے قائلون کو اموال و دولت زن و فرزند جاہ و جلال جو کچھ مل رہا ہے گزشتہ جونون کے اعمال کا نتیجہ اور ثمرہ ہے اور بہشت مین مومنون کو جو کچھ ملیگا وہ بھی اُنکے اعمال کا پھل ہوگا نمعلوم جاہل لوگ آواگون کے نتائج پر کیون نہین اعتراض کرتے اور جنّت کی نعمتون پر معترض ہوتے ہین حالانکہ دونو مقام مین انعام موجودہ و موعودہ نتیجہ عمل عامل ہی یا خدا کے فضل سے حاصل ہے رہی تعریف حسن زنان اور تعشق آمیز داستان گو شیرین ہے یا فرہاد ہے وید ہر باب مین سب کا اُستاد ہے بی بی اور باندیون راجا اور رانیون آقا اور بندون پرندون اور چرندون چاند اور سورج وغیرہ ستارون بجلی بادلون کرہون اور عنصرون وغیرہ کی تعریف و توصیف جو کچھ اور جیسی کہ ویدون نے گائی ہے قوالون اور ڈومون اور بھاٹون سے بھی سُننے مین کم آئی ہے قرآن کا نام ناحق بدنام ہے اور وید پر اسکا حصر کلی اور پورا اختتام ہے۔ ناظرین خبط کے منترون کا جواب ملاحظہ فرمائین۔ اہل حق کا تو یہ گمان ہے کہ ویدون کے

مقابل بہار دانش بھی ابجد خوان ہے چنانچہ مشتے از خروارے یہان بھی عرض کرتا ہون۔

मनेवंपुत्रं पृथिवीपुरीष्यमग्निं स्वे योनावभारुखा ।

तांविश्वैर्देवैर्ऋतुभिः संविदानः प्रजापतिर्विश्वकर्मा विमुञ्चतु ॥

یہ یجر وید کے بارہوین ادھیا کا اکسٹھوان منتر ہے جسکا ترجمہ دیانندی بھاش مین اس طرح منور ہے جو عورت جاننے قابل زمین کی مانند برتنے والی عقلمند اپنی یونی یعنی رحم مین لپشٹی کارگ گنون مین ہوئے بجلی کی مانند اچھے پرکاش سے یکت گربھ روپ فرزند کو ماتا کی مانند پشٹ یا دھارن کرتی ہے اسکو پرمیشور ہر دُکھ سے بچاوے اور اسی ادھیا کے منتر پچیس مین ایک عورت کو پرمیشور اس طرح سراہتا ہے۔ جو عقلمندون کی روٹیان پکانیوالی اور دودھ دوہنے والی غلامون والی کومل بدن اور پتلے پتلے اعضا والی بہت ہی خوبصورت عورت دوسرے جنم مین جلے کے تا آخر۔ اور یجر وید کے پندرہوین ادھیا کے دسوین گیارہوین بارہوین تیرہوین منتر مین ہے کہ اے عورت تیرا مرد جیسا کہ روشن ہے ویسے ہی تو بھی ملک مشرقی کی رانی ہے۔ اے عورت تو سمت جنوب کی مانند روشنی بخش ہے۔ اے عورت تو جانب جنوب کی مانند ہر چیز کو روشن کرنیوالی ہے اے عورت تو سمت شمال کی مانند تمام خلا کو نور سے بھرنیوالی رانی ہے یعنی ویدون کے نزدیک تمام دنیا عورتون کے حسن سے روشن ہے۔ نہ معلوم یہ آریے حورون کی تعریف سے کیون چڑتے ہین حالانکہ وید کے پرمیشور جی غیر منکوحہ عورتون اور عام رانیون کے سراپا محافل اغیار مین پڑھتے ہین۔

قولہ۔ فضیلت یازدہم سینسار مین جتنے مذہب ہین عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگا اپنا اصول جانتے ہین اور اُن مین سے فسٹ نمبر محمدی مذہب ہے۔

اقول۔ اہل تکذیب ازراہ حسد اس طرح کہتے ہین درحقیقت محمدی مذہب کا مدار اور قرآن شریف سمجھنے کا انحصار عقل پر ہے وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۔ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۔ یعنی قرآن مین جو کچھ مرقوم ہے وہ اہل فہم کیلئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے جو اُسکو سمجھے وہی نوری اور بامراد ہی اور جو شخص عقل سے عاری ہے اُسی پر قرآن سمجھنا بھاری ہے اور وہی پابند جہالت و خواری ہے۔

قولہ۔ مصنف اعجاز محمدی صفحہ ۱۹ مین لایا ہے کہ اہل شرع نے درس معقول فلسفی سے منع فرمایا ہی۔

اقول۔ صاحب اعجاز کا یہ قول صحیح ہے جو فلسفہ قرآنی فلسفے کے خلاف ہے اور اُسکا درس واقعی قبیح ہے اور وہ معقول کہ نامعقولون نے بنایا ہے اُسکے پڑھنے سے اہل شرع نے منع فرمایا ہے خصوصاً وہ فلسفہ کہ جسکی عنایت سے آریہ بلائے شرک و کفر مین مبتلا ہین اور دہریہ پن وغیرہ پر دل و جان سے فدا ہین۔ اگر اہل تکذیب کے نزدیک ہر ایک فلسفہ قابل تسلیم ہے تو اُنکا سینہ فلسفہ اہل اسلام سے دو نیم ہے کیون نہین پڑھتے علی ہذا ہر ایک کلام منقول منقول ہے تو نیائے درشن وغیرہ معقول موجود بھی منقول ہے قابل تسلیم نہین لائق تعلیم نہین کوئی ذاتی معقول بنائین اور اسکے حکم و علم موافق عمل کی ٹھہرائین اور اگر ہر ایک منقول بھی معقول ہے تو آریون کو اپنا فلسفہ سب سے مستثنےٰ کرنا خطا ہے اور دوسرون کے معقول پر اعتراض کرنا جفا ہے۔

قولہ۔ ہر ایک سچائی کا عاشق پرچودیات کو مبارک لفظون سے روحانی اتحاد کا سبق سیکھ سکتا ہے۔

اقول۔ یعنی ان حرفون سے بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ گایتری خدائے صمد و بے نیاز کا کلام نہین کسی ذلیل و خوار بے خرد آدمی کی التماس ہے کہ کہتا ہے وہ سویتا دیو (دھیو یونہ پرچودیات) ست کی طرف ہماری عقلون کو پھیرے اگر دیو دن کا دیو ہی خود ایسا فرماتا ہے تو ثابت ہوا کہ وہ بڑا ہی محتاج و مخبوط الحواس ہے کہ اپنی عقل غیر سے پھرواتا ہے اور سویتا دیو بڑا بھاری حاذق ہو کہ ویدکے پیشو کی عقل کو پھیرتا اور مجنون کو عاقل بناتا ہے اور یہ عبارت کہ ست کی طرف پھیرے اور بُرے کامون سے ہٹاوے۔ یہ پرچودیات کا ترجمہ نہین۔ مترجمون نے دُم لگا دی ہے کیونکہ اسکا مادہ چود بمعنے پھیرنا سنسکرت زبان مین آیا ہے اسلئے یہ گایتری بڑی نقصان رسان دُعا ہے اُسکے پڑھنے سے پیشو کی علمیت و دانائی مین بٹا لگتا اور فرق آتا ہے۔

قولہ۔ رگوید مقدس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ گیانی بُدھ بڑھاتا ہے بُدھ کی ترقی اور معقولیت کی شانتی بڑھانیکی پرارتھنا کرنی چاہیئے۔

اقول۔ جہانتک ویدون کو الٹ پلٹ کر دیکھا گیا اس اشارہ کا اُس مین پتا ہی نہین اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اس مضمون کا کوئی وید کا منتر ہوتا تو معترض یہان ضرور ہی لاتا۔ پس دعوے بے دلیل قابل تعمیل نہین۔

قولہ۔ نوٹ نوٹ صفحہ ۶۳۔ ایک مولوی غلام علی صاحب بڑے فاضل امرتسر مین رہتے ہین مین ایک دفعہ

اُنکی ملاقات کو گیا اُسوقت مولوی صاحب مسجد مین اپنے شاگرد کو سبق پڑہا رہے تھے کہ یشعیاہ نبی نے بسبب شام ہوجانیکے آفتاب کو کہا کہ کھڑا رہ میرے کام مین ہرج ہوتا ہے چنانچہ وہ کھڑا رہا غروب نہوا مین نے عرض کی کہ آپ فاضل آدمی اور منقول و معقول سے واقف پھر ان باتون کی آپ کیونکر تعلیم دیتے ہین - اول تو مولوی صاحب حیلہ حوالہ مین ٹالتے رہے بعد تھوڑی دیر کے اقرار کیا کہ اگر ہم نہ مانین تو لوگ ہمین کافر جانین -

اقول - بھلا اس جھوٹ کا بھی کچھ ٹھکانا ہے مین نے مولوی صاحب سے خود دریافت کیا کہ سطور پھررہ تکذیب کہانتک صحیح ہین اُنہون نے بجواب اسکے یہ کہا کہ ہم محرر تکذیب کی صورت سے بھی واقف نہین چہ جائیکہ گفتگو ہوئی ہو اور دشمن دین حق ہمارے پاس ہی کیون آنے لگے تھے یہ مثل مشہور ہے ؎

سگ را بہ مسجد چہ کار + ؎

جانب توحید ہر طالب کو آنا چاہیے
خضر رہ قرآن و سنت کو بنانا چاہیے

واحد برحق کی جانب لو لگانا چاہیے
اور دوئی کا کھٹکا دل سے مٹانا چاہیے

لذت عشق بتان مین کر کے ضائع نقد عمر
جوہر قدسی نہ مٹی مین ملانا چاہیے

سنترون پر پنڈتو تج دیکھے دل اس دیر مین
قشقہ حسرت نہ ماتھے پر لگانا چاہیے

غیر کو گھر مین بلانا روسیاہی ہے صریح
باحیا کو اس عمل سے باز آنا چاہیے

فانی اشیا سے محبت ہے جہالت اور فضول
شاہد باقی کو کام جان بنانا چاہیے

پیش بت شور و فغان وحشت ہے اور دیوانپن
حق کے آگے خاک پر سر کو جھکانا چاہیے

نور قرآن سے ہوا روشن جہان جون آفتاب
منکرون کو مثل شپر منہ چھپانا چاہیے

لو لگا کر شمع رہ ہوئے وید سے ہمچون پتنگ
اب مرغ جان و ایمان کو جلانا چاہیے

جانے بوجھے حق سے پھر کے ترنوالون کیلیے
بندۂ زر شکم پرور بن نہ جانا چاہیے

راہ حق پر ہر طرف سے رہزنون کا زور ہے
نقد ایمان کو بہر صورت بچانا چاہیے

آریون کو عقلی و نقلی کوئی کافی ثبوت
وید کی تصدیق پر فی الفور لانا چاہیے

عامیون کے جی لبھانے اور نقدی کیلیے
فرضی باتون سے نہ کام اپنا چلانا چاہیے

ہر گھڑی کہتے ہین اُنکے لااُبالی رنگ ڈھنگ
اس چمن مین کوئی تازہ گل کھلانا چاہیے

حسن و خوبی یا صداقت بت پرستی کے سوا صورت گل غنچۂ دل ہر موحد کا کھلا	وید مین گر ہے تو ہمکو بھی دکھانا چاہیے جائے نغمہ بلبلو قرآن سنانا چاہیے

جوش کھاکر خوف حق سے مثل دریا واعظا
خون دل آنکھون سے رو رو کر بہانا چاہیے

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۳

قولہ۔ وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی تا مِنْ آیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی۔

اقول۔ ان آیتون کے ترجمہ مین اہل تکذیب نے بہت کچھ غبن کیا ہے اور بلا وجہ ہستی صانع عالم کی دلیل سمجھ لیا ہے حالانکہ اُن مین رویت جبرئیل اور کارخانہ قدرت کے عجائبات کے نظارہ کا بیان ہے اور طرہ یہ کہ مضمون مذکور مندرجہ تکذیب بھی ناتمام ہے جسپر انکی جانب سے بیہودہ بکواس اور فحش کلام ہے اور صحیح یہ ہے وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی نجم کی قسم ہے جسوقت وہ چڑھتا ہے یا ڈوبتا ہے وَمَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی تمہارا صاحب راہ ہدایت سے بھولا ہے نہ بھٹکا ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اور نہ اپنی خواہش سے بولتا ہے اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی نہین یہ قرآن مگر وحی کیا گیا عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْمِرَّۃٍ اُسکو وہ قرآن بڑی قوت والے خوش منظر یعنی جبرئیل نے سکھایا ہے فَاسْتَوٰی وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی پھر وہ خوش منظر اپنی اصلی صورت پر مستوی ہوا اور وہ مشرق کی طرف اونچے کنارے (آسمان) پر تھا ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی پھر وہ اور نزدیک ہوا اور زمین کی طرف لٹک آیا (یعنی غار حرا کے قریب آگیا) فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور رہگیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل ع کے درمیان دو کمانون کے چلّے کا فرق فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی پس حکم پہنچایا اُسنے اللہ کے بندے آنحضرت کو جو اللہ تعالیٰ نے اُسکو وحی کیا تھا مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی دل نے نہ جھٹلایا جو کچھ آنکھون سے دیکھا تھا یعنی آنکھ نے دیکھا دل نے تصدیق کیا اَفَتُمَارُوْنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی او منکرو کیا اب تم جھگڑتے ہو آنحضرت صلعم کے دیکھنے پر وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی حالانکہ آپ جبرئیل کی اصلی صورت کو پھر بھی دیکھ چکے ہین عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی انتہا کی بیری کے پاس یعنی جہانتک زمین سے جانیوالی

چیزین رہجاتی ہین عِندَھَا جَنَّۃُ الْمَاوٰی اُسی بیری کے قریب جبرئیل وغیرہ فرشتون کے رہنے کی جگہ ہے اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی اُسوقت اُس بیری کو ڈہانک رکھا تھا یعنی جس طرح آبی جنگل مین ہرے بھرے درختون کو کرم شب تاب ہر طرف سے گھیرے رہتے ہین اور سبز پتون و اُنکی سُرخ دمک سُنہری چمک سی معلوم ہوتی ہے اس طرح اُس بیری کو نورانی کرمون نے ڈہانک رکھا تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی آپکی آنکھ نے سرکشی اور کجی نہ کی یعنی سب کچھ دیکھا اور دیکھا چوندہ نہوئی۔ لَقَدْ رَاٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی علاوہ برین آنحضرت نے دیکھے اپنے رب کی قدرت کے بڑے بڑے نمونے انتہے۔ یہانتک کہ ذکر رویت جبرئیل وعجائبات قدرت تھا۔ اہل تکذیب نے ہستی صانع عالم کی حجت قرار دے لیا ہے اور اس سے آگے جو ہستی صانع عالم پر حجت ہو سکتی تھین ان آیات کو چھوڑ دیا ہے۔

قولہ۔ اے ناظرین یہ اُس رات کا ذکر ہے جسکو محمد یان ۱۸ سال کی بتاتے ہین۔

اقول۔ قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام لطیف مین شب معراج کی نسبت اٹھارہ سال کا اقرار نہین اسلئے شاعرون کی تک بندیان قابل اعتبار نہین۔

قولہ جسکی تشریح فیضی کرتا ہے ؎

بنہاد دران بلند پایہ منہاج	ہفتاد ہزار پایۂ معراج

پھر آگے چلکر کہتے ہین۔ چنانچہ ایک مفسر فرماتا ہے ؎

کلام سرمدی بے نقل بشنید	خداوند جہان بے جہت دید

اقول۔ بزعم باطل مؤلف یہ شعر قرآن کا ترجمہ یا کسی مفسر کا کلام ہے اور حقیقت مین شاعر کا خیال ہے سو شاعرون کے خیالات پر آنجناب دل نہ دھرین آیات محررہ تکذیب پر جو کچھ اعتراض ہون شوق سے کرین انشاء اللہ سے بھی جواب کافی وشافی دیا جائیگا۔ زینہ لگاکر آسمان پر چڑھنے اور سدرۃ المنتہے سے گھوڑا باندھنے اور آنحضرت صلعم کے لنگ آنے اور خدا صاحب اور اُسکو رسول صلعم کے درمیان دو کمان کا فرق رہجانے اور صلاح پوچھنے یا مشورہ لینے کا ذکر قرآن و حدیث صحیح مین ہرگز نہین آیا اہل تکذیب ہی قساوت قلبی اور عناد باطنی کے سبب فرضی باتون کو قرآن شریف کی طرف نسبت دیتے اور نامۂ اعمال کی صورت اور اپنی کتاب ضلالت نصاب سیاہ کرتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین ؎

گرچہ ہون اس دور دنیا مین ہزارون انقلاب ۔۔ پر رہیگا سکۂ دین نبی غالب سدا

مگر کیا کرین شعلۂ نار حسد کے شر بھی دم لینے دین ؎

حسد ناریست از قہر الٰہی		دل و جان حسودان را بسوزد

اب آیات محررہ بالا کی تشریح سُنئے ۔ یعنی شدید القوی ہاتھ پیر مضبوط طاقتور ۔ مراد اس سے جبرئیل ہے کیونکہ یہانپر اسکی دوسری صفت ذومرة بیان ہوئی ہے اور اسکے معنے ہین خوش منظر خوب رو درست اندام اور یہ دونو صفات اللہ تعالیٰ پر صادق نہین آسکتے کیونکہ اُسکی تعریف مین لا تدرکہ الابصار وارد ہے کہ نہین پاسکتی اُسکو آنکھ اسلئے کہ وہ ذات جسم سے پاک ہے ثُمَّ دَنیٰ فَتَدَلّیٰ بھی شان جبرئیل ہے اور وہی پہلے افق اعلیٰ کے قریب تھے پھر زمین کی طرف لٹک آئے اور لٹک آنا بلندی کی طرف سے پستی کی جانب ہوا کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق نہین آتا کیونکہ اُنکا مرکب عروج کی جانب تیز روان تھا قاب قوسین بمحاورہ عرب کمال قرب کے مکان پر بولا جاتا ہے اسلئے اس آئت کا مطلب از روئے سیاق عبارت و محاورہ عرب یہ ہے کہ زمین کی طرف جھک آنیکے بعد جناب جبرئیل علیہ السلام اور حضرت سید انام صلعم بالکل قریب قریب تھے اور اسی کی تائید فاوحی الی عبدہ مااوحی سے ہوتی ہے کہ اگر قرب الٰہی مراد ہوتا تو فقال اللہ لعبدہ ماقال ہوتا فاوحی الی عبدہ مااوحی نہوتا اور حی فقرہ انفصال و افتراق پر دال اور واسطہ درمیانی کو ظاہر کر رہا ہے اور معائنہ و مشاہدہ کیوقت واسطہ درمیانی کی ضرورت قطع ہو جاتی ہے پس تقرب جبرئیل ہی صحیح ہے جس طرح اہل عرب کا قاعدہ ہے کہ وہ کمال قرب اور اتحاد باہمی کے مقام پر قاب قوسین کا لفظ زبان پر لاتے ہین اسی طرح اہل ہند بھی اپنے محاورہ مین ایک تیر واہ دو تیر واہ بولتے ہین ؎ ہر ملکے ہر رسمے +

عن عبد اللہ لما اسری برسول اللہ صلعم انتہی بہ الی سدرة المنتہیٰ وھی فی السماء السادسة الیہا ینتہی ما یعرج بہ من الارض فیقبض منہا قال اذ یغشی السدرة ما یغشیٰ قال فراش من ذہب وعن زر ابن جیش فی قولہ تعالیٰ فکان قاب قوسین او ادنی قال اخبرنی ابن مسعود ان النبی صلعم رای جبرئیل لہ ستمایة جناح وعنہ فی قولہ تعالیٰ ماکذب الفواد مارای قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل لہ ستمائہ جناح (مسلم) ترجمہ ۔ حضرت عبد اللہ سے روائت ہے کہ جب آنسرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم بالا کی سیر کرائی گئی تو آپ سدرة المنتہےٰ پر بھی تشریف لیگئے تھے اور سدرہ ایک بیری ہے چھٹے آسمان پر جو چیز زمین سے اوپر کو جاتی ہے وہین

رہجاتی ہے لیئے اُس بیری کو سنہری کیڑون نے ڈھانک رکھا تھا اور زر ابن جیش نے کہا کہ مجھے خبر دی ابن مسعود نے قاب قوسین اور ماکذب الفواد مین رویت جبرئیل کا بیان ہے کہ آنحضرت صلعم نے جبرئیل عم کو بالکل پاس ہو کر دیکھا اُسکے چھ سو بازو تھے لیکن بازؤن کی وسعت و طوالت کا بیان کتب مستندہ معتبرہ مین نہین آیا کہ کتنے دور و دراز تھے۔

اب معراج کی حقیقت سنئے جس رات آپکو عالم بالا کی سیر ہوئی اور صبح ہونیسے پہلے آپنے ابوجہل وغیرہ صنادید عرب سے ذکر کیا تو اُنھون نے کہا یا حضرت جیسا کہ آپ اسکا ذکر ہمارے روبرو کہہ رہے ہین ویسا ہی آپ سب کے سامنے بھی کہدینگے آپنے فرمایا ہان تو ابوجہل نے سب کفار مکہ اُسیوقت جمع کر لئے اور جناب سرور عالم سے عرض کیا کہ اب بیان فرمائیے آپنے فرمایا مین بیت المقدس اور ہفت آسمان وغیرہ کی سیر کر آیا اور جیسا کہ بستره گرم اور زنجیر ہلتی چھوڑ گیا تھا ویسے ہی بستره گرم اور زنجیر ہلتی پائی ہو منکر لوگ متعجب ہو کر کہنے لگے اتنے عرصے مین لاکھون کروڑون برس کی مسافت طے کر آنا خلاف قیاس ہے اگر آپ سچے ہین تو بیت المقدس اور اُسکے رستے کی ہیئت اور نشان بتائیے اگر وہ سچے اور صحیح نکلین تو عالم بالا کی سیر بھی تسلیم ہے کیونکہ اُسکی صداقت اسپر مبنی ہے آپنے فرمایا مین لفظ لفظ اور حرف حرف بیان کر سکتا ہون چنانچہ آپنے بیت المقدس کے مکانات اور حالات و علامات ٹھیک ٹھیک بیان کر دئے اور حالات راہ سے فرمایا کہ فلان قافلہ مجھکو روحا مقام پر ملا اور وہ اونٹ کی تلاش کو گیا ہوا تھا میرا ایک دوست دلی پانی کا پیالہ سامان مین چھپا کر اُنکے ساتھ اونٹ تلاش کرنے گیا ہوا تھا مجھے سخت پیاس لگ رہی تھی مین نے اُترکر اُسکو پی لیا اور ویسا ہی رکھکر چلا آیا منکر بولے اگر وہ قافلہ آکر اُس واقعہ کو بیان کرے تو یہ سچی نشانی ہے پھر فرمایا مین مرقفد پر ایک اور قافلہ سے ملا ایک سوار اپنے اونٹ پر ہاتھ بڑہائے آرہا تھا اتفاقاً میری سواری اُسکی سواری سے بھڑ گئی اور وہ گر پڑا اور اُسکا ہاتھ ٹوٹ گیا بولے اگر ایسا ہی ہوا ہے تو یہ بھی سچی نشانی ہے اہل مکہ سے خاص لوگ بولے اجی حضرت آپ ہمارے قافلہ کا حال بیان فرمائین وہ کہان ملا آپنے فرمایا وہ تو سورج نکلنے تک مکہ مین داخل ہو جائیگا یعنی وہ تو قریب ہی ملا تھا سب سے پہلے فلان شخص کا اونٹ ہے اور اُسکے بعد فلان کا اور اُس قافلے کی سج دھج ایسی ہے اور ویسی ہے انہون نے کہا بس جی یہ تو سب سے بڑھکر صداقت کی دلیل ہے اور اُٹھکر اونچے ٹیلون پر چڑھکے دیکھنے لگے ادھر سے سورج نکلنا

اُدھر سے قافلہ نظر آنا شروع ہوا اور آنحضرت کی بتائی ہوئی نشانیان پوری اُترین اور جب دوسرا والا قافلہ آیا اُسنے اونٹ کھوئے جانے اور پانی کا حال کہا اور مرقند والے قافلے نے ہاتھ ٹوٹ جانیکا ذکر کیا اور کسی بات مین کوئی فرق نہ نکلا تو بے اختیار کہنے لگے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ کہا بیشک دیکھکر کہا اور جب ایسے مہینون کا سفر بیت المقدس تک ایک آن مین کر آئے تو عالم بالا کی سیر بھی کر آئے ہین گو ہماری عقل مین نہین آتی سو ایمان لائے جو لانے والے تھے اور اشقیاء ازل نے کہا کہ حضرت محمد سحر کے زور سے ایسی خبرین دیتے ہین مگر اصل واقعہ کو سب نے تسلیم کر لیا اور اسکا نام معراج ہے قرآن شریف مین بھی اسریٰ کا لفظ آیا ہے دیکھو شروع پارہ ۱۵ - آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ حدیث شریف مین بھی لفظ لیلۃ الاسریٰ وارد ہے اسکے معنے ہین سیر کی رات پس معراج کے معنی عالم بالا کی سیر ہوئے نہ خدا سے صلاح پوچھنے مشورہ لینے جانا اسلئے مکذبین نے تکذیب مین جو کچھ لکھا ہے سب افترا پردازیان ہین وہ رات اٹھارہ برس کی نہین تھی بلکہ معمولی تھی پر ایک آن مین جناب سرور عالم سیر کر آئے اور عالم بالا کی سیر پر ہنکرون کا اعتراض نہ تھا بلکہ عرصہ پر تھا کہ اس ادنیٰ سے وقت مین آپ کیونکر سیر کر آئے جسکا جواب آنحضرت نے خود دیدیا اور وہ بعینہ ویسا ہی نکلا جیسا کہ آپنے بیان کیا تھا اور عالم بالا کی سیر سے معترض کے ویدون کو بھی انکار نہین بلکہ کمال درجہ کا شوق ہے دیکھو یجر وید باب ۱۷ منتر ۶۷ -

पृथि व्या अह सुदन्तरिक्षमारुह मन्तरिक्षाद्दिव मारुहम्।
दिवो नाकस्य पृष्ठा त्स्व र्ज्योतिरगा महम् ॥

دیانندجی نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے کہ اے لوگو جیسے مین یوگ کے انگون (زہد و ریاضت) کے ذریعہ زمین کے بیچ سے آکاش (آسمان) کو اُٹھ جاؤن یا آسمان سے روشن سورج کو چڑھ جاؤن یا سورج کے (پرشعاعات) پیچھے سے (سوہ) سکھ بھوگنے کی جگہ (جنت) کو جاؤن ویسے ہی تم بھی کرو اور اسکے آگے منتر ۶۸ مین ہے کہ اچھے پنڈت اور جوگی لوگ زمین سے آکاش کو چڑھ جاتے ہین اور اپنی مرضی مطابق عالم بالا کی سیر کرتے پھرتے ہین حالانکہ پنڈتون اور جوگیون کا رتبہ اور زہد درجہ انبیائی کے مقابل ذرہ پیش آفتاب ہے پھر جب ادنیٰ درجہ کے لوگون کا آسمان پر چڑھ جانا ویدون سے ثابت ہوا تو انبیائی معراج پر کس مُنھ سے اعتراض کر سکتے ہین اور جیسا کہ قرآن

سے جنت الماویٰ کا آسمان پر ہونا ثابت ہے ایسا ہی اس منتر سے (سوہ) جنت کا آسمان پر ہونا ہی پایا جاتا ہے۔ اب ہم پوچھتے ہین اگر آسمان وبہشت بزعم باطل آریہ درحقیقت غیر معلوم اور بے وجود ہے اوپر کی جانب نہین تو وید کے مصنف کا اور عوام پنڈتون اور جوگیون کا جوگ کے پر لگاکر اوپر کو اُڑے جانا لاحاصل ہے اور اگر معلوم ہے تو اسلامیون پر اعتراض کیلئے آنحضرت بھی تو انہی چیزون کو دیکھنے گئے تھے بس معترضین پر لازم ہے کہ یا تو پنڈت دیانند کو خلاف گو قرار دین کہ جو سورگ وغیرہ مثبتہ وید سے انکار کرتا ہے یا وید کو دروغ بے فروغ ٹھہرائین کہ دیانندی فلسفے کے خلاف آکاش اور سورگ کا وجود مانکر جوگ کے ذریعہ اُن مین فیض حاصل کرنے جاتا ہے اور دوسرون کو بھی بُلاتا ہے کہ جیسے مین جوگ سجاکر عالم بالا کو جاتا ہون اور سورج وغیرہ سے فیض حاصل کرتا ہون ویسے ہی تم بھی چلو۔ اور بہرحال وہ اعتراض کہ جو معراج پر کرتے ہین ہوا پر اُڑگیا اور زمین سے سورج کے کرہ اور سورگ تک شاہراہ عام ہوگیا بس جسکا جی چاہے جوگ کے پر لگائے اور سیدھا اُڑا چلا جائے۔

مجھکو اس مین بڑا تردد تھا کہ جوگی لوگون کو اکاش اور سورج مین کیون بُلایا ہے اور اوپر کو کسلئے اُڑے جاتے ہین اتفاقاً ویدون کو مطالعہ کرتے کرتے میری نظر ذیل کے منترون پر جاپڑی تو فوراً سمجھ مین آگیا کہ پرمیشور سے مشورہ لینے صلاح پوچھنے وغیرہ کو جاتے ہین کیونکہ پرمیشور انہی مقامون مین رہتا ہے سو جسوقت جہان عنائت فرماہوتا ہو جوگیون کو وہین جانا پڑتا ہو۔ یجر باب آخر منتر۔

हिरण्मयेन पात्रेण सत्यस्यापिहितं मुखम्। योऽसावादित्ये पुरुषः सोऽसावहम् ॥

ترجمہ۔ سنہری پردہ آفتاب مین جس شخص کا مُنہہ ڈھکا ہوا ہے وہ مین ہی ہون پرمیشور اور یجر وید باب منترہ ۲۵ کا دیانندی ترجمہ بھاشنہ صـ۶۰۵ کہ اے پرمیشور آپ اصول و قواعد فقہ پر چلنے سے حاصل ہوتے ہین آپ کی ذات مین زمین قائم ہے اور قائم آکاش آدی پدارتھون (آسمان وغیرہ اشیا) مین آپکی ذات بالکل ہی قائم ہے۔

हे परमेश्वर आप शास्त्र प्राप्त नियमों से स्वी किये जाते हैं
आप में भूमि स्थिर है और आकाश आदि पदार्थों में आप अत्यंत स्थिर हैं

معترض کو کتاب لکھنے کے وقت شاید انہی مقامون وغیرہ کا دھیان آگیا ہوگا ورنہ قرآن شریف

مین تو ایسی آیت کوئی نہین جس سے خدا کا تخت پر بیٹھے ہونا وغیرہ بیان ہوا ہو اور جس شے کو دیانندجی قرب الٰہی دلیل پیش کرتے ہین وہ یہ ہے یجر باب ۴۰ منتر ۶۔

यस्तु सर्वाणिभूतान्यात्मन्नेवानुपश्यंति ।
सर्वभुतेषुचात्मानंततोनविजगुप्सते

ترجمہ جو شخص جملہ اشیاء عالم کو عین پرمیشور جانتا ہے اور ہر چیز مین پرمیشور کو گھسا ہوا مانتا ہے وہ گناہ آلودہ نہین ہوتا (نعوذ باللہ منہا) حالانکہ اس سے ہر شے مین پرمیشور کا حلول اور پرمیشور مین ہر شے کا دخول ثابت ہے جو کہ ذات ربانی کیواسطے اشد نقص اور بڑا بھاری عیب ہے تقدیس و تقریب کی دلیل نہین پس اس معنی کو معترض کا قرب الٰہی پر اعتراض کرنا صحیح ہے کیونکہ ویدون سے ثابت نہین بالفرض مسلمانون کی تقلید یا دیانندجی کے لکھنے سے وہ قرب و معیت کا قائل ہے تو یہ اعتراض لاحاصل ہے اور مکرر عرض ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آسمان پر جانا اور عرش و کرسی پر قدم رنجہ فرمانا وغیرہ سیر عالم بالا کیلئے مشاہدہ قدرت پر مبنی تھا نہ دیدار خدا کیلئے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت حضوری حاصل تھی اور ایسی کہ ملائکہ مقربین کو بھی نصیب نہو (اسکا بیان آپ کی سوانح عمری مین کیا جائیگا انشاء اللہ)۔

قولہ۔ مفسر اس جگہ گرداب تفکر مین حیران اور صدہا طرح کی تاویلین تراشا کرتے ہین۔

اقول۔ وہ وید کے مصنف ہونگے جو کہ پرش سکت اور توم استری اور ہرن گربہ وغیرہ وید کے منترون مین صدہا طرح کی تقریبات چھانٹا کرتے ہین اور پرمیشور کے بدن مبارک کو تمام دنیا کا مبدء کہتے ہین جیسا کہ نمبر ۴ مین عرض کیا جائیگا قرآن کے مفسرون نے جو کان قاب قوسین کے معنے لکھے ہین وہ تو اوپر گزرے مطلب صاف اور مضمون آسان ہے تاویل تراشنے کا وہم ہے نہ گمان ہے عجب حالت ہے طرفہ ماجرا ہے کہ اہل تکذیب از خود باتین گھڑتے اور قرآن کے مفسرون کے سر الزام دھرتے ہین علی السبیل لتسلیم قاب قوسین سے تقرب رسول الی اللہ ہی فرض کر لیا جاوے تو بھی عین صواب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرب اُسکے بندون سے رگ جان سے نزدیک تر مسلم ہے پڑھو آیت نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ترجمہ اللہ تعالیٰ رگ جان سے زیادہ تر اپنے بندے سے قریب ہے مگر اس سے رویت ثابت نہین ہوتی کیونکہ قرب و معیت اور چیز ہے اور رویت دوسری شے ہے۔ اور حقیقت معراج سب سے الگ۔

قولہ - آسمانون کی تفسیر مفسر یہ کرتے ہین الخ -

اقول - اس تفصیل کا ذکر بھی قرآن مین نہین آیا بقول شخصے مرتا کیا نہین کرتا آپ ناحق مفسرون کو الزام دیتے ہین کچھ بھی نہ بن آنیکے سبب خاموش تو رہ نہین سکتے اور ادھر اُدھر سے سہارے لیتے ہین اگر آسمان کا وجود کوئی شے نہین تو فرمائین پانی اور آئینہ وغیرہ مین یہ کالا کالا عکس کسکا پڑتا ہے اور کیا آپکی نظر اتنی بڑی وسیع ہے کہ عالم بالا کی انتہا تک پہنچ چکی -

قولہ - اے ناظرین اس سورۂ نجم کی حقیقت و حق بیانی کو آپ صدق دل سے غور فرما کر حق کو قبول اور ناحق کو فضول سمجھین -

اقول - ناظرین اہل تکذیب کی اس چوری اور سینہ زوری پر توجہ فرمائین کہ سورۂ نجم کی چند آیتون کو برائے نام لوح کتاب پر درج کرکے فضول گوئی اور لغو بیانی کو حد تک پہنچا دیا ہے اور کسی آیت پر اعتراض نہین کیا - غرضیکہ اس نمبر مین فرضی مفسرون اُردو شاعرون کے قول اور خالی منھ زوریون سے خانہ پوری کی گئی ہے جس سے صاف روشن ہے کہ سورۂ نجم اشقیا کے جملہ الزامات و اتہامات سے بری ہے اور متہمین کی عادت ہی خراب غوی ہے سو اس سے قرآن کی شان عظمت مین فرق نہین آسکتا ؎

طعن خفاش کجا رونق خورشید کجا
سنگ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند

قولہ - اسی صورت کے آغاز مین خدا تعالیٰ جاہل عورتون کی مانند ستارہ ڈوبنے کی قسم کھاتا ہے -

اقول ستارون کا چڑھنا اور ڈوبنا حکمت اللہ کے متعلق ہے اُسکی قسم کھانا کثرت سے تارے ٹوٹنے کی حکمت جتلانا اور اُس تارے کے نکلنے اور ڈوبنے کی یاد دلانا ہے جو انبیاء عظام کی پیدائش یا بعثت کے وقت نکلا کرتا ہے یعنی نجم کی قسم کھانے سے اللہ تعالیٰ کا مدعا یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کی رسالت کا امر کہ کفار کی نظر مین ایک امور نظریہ سے ہے اُنکے اُن مسلمات کے رو سے ثابت کرکے دکھلایا جاوے کہ جو اُنکی نظر مین بدیہی کا حکم رکھتے ہین -

کثرت سے تارے ٹوٹنا تمام ہندون اور منجمون کے نزدیک جس طرح کسی حادثۂ عظیم یا واقعۂ فخیم کے ظہور مین آنیکی دلیل ہے اسی طرح عرب کے باشندے بالخصوص وہ کاہن کہ جو ناپاک روحون اور جنات کے وسیلے سے غیبی خبرین سُنایا کرتے تھے یہ مانے ہوے تھے کہ معمولی اندازے سے زیادہ تارون کا

ٹوٹنا کسی نبی کی ولادت اور بعثت پر دلالت کرتا ہے اور ایسا ہوا کہ جس طرح کرشن اور کنس وغیرہ کی پیدائش کے وقت کثرت سے تارے ٹوٹے تھے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیوقت سقوط شہب ہوا اور اس کثرت سے ہوا کہ طائف والے ڈر کر بولے کہ شاید آسمان والون مین تھلکہ پڑگیا ہے کسی نے کہا تم ستارون کو دیکھو اگر اپنی جگہہ سے ٹل گئے ہین تو آسمان والون پر تباہی آئی اور اگر وہ اپنے مقام پر ہین تو یہ ابن ابی کبشہ کی جہت سے ہے۔ فائدہ کفار ناہنجار شرارت باطنی سے آنحضرت کو ابن ابی کبشہ کہا کرتے تھے اور یہ کہنا اُنکا اس خیال سے تھا کہ اُس کی پیدائش کے وقت بھی کثرت سے تارے ٹوٹے تھے انتہیٰ۔ پس جس وقت اُنہون کے دیکھا کہ تارے سب اپنی جگہہ پر ہین تو جنکی خوش قسمت تھی وہ مال وجان سے اُس محبوب رحمان پر قربان ہو گئے اور جو دیدہ و دانستہ کور باطن بن بیٹھے تھے اُنہین سمجھانے اور یاد دلانے کو اُنہی کی خیالات موافق اللہ تعالیٰ وہی بدیہی امر قسم کے پیرایہ مین اُنکے پیش کرتا ہے اس طرح پر کہ اول قسم نجم اور شہاب ثاقب وغیرہ کی کھائی ازان بعد جن چیزون کے وجود سے اُنہین انکار تھا اُنکا ثبوت مدلل بیان فرمایا۔

ہوے کے معنے مفسرین نے نزل بھی کئے ہین اور تنجیم کہتے ہین پارہ پارہ کرنے کو پس اس صورت مین والنجم اذا ھویٰ کے معنے ہوئے قسم ہے قرآن کے پارہ کی جسوقت کہ نازل ہوتا ہے تو اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی سوگند کھائی ہے جو کہ کسی فرقہ کے نزدیک بھی منع نہین کیونکہ کلام اُسکی صفت ہے اور اپنی صفات کی قسم کھانا اللہ تعالیٰ کو معیوب نہین اور نیز عرب کے قافلے اور دریائی مسافر تارون کے اندازہ پر پورب پچھم پہچان کر سفر کیا کرتے تھے اسواسطے اُنکے دلون پر تارون کی عظمت بہت کچھ تھی اللہ تعالیٰ نے قسم کے پیرایہ مین اُنہین یاد دلایا کہ یہ سب میری مخلوق ہین اور جس طرح مجازی گزرا اور ظاہری سفر تم تارون سے دریافت کرکے طے کرتے ہو اور تمہین کسی قسم کی لغزش نہین ہوتی اسی طرح حقیقی سڑک اور باطنی مراحلہ طے کرنے کے واسطے ہمنے تمہارے لئے یہ نجم یعنی قرآن ہادی ومہدی بنایا ہے جس طرح ظاہری راہین اُنسے دریافت کرلیتے ہو اسی طرح صراط مستقیم اور سیدھی سڑک اس سے لو یہ تمکو منزل مقصود پر پہنچا دے گا اس صورت مین خدا قسم کے طور پر اپنے کلام قرآن کریم کی عظمت اور بزرگی ظاہر فرماتا ہے

اسیکے علاوہ جن حکمتون پر قسم کھانا مبنی ہے اُسکا بیان اس کتاب کی چوتھی جلد مین عرض کیا جائیگا اور مختصراً مین نے آریون کے رسالہ قسم نامہ کے جواب مین عرض کردیا ہے ناظرین اُسے بھی ملاحظہ فرمائین۔

تقاریر مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ نجم وغیرہ کی قسم مصالح وحکم پر مبنی ہے اور صاحب خبط کا یہ لکھنا کہ اس صورت کے شروع مین خدا تعالیٰ جاہل عورتون کی مانند ستارہ ڈوبنے کی قسم کھاتا ہے یہ بالکل غلط ہے اول تو عورتون مین اس قسم کا رواج نہین۔ بفرض محال اگر ہو بھی تو شاید برہما کی بیٹیون مین ہو سو اُسکا اعتبار نہین کیونکہ انکے یہان تارے ستارے کیڑے مکوڑے ہاتھی گھوڑے ہر قسم کی اشیا کی قسم کھانا کھلانا عمدہ قانون اور شرعاً روا ہے دیکھو یجر وید باب ۶ منتر ۲۲- اور ہدایت نامہ مصنف خاکسار- اور وہی اسکے علاوہ بے ستری وبے پردگی کی متحمل اور نیوگ وغیرہ اعمال کی عادی ہین اور وہی بحکم وید کہین ناگون کو سلام کرتی ہین اور کہین برھسپت کو اور کبھی شولنگ پر جل چڑہاتی ہین اور کبھی پوجتی ہین گنپت کو اور انہین کا پرمیشور سب کو سجدہ وسلام کرتا اور سب کی پرستش روا رکھتا ہے دیکھو وید کی حقیقت اور پڑھو یجر وید کے تیرھوین ادھیا کا چھٹا منتر۔

नमोऽस्तु सर्पेभ्यो ये के च पृथिवीमनु।

येऽन्तरिक्षे ये दिवि तेभ्यः सर्पेभ्यो नमः

ترجمہ (نمو) سلام (استو) ہو (سرپ) سانپ (بھیو) ہر ایک کو (یے) جو (کیچ) کوئی (پرتھوی من) زمین پر چلتا ہے (چ) اور (یے) جو (انترکش) خلا مین اُڑتا ہے (یے) اور جو (دیوی) آسمان مین رہتا ہے (تے بھیہ) ان سب کو (سرپے بھیو) غرضیکہ ہر قسم کے سانپون کو (نمہ) سلام ہو- یعنی اس منتر مین پرمیشور جاہل عورتون کی طرح سانپون کو سلام کرتا ہے۔ مردون کی طرح لاٹھی سے خبر نہین لیتا- اسکے خلاف دیانندجی نے اس منتر کو اُلٹ پلٹ کرکے برائے نام اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے جو (کے) کوئی اس دنیا مین عالم اور کرہ اور ذی روح ہے اُن کرہون سے روحون کو غذا ملے جو خلا مین جو سورج کے کرہ مین اور جو زمین پر چلتے ہین اُن پرانیون کیلیے بھی غلہ ہووے اگرچہ حسب مثل بلی کو چھیچھڑون کے خواب یہ بھی پرمیشور کی کنگالی ثابت کرتا ہے تو بھی اس سے صاف عیان ہے کہ وید کا مصنف کرہ آفتاب مین کہنا رہے جاندارون کو آباد جانتا ہے اور

سبکی غذا غلہ کہ نباتات ارضی ہے خیال کرتا ہے جسکا وہان پہنچنا محال اور آگ مین جلنے سے کسی طرح بچ نہین سکتی اور علم طبیعات کے جاننے والے خوب جانتے ہین کہ سورج مین کوئی آباد نہین اور کل عالمون مین چند ذی روح غلہ خور ہین باقی سب مختلف اشیاء کے عادی - پس یہ ویدکے پرمیشور کی خام خیالی ہے کہ فلسفہ دانی - اور ایسے مضامین کو کلام الٰہی کہنا مغالطہ دہی ہے نہ راست بیانی - کجا ارضی نباتات اور کجا ناری و ہوائی کرہون کے سکنا -

وید سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۳

परीत्य भूतानि परीत्य लोकान् परीत्य सर्वाः प्रदिशो दिशश्च।
उपस्थाय प्रथमजामृतस्यात्मनात्मानमभिसंविवेश ॥

اقول - یہ یجر وید کے بتیسوین ادھیا کا گیارہوان منتر ہے لفظ اسکے یہ ہین -

پریتیہ بھوتانی پریتیہ لوکان پریتیہ سروا پردشو دشاشچ - اوپستھاے پرتھم جامرتسیاتمنا تمانم ابھیسم وویش -

جسن رگ کا یہ کلام ہے وید کے مصنفون کے کھیوٹ مین اُسکا نام درج ہے اور دیانندکی ویدبھاشہ مین بھی اس منتر پر لکھ رہا ہے - स्वयम्भुब्रह्मऋषिः परमात्मा देवता - کہ اس منتر کا مصنف سیمبھو برہمن اور پرماتما دیوتا ہے مگر دیانند صاحب نے کسی مصلحت کے باعث اُسکا ترجمہ نہین کیا اور اہل تکذیب نے اپنی غلطی سے اُسے کلام الٰہی سمجھکر یہان لکھ مارا ہے درحقیقت یہ کلام الٰہی نہین اور نہ کلام الٰہی کے ہم پلہ ہو سکتا ہے -

قولہ - ترجمہ پرماتما کا اکاش آدی سب بھوتون اور سورج آدی سب لوکون اور پورب آدی سب دشاؤن اور اگنی آدی اُپ دشاؤن مین بھی اپنے لا انتہا گیان سے بیاپک ہو رہا ہے جسکے گیان اور بیاپکتا سے ایک ذرہ بھی خالی یا معلوم نہین جو اپنی بھی سامرتھ کا آتما ہے وہی کلپ آدی مین سرشٹی یعنی جگت کی اتپتی کرنیوالا ہے اُس آنند سروپ برہم کو جیو آتما اپنی سامرتھ ارتھات من بدھی اور گیان سے یتھاوت جانتا ہے وہی دکھون سے چھوٹ کر مکتی کو پاتا ہے -

اقول - اسکا اردو یہ کہ وید کا پرمیشور آسمان وغیرہ سب مکانون اور آفتاب وغیرہ سب کرہون اور پورب وغیرہ سب سمتون اور اگنی وغیرہ سب گوشون مین بھی اپنے علم سے حاضر و موجود ہے اُسکے

علم اور وجود سے ایک ذرہ بھی خالی نہین وہ اپنی طاقت کا بھی پرمیشور ہے وہی خلاق عالم ہے اُسکو جو روح اپنی طاقت یعنی عقل و علم سے پہچان لیتی ہے وہ دکھون سے چھوٹ کر نجات پاتی ہے۔

لیکن یہ ترجمہ منتر مذکور کا لغوی ہے نہ اصطلاحی معترض کی رائے ہے جس سے بجز حیلہ بازی کے کوئی مطلب برآمد نہین ہو سکتا علاوہ برین یہ کہنا کہ پرمیشور اپنی طاقت کا پرمیشور ہے کوئی عمدہ تعلیم اور توحیدی مضمون نہین بلکہ ایک حیرت افزا فقرہ ہے کیا پرمیشور اپنی طاقت کا خالق ہے اور طاقت اُسکی مخلوق ہے اگر یون ہی ہے تو پرمیشور کا حادث ہونا لازم آیا اور قدامت باطل ہوئی اور طرفہ ماجرا سُنئے کہ وید والے ارواح اور مادہ کو ازلی بھی بتاتے ہین اور پرمیشور کو ہر شئے کا خالق بھی ٹھہراتے ہین اور تطابق کی صورت مدلل بیان نہین کرتے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر ارواح اور ذرات اپنے افعال و خواص و صفات سمیت قدیم ہین تو پرمیشور اُنکا خالق نہین اور اگر پرمیشور انکا خالق ہے تو وہ سب ازلی نہین یہان دال مین کالا ضرور ہے یا یہ ترجمہ صحیح نہین یا آریون کا عقیدہ مذکورہ باطل ہے والا اس اختلاف کے کیا معنے ذرا غور سے خیال فرمائین اور اس سے بھی زیادہ تر حیرت کا مقام یہ ہے کہ جیو اپنی طاقت سے پرمیشور کو پہچانتا ہے وہ مصائب سے بچکر نجات پاتا ہے (شاید مترجم کے نزدیک جو وسیلہ سے خدا کو پہچانتے ہین وتکلیف سے نجات پائے ہونگے) اور خود ہی تکذیب صفحہ ۲۲ مین لکھتے ہین کہ معدود اعمالون اور محدود نیکیون کے بالعوض بے انتہا آرام اور بے حساب بخشش نہین مل سکتی اسلئے نجات ابدی روح حاصل نہین کر سکتی اب فرمائیے کسکو سچا جانین اور کسکو خلاف مانین۔ از روے لغت منتر مذکورہ کے صحیح معنے یہ ہین وہ پرمیشور (پری) بھرپور (اتے) اس عنصری دنیا مین (پری) بھرپور (اتے) اس لوک لوکانتر یعنی ہر ایک کرہ مین (پری) بھرپور (اتے) اس (سروانا) جملہ اشیا مین (پری) بھرپور (وشو) وشون (دشا) جہت مین (چ) اور (اُپ) خلاصہ (استھاے) مکانون مین (پرتھم) (جام) ---- (رلتے) اس دُنیا سے (آتمن) روح (آتمانم) روحون کی (ابھیسم) بے خوف (وولیش) پرورش کرنے والا ہے۔ یعنی جس طرح گندھے آٹے مین پانی ملا ہوا ہوتا ہے اسی طرح کل عالم مین وہ بسو پرمیشور رچا ہوا ہے ایک ذرہ بھی اُس سے خالی نہین۔ اور یہی مضمون ذیل کے منتر پری دیا وا پرتھوی نمبر ۱۲ سے ثابت ہے ٥

زصد آئینہ یک روے مقابل		اگرچہ صد نماید لیک یک اوست	

اور اسی مضمون کی تائید اس منتر سے ہوتی ہے۔

वसुर्वसु पतिर्हि कमस्यग्ने विभावसुः। स्यामते सुमतावापि: ॥

یہ رگوید کی چھٹی منڈل تیسرے ادھیا چالیسوین ورگ کا چوبیسوان منتر ہے۔ پوتھی آریہ بھوین مین اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ اے پرمیشور تم بسو ہو یعنی خود سب مین اور سب کو اپنے مین بسانے والے ہو اور کل بستیون کے مالک ہو۔ اے اگنی تو ہی سب کے آرام کا باعث اور صورت سرور ہے اور ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بار دوم کے صفحہ ۱ مین مرقوم ہے۔

جیساکہ گولر کے پھل مین کیڑے پیدا ہو کے اُسی مین رہتے ہین اور اُسی مین مرجاتے ہین ویسے ہی پرمیشور کے پیٹ مین خلقت ہے یعنی خود ہی ہوتی ہے اور خود ہی مرجاتی ہے پرمیشور اسکا خالق نہین محض جائے قرار ہے اور مخلوق اپنی ذات کی آپ ہی پرمیشور ہے۔ نعوذ باللہ۔ قطع نظر اسکے کہ پرمیشور کی ہستی اس مضمون سے باطل ہوتی ہے اگر یہی مان لیا جاوے کہ وہ برکھودرہ[1] کل عالمون کو اپنے اوجھ مین ڈالے بیٹھا ہے تو بھی یہ سوال لازم آتا ہے کہ اگر یہ مخلوق خود بخود پیدا ہو کر اُسکا اوجھ نہ بھرتی تو وہ برکھودرہ کس چیز سے اور کس طرح پیٹ بھرتا اور خدانخواستہ اگر یہ سب مرجائین تو وہ خالی درون کس طرح جیوے یا گولر کی طرح اگر اُسی کا پیٹ پھٹ جائے تو اس عالم کو پھر کہین ٹھکانا نہ ملے۔ اور گیتا کے نوین ادھیا راج جوگ کے چھٹے شلوک مین پرمیشور فرماتا ہے کہ جس طرح ہوا مین سب کا قیام ہے اسی طرح تمام مخلوق مجھ مین مقیم ہے لیکن اس رمز کو تھوڑے ہین جو جانتے ہین۔ **فائدہ**۔ روایات مذکورہ بالا کے بموجب پرمیشور کا کسی جگہ حال یعنی دوسرے مین گھُسنے والا اور محل یعنی دوسری شئے کے حلول کی جگہ ہونا لازم آتا ہے پس پرمیشور کا مجسم ہونا بہر طور ثابت ہوا اور جو عوارض ابعاد ثلاثہ وغیرہ کی مانند کہ جسم کو لاحق ہوتے ہین وہ بھی پرمیشور مین ضرور پائے جائینگے۔ اور معلوم ہوا کہ وید کا پرمیشور حادث ہے نہ قدیم محتاج ہے نہ بے نیاز۔

[1] برکھودرہ مرکب ہے برکھ یعنی بل اور درہ بمعنے اوجھ سے اور یہ پرمیشور کا نام اس وجہ سے ہے کہ تمام جہان اُسکے پیٹ مین ہے اور اُسکی شکل بعینہ بل کی مانند ہے ۱۲ - ترجمہ لشن سہنسر نام۔

قولہ۔ اس منتر مین پرمیشور نے چار اپدیش فرمائے ہین۔

اقول۔ ایک بھی نہین وہی ہمہ اوست کا مکروہ مسئلہ اور پرمیشور کو سب سے پہلا بچہ (پرتھم جام) بتایا ہے جس سے بظاہر معترض کو بھی نفرت ہے مگر کیا کرے اسکے دین کے پیشواؤن نے وید وغیرہ مین پرمیشور کو جسم کی قسم سے حادث لکھا ہے اگر وہ بھی اصلی ترجمہ لکھتا تو یہ سب تار و پود لوٹ جاتا اسواسطے اُسنے اپنی طرف سے جعلی و مصنوعی ترجمہ گھڑ لیا ہے تاکہ اُسپر اعتراض وارد نہو ؎

چہ دلاور است دزدیکہ بکف چراغ دارد

यथोर्णा नाभिःसृजते ग्रह्णातेच ॥

یہ منڈوک اپ نشد کا قول ہے کہ مکڑی جیسے باہر سے کوئی چیز نہین لیتی اپنے تن مین سے تار نکال کر جالا پورتی اور خود ہی اُس مین کھیلتی ہے ویسے ہی پرمیشور اپنے جسم مبارک سے دنیا نکال کر خود ہی اسمین گوناگون کھیلین کھیل رہا ہے۔ **فائدہ** مکذبین بھی اسی جال مین پھنسے ہوئے ہین اور کبھی نہین نکلینگے ستیارتھ پرکاش مطبوعہ اجمیر کے ۲۳۸ مین لکھا ہے کہ تمام روحین نجات پاکر پرمیشور مین ملجاتی ہین انتہے۔ پس آجکل کہ روح اُس سے علیحدہ ہین پرمیشور کی ذات ناقص ہے۔ جب اُس مین شامل ہوجائینگی وہ بھی کامل ہوجائیگی اس سے پرمیشور کا گھٹنا بڑھنا لازم آتا ہے۔ پس پرمیشور جسیم اور حادث ہے کیونکہ گھٹنا بڑھنا اُسپر صادق آتا ہے۔ اور پرش سکت کے دوسرے منتر مین ہے پرمیشور ہی جملہ جہان ہے جو کچھ ہوا یا ہوگا یا ہے وہی تھا اور ہوگا اور ہے اُسکو موت نہین مارتی اور سب فانی چیزین اُسکے سامنے ہیچ ہین اور وہی کھاپی کر بڑھتا اور بڑہاتا ہے۔ **فائدہ** سیانا چارج اسکی شرح مین لکھتا ہے کہ انسانون کے وجود گزشتہ و موجودہ پرمیشور کا وجود ہین اور آئندہ جو ہونگے وہ بھی پرمیشور ہے اور کچھ انسان کھاتا ہے وہ بڑھتا ہے اور تمام عالم اُسکے ساتھ ساتھ پھولتا پھلتا اور فروغ پاتا ہے مایا کے سبب چیزین اُس سے علیحدہ معلوم ہوتی ہین دراصل ہرشئے پرمیشور ہی ہے جو کہ سب یو یکا دیو ہے اور گیتا کے نوین ادھیا کے سولھوین شلوک مین پرمیشور فرماتا ہے کہ جتنے کام ویدون کے حکم موافق ہین اور سب منتر اور کل غلہ جات اور ہر سخن و کلام اور روغن زرد اور فلفل دراز اور آتش وغیرہ اشیا کہ ہوم مین جلائی جاتی ہین وہ سب مین ہی ہون یعنی ہوم اور ہوم مین جو کچھ پھونکا اور پڑہا جاتا ہے وہ پرمیشور ہی ہے پس جتنی خرابیان اور برائیان

تمام مخلوق مین ہین اتنی ہی محض پرمیشور کی ذات مین موجود ہین اور قرآن کریم نے اُسکی ہستی اس طرح بیان فرمائی ہے قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ او مخاطب کہدے اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے اور وہ نرالا ہے اور ایک ہے سب پر غالب زبردست۔

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۴

سورت نون یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۔ ترجمہ۔ جس روز جامہ اُٹھایا جائیگا پنڈلی سے اور بلائے جائینگے لوگ واسطے سجدے کے پس نکر سکینگے۔

اقول۔ اول اس آیت مین ثوب وغیرہ کوئی لفظ نہین کہ جسکے معنے جامہ ہون دوسرے لفظ ساق وسیع المعنے ہے جس سے ساق عرش وغیرہ بھی مراد لے سکتے ہین اور تنہ درخت کو بھی کہتے ہین اور سنسکرت زبان مین یہی لفظ ساکھ ہوگیا ہے اور جنگ کے گھمسان اور پنڈلی کے علاوہ شدہ کی سختی اور سخت اضطراب اور ہر چیز کی اصلی حقیقت اور حقیقت امر بھی ہین اور انہی معنون مین وہ یہان وارد ہوا معلوم ہوتا ہے چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ خَاشِعَۃً اَبْصَارُھُمْ تَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ وَقَدْ کَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ وَھُمْ سَالِمُوْنَ ۔ یعنی جسوقت ہر شے کی حقیقت ظاہر کی جائیگی یا سخت اضطراب ہوگا یا شدت سے موت کی سختی ہوگی اور سجدہ کی طرف بلائے جائینگے پس انہین سجدہ کرنیکی طاقت نہوگی اُنکی آنکھین ضعف یا دہشت کے مارے بے نور ہوگئی ہونگی اور انہین ذلت نے ڈھانک رکھا ہوگا اور اس سے پہلے سجدہ کیلئے بلائے جاتے تھے حالانکہ وہ چنگے بھلے تھے۔ **فائدہ**۔ تندرستی کی حالت مین جنہون نے سجدہ نہین کیا وہ سخت اضطراب یا سکرات کے وقت جب ملہم غیب سے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی آواز سُنینگے اُن کا جی مسجد مین جانیکو چاہیگا مگر ہل جل نہ سکنے کے باعث وہ سجدہ نہ کر سکینگے اور بہت کچھ دل مین کڑھینگے

قولہ۔ مشکات شریف کے باب الحشر مین بحوالہ اس آیت کے لکھا ہے یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِہٖ فَیَسْجُدُ لَہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ ۔ یعنی ہمارا رب اپنی ساق کھولیگا پس ہر مرد مومن اور ہر مومنہ عورت اُسکو سجدہ کرینگے۔

اقول۔ مشکوٰۃ کو بغیر واو مشکات لکھنا اہل تکذیب کی لیاقت علمی جتلاتا ہے جسپر دیوی کہا شاکا

قرآن سے مقابلہ کیا جاتا ہے اوراس حدیث کے معنے یہ ہین کہ ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ اپنے امر کی حقیقت یا شدت کا اضطراب پھر اُسکے روبرو سجدے مین گرجائینگے سب مرد وعورت مسلمان۔

قولہ۔ تفسیر معالم مطبوعہ حیدری مین لکھا ہے قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِہٖ فَیَسْجُدُ لَہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَۃٍ الحدیث۔

اقول۔ یہ وہی حدیث ہے جسکو مشکوٰۃ کے باب الحشر سے آپنے نقل کیا ہے مگر اسکو تو وہ جانے جو کچھ ذاتی سرمایۂ علمی رکھتا ہو۔ آپ تو غالباً کورباطن عیسائیون کے پے بہ چلتے ہین۔ اگر خود بدولت بالیاقت ہوتے تو قال کے قائل کو یا نقل کرتے یا قَالَ سَمِعْتُ کو بھی حذف کرتے اور عَنْ سَاقِہٖ کے معنے جو صاحب معالم نے لکھے ہین جن امر کا یعنی ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ امر کی حقیقت پر عقل کے اندھوان کو یہ کیون سوجھنے لگے تھے ؎ چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد ٭

قولہ۔ اے ناظرین خدائے محمدیان کہتا ہے کہ قیامت کے روز مین تمکو دیدار دونگا اور تم نہین مانوگے پھر مین تمہارے اصرار پر پنڈلی سے جامہ اُٹھاکر بتلاؤنگا تب تم سجدہ مین گروگے۔

اقول۔ یہ خدائے محمدیان نہین فرماتا زمرہ مکذبین ہی مضحکہ اُڑاتا ہے حالانکہ خدا کا فرمان قرآن سے معترض خود اوپر بیان کرچکا ہے کہ یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ یعنی بلائے جائینگے لوگ واسطے سجدے کے پس نکر سکینگے۔ سچ ہے ؎ حبك الشیٔ یعمی ویصم ٭

قولہ جائے حیرت وتعجب ہے کہ خداتعالیٰ بسبب زودرنجی کے جامہ سے باہر ہوجاتا ہے اور ذرہ بھر نہین شرماتا۔

اقول۔ بیشک جائے تعجب ہے کہ سنیچر کا بندہ دساسول کی طرح اہل حق کا مقابلہ ناحق کرتا ہے اور خدائے قدوس پر بے سبب افترا باندھتا اور بے وجہ اتہام دھرتا ہے اور بالکل نہین شرماتا۔

قولہ۔ کیا نراکار کے ساق بھی موجود ہین۔

اقول۔ قرآن شریف سے خداتعالیٰ کا نام واجب الوجود پایا جاتا ہے اسواسطے اُسکے دست و بازو روے وران ساق وغیرہ کوئی نہین اور وید کے روسے وہ ساکار بہت عمدہ جسم والا دریافت ہوتا ہے اسلئے اُسکے سب چیز ہے۔

विश्वतश्चक्षुरुत विश्वतोमुखोविश्वतो बाहुरुतविश्वतस्पात

یہ یجروید کے سترہوین ادھیا کا اُنیسوان منتر ہے۔ اسکا ترجمہ یہ کہ (وشوتش) ان گنت اُسکی دیکھشٹ

آنکھین ہین (وشوتومکھو) ان گن اُسکے مُنہہ ہین (وشوتو باہورت) ان گن اُسکے باز و ہین۔ (وشوتسپات) ان گن اُسکے پیر ہین یعنی پرمیشور کے بیشمار مُنہہ ہاتھ اور پیر ہین پس ظاہر ہے کہ جسکی پیر بیشمار ہین اُس گلعذار کے ساق سیمین بھی بیشمار ہین قرآن شریف نے خدا تعالی کو ایسے ایسے ناجائز صفات سے کسی جگہ موصوف نہین کیا بلکہ اُسکی ہستی کو اس طرح منزہ و مبرا بیان فرمایا ہے ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ ترجمہ۔ وہی اللہ جسکے سوا کوئی دوسرا پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہین اشیا کے خلق وبقا پر پورا مالک و متصرف ان تمام اسباب عیوب سے پاک جنکو حس دریافت کرسکے یا خیال تصور کرے یا وہم اس طرف جاسکے یا قلبی قوی سمجھہ سکین۔ تمام عیوب سے مبرا سلامتی دینے والا امن اور اطمینان بخشنے والا اپنے کمالات و توحید پر دلائل قائم کرنے والا سب کے اعمال کا واقف سبکا محافظ بے نظیر سب پر غالب ذرہ ذرہ پر متصرف سنوارنے والا ہمارے بگاڑون پر اصلاح کرنے والا۔ اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا۔ اصلاح کی توفیق دینے والا۔ تمام مخلوقی عیوب اور مخلوق کے اوصاف سے مبرا۔ تمام چھوٹون بڑون آسمانی اور زمینی شریک اور ساجھی سے اُسکی ذات پاک اور بلند ہے اگر یہ کہین کہ یجروید کے مصنف نے شاید منتر مذکور از خود بناکر کہدیا ہو یا حسب عادت خود کسی سے چرالیا ہو ہم اُسے مانینگے جو رگوید وغیرہ مین بھی ہو سو لیجئے ذیل کا منتر چارون ویدون مین مسطور ہے اور اُس مین خاص نرا کار کی ہستی مذکور ہے مگر ویدون کے محافظون کے سئ الحفظ یا غلط خوان ہونیکے سبب اُس مین ازحد اختلاف ہے یا پرمیشور کی عقل پر جنون کا غلاف ہے کہ رگوید کے منترون کو افراط کے ساتھ یجروید مین اور تفریط کے ساتھ سام وید مین جمع کرایا اور پھر اُنہی کو الٹ پلٹ کر اتھرون وید مین لکھوایا گویا ایک دفعہ کے پیسے کو پھر تین بار پسوایا والا اسقدر اختلاف کے کیا معنے۔ اور نمعلوم یہ وید والے قرآن شریف کے تکرار نزول پر کیون اعتراض کرتے ہین جبکہ اُن کے ویدون مین تکرار مضمون خود موجود ہے ع

مین الزام اُنکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا ؎ اور وہ منتر یہ ہے۔

सहस्त्र शीर्षा पुरुषः सहस्त्राक्षः सहस्त्रपात ।
सभुमिं सर्वतः स्त्वाऽत्यतिष्टद्दशाङ्गुलम ॥

یہ یجروید کے اکتیسوین ادھیا کا پہلا منتر ہے۔ تمام ہندوستان کے مفسرون نے ترجمہ اسکا یہ کیا ہے (سہیسر) ہزار (شیرشہ) سر (پروشہ) اُس پُرش کے ہین۔ پُرش پرمیشور کا نام ہے (سہیسر) ہزار (اکشہ) اُسکی آنکھ ہین (سہیسر) ہزار (پات) اُسکے پیر ہین (سہ) وہ (بھومم) زمین مین (سروتہ) سب جگہہ ہے (سپرتو) اُلٹا سیدہا (اتی) تو بھی (اتشٹھت) بیٹھا ہے (دش) دس (انگلم) انگلی کے فاصلہ پر یعنی پرمیشور کا ہزار سر ہزار آنکھ اور ہزار پاؤن ہے اور اگرچہ وہ زمین پر سب جگہہ موجود ہے تو بھی سب کے آگے دس اُنگلی کے فاصلہ پر بیٹھا ہے[1] (جسے شک ہو دیکھ لے ماپ لے) اُسکے ہر سر پر ایک ہی آنکھ نکلیگی۔ اگرچہ یہ عیب مین داخل ہے اور جو کبھی جانور یا اندر دیوتا کی طرح اُسکا تمام بدن چھید چھید یعنی چشم چشم ہے تو مضائقہ نہین اور سب سے آگے دس اُنگلی ہونا اُسکے فوق اور بزرگی کی دلیل جو کہ ویدون نے بیان کی ہے یہ بھی خوب نہین) بھلا ایسی صورت کا ایک عجیب الخلقت جانور کہ جسکے ہزار سر اور ہزار ہاتھ اور ہزار پیر ہون یعنی ہو بہو پرمیشور کی مانند ہو اگر انسان کے روبرو آ جائے تو کیا اُسکی زندگی باقی رہسکتی ہے ہرگز نہین دیکھتے ہی دہشت سے مرجائے۔ نہ معلوم آریے ہر زمانہ مین حسب منتر نمبر ا مندرجہ کتاب ہذا (تدوشنوہ پرمم پدم) اُسکے دیدار دہشت آثار سے کس طرح ہر روز مشرف ہوتے رہتے ہین۔ اہل حق کے نزدیک یہ اور وہ دونو منتر ہی عقل کے خلاف ہین۔ کہ ان آنکھون سے اُس واجب الوجود کا دیدار غیر ممکن اور ایسے ناشائستہ اوصاف سے قدوس کی ذات پاک و صاف ہے۔

لموٗلفہ

اگر آہ رسا مین جذب الفت کا اثر ہو گا بُرے یون تو ہزارون حق نے دنیا مین کیے پیدا نہ ہو شب کو دیا گھر مین تو گھر کھانے کو آتا ہی	تو خود وہ مہ جبین گھر مین ہمارے جلوہ گر ہو گا مگر مجھ سے بُرا کوئی نہ دنیا مین بشر ہو گا خدا جانے اندھیری قبر مین کیونکر گزر ہو گا

[1] برہم بھاش مین فقرہ اتی تشٹھت مین لفظ نابھ زیادہ کرکے کہا ہے کہ وہ پرمیشور ناف سے اوپر دس اُنگلی کے قریب ہے۔ یعنی دل مین انسان کے ہے کیونکہ ناف سے دل کا فاصلہ دس اُنگلی ہے اور دیانند جی نے تو تمام منتر پر مکڑی کی طرح تاویلون کا جالا تن ڈالا ہے مگر بے سود صریح الفاظ کے سامنے اُنکی کون سُنتا ہے۔

زمین کے فرش پر بے بس تن تنہا پڑی ہونگے
بچھونا ہو نہ تکیہ ہو نہ کوئی ہمسفر ہوگا

بڑا ہی تنگ وہ گھر ہے نہ آنگن ہے نہ دروازہ
اِدھر بچھو کا اندیشہ اُدھر سانپون کا ڈر ہوگا

جو باتین ہین یہان رائج یہین سب نمٹ جائنگی
وہان پر تو تماشاہی نیاز پر نظر ہوگا

گداگر سے شہنشہ تک پکارینگے سب نفسی
عدالت پر خداوند دو عالم دادگر ہوگا

مرے اعمال نیک و بد جب تولین ترازو مین
تو دیکھین روز محشر کونسا پلہ زبر ہوگا

ہے نور احمدی گھر گھر ہے وعظ اسلام کا در در
مگر جو کور و کر ہے یہان وہان بھی کور و کر ہوگا

مدینے کی گلی کی گرد جس رُخ پر پڑی ہوگی
دو عالم مین وہ روشن صورت شمس و قمر ہوگا

اطاعت سے شہ دین کی جو سر پھیرے تعصب سے
سقر اُس باغی حق کا تہ نار سقر ہوگا

خدا و جنت و عصمت کے طالب جو ہین عالم مین
اُنہین دارین مین قرآن رہبر بے خطر ہوگا

جو مجنون کیطرح خندان پھرے بیابان وید کے بن مین
وہ دوزخ کی ہمیشہ خار کھا کھا کر دیدہ تر ہوگا

خلاف عقل و فطرت مین سراسر وید کے مضمون
وہی مانیگا سچ اُنکو جو بالکل بے بصر ہوگا

ہزار ایشور کے گر بالفرض ہاتھ اور پیر اور سر ہین
تو ایشور کے تیرتھ مین وہ کیلے کا شجر ہوگا

اگر اس مین اُنہین شک ہو تو دیکھین چشم بینا سے
لب بحر جمن ہے وہ درختِ رام سر ہوگا

نہ مانین اسکو گر منکر کرے یا اس مین شک کوئی
تو جانو رام خربوزہ ارنڈی سر بسر ہوگا

ہزارون آنکھ کی باعث وہ مکھی یا کہ مچھر ہے
والا سورگ کا مالک کوسیکا پسر ہوگا

اگر اسمین بھی اُنہین شک ہو تو دل مین اپنے یون سمجھین
وہ ایشور کنکھجورے کے موافق جانور ہوگا

تصور بندھ گیا صورت کا اُسکی جسکے ہردے مین
تو چوپایون مین ہیبت سے یقیناً اُسکا گھر ہوگا

طبق چودہ ہین بستے پیٹ مین، جس ایشور کے
تو عرض و طول مین جسم اُسکا یارب کسقدر ہوگا

مین خود کہتا نہین واعظ یہ خود ہی وید کہتے ہین
جو شک لائے وہ مومن اور مسلمان زود تر ہوگا

وید سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۴

सपर्य्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरं शुद्धमपापविद्धम।
कविर्म्मनीषी परिभूः स्वयंभूर्य्याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥

اقول - لفظ اسکے یہ ہین - سپری گاچھ کرم کایم ورن مسنا ورم شودھم پاپ بیدھم + کویرمنی شی پریبھوہ سویم بھوریا تھا تھتیتوارتھان ویدھا چھا شوتی بھیہ + اور یہ منتر یجروید کے چالیسوین ادھیا کا آٹھوان منتر ہے - وید کے مصنفون کی فہرست کے علاوہ دیانندی بھاش مین اسکی پیشانی پر اس طرح لکھ رہا ہے -

दधीचऋषिः विराडति जगती छन्दः जीवन्मुक्तो देवता।

ترجمہ اسکا یہ ہے کہ دو بیچ رشی نے وراڑتی منتر جگتی چھند مین یہ جیون مکت دیوتا کی تعریف گائی ہے مگر دیانند صاحب نے کسی مصلحت وقتی کے باعث اسکا ترجمہ نہین کیا اور عوام جہال نے تقلیداً مکھی پر مکھی ماردی ہے اگر غور سے نقل کرتے تو آج نہین آج شرمندہ ہونا نہ پڑتا اور دیانندی تعلیم کی پردہ دری نہوتی - خیر ہرچہ بادا باد - اس سے یہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ بقول اہل وید یہ منتر بندی کار کلام دیوون کی تعریف ہے قرآن شریف کلام الٰہی کے مقابل رکھنے کے قابل اور ہستی صانع پر حجت نہین ہو سکتا -

قولہ - سب کے من کا ساکھی سب کے اوپر براجمان سرب بیاپک اننت بل والا سب قسم کی شریر کا یا جسم سے مبرا گھٹنا بڑھنا اور روگ سے رہت ناڑی آدی کے بندھن سے رہت سب قسم کے دکھون سے الگ اور سب عیبون سے پوترا اور شدھ ہے وہی سب جگت کا پرماتما اپنی انادی پرجا کو انتریامی روپ سے ویدک دوارہ ست ودیاؤن کا اپدیش کیا کرتا ہے -

اقول - اسکا اردو یہ ہے عالم قلوب سب کے اوپر مقیم ہے حاضر اور توانا سب قسم کے جسم سے پاک نقصان اور زیادتی اور بیماری اور رگون کی بندش اور کل عیبون سے منزہ وہی مالک اپنی ازلی مملوک و رعایا کو در پردہ وید کے ذریعہ علوم حقہ کی نصیحت کیا کرتا ہے -

مگر یہ ترجمہ لغوی ہے نہ اصطلاحی اہل اختلاف کی جعلی رائے ہے اور چار باتین معترض نے اس مین

بیان کی ہین اول ایشور کا سب پر مقیم ہونا۔ دوسرا اُسکا جسم سے مبرّا ہونا۔ تیسرا بیماریون سے پاک ہونا چوتھا عیب سے نصیحت کرنا مگر از روے وید پرمیشور مین انکا نام ونشان ندارد ہے اور اول بات کا جواب یعنی پرمیشور کا مجسم اور ہر شے مین موجود ہونا تو بعض آیت نمبر ۲ کے اوپر گزرا اب دوسری بات یعنی اُسکی بیماری کا حال سُنئے۔ یجروید کے بارہوین ادھیا منتر چھہتر وستتر اور چودہوین کے سترہوین منتر سے صریح ثابت ہے کہ پرمیشور کا جسم شریف طول مرض کے باعث اسقدر نحیف ہے کہ وید آتے ہین اور حالت نازک دیکھکر سخت کڑھتے اور سر ہلاتے ہین اور اُسکی نبض کی حرکت کسی کی عقل مین نہین آتی کہ سریع ہے یا بطی دودی ہے یا مطرودی نملی ہے یا شملی ذنب الفار ہے یا منقار موسیقار حالانکہ وہ زبان رنج بیان سے اپنا حال پر ملال سب کے روبرو بھی اس طرح افشا کرتا رہتا ہے۔

शतं वो अम्ब धामानि सहस्र शत वो रुहः।
आधा शतक्रत्वो यूय मिमं मे अगदं कृत ॥
ओषधीः प्रतिमोदध्वं पुष्पवतीः प्रसूवरीः।
अश्वाइव सजित्वरी वीरुधः पार यिष्णवः ॥
आयुर्मे पाहि प्राणं मे पाह्यपानं मे पाहि चक्षुर्मे-
पाहि श्रोत्रं मे पाहि वाचम्मे पाहि न्वमनो मे जि-
न्वात्मानं मे पाहि ज्योति र्मे यच्छ ॥

شتم وو امب دہامانی سہسر مت وو روہا ÷ آدھا شت کرتو و یو یمیسم مے اگدم کرت ÷
اوکھدہی پرتمو ددھوم پوشپ وتی پرسو وری ÷ اشوا ایو سجتوری ردی رود ہا پارے شنوہ ÷
آیور مے پاہی پرانم مے پاہی پانم پاہو یانم مے پاہی چکشور مے پاہی ستر و ترم مے پاہی واچم
مے پاہی تومنوے جنوا تمانم مے پاہی جیوترمے یچھ ÷

دیانندی بھاش صفحہ ۱۲۲۴ و ۱۲۲۶ مین اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے۔ اوسینکڑون طرح کی عقل وعلم رکھنے والو تمہارے سینکڑون اور ہزارون انکور (بوٹیان) ہین ان مین سے میرے اس شریر کو (اگدم) روگ (کرت) کرو یعنی صلاحیت بخشو تندرستی دو اور ازان بعد اپنا علاج کرو (وہ دھامانی) پھر اپنے گھرون کو جاؤ اے (امب) امان جان تو بھی ایسا ہی کر۔ فائدہ پہلے میرا پھر اپنا

علاج کرا اور گھر کو جا یا پہلے اپنا پھر طبیبون کا علاج کرا اور پھر گھر کو چلتے کر۔

(اوش بھیرتی)، اے بوٹیون کی مانند فائدہ بخشنے والی دیوی ماتا مین فرزند تجھکو بہت عمدہ نصیحت کرتا ہون۔ اے لائق بیٹے مین والدہ تیرے گھوڑے اور گائین اور زمین اور کپڑے اور جان کی حفاظت و پرورش کرتی ہون (تو مجھے نصیحت مت کر) جواب ترکی بترکی اسے کہتے ہین جو کہ ایشور اور اُسکی والدہ کے مابین ہوا مگر افسوس کہ ایشور والدہ کی خدمت سے محروم ہے اور بجائے اسکی گائے بھینس گھوڑے وغیرہ کی حفاظت اور پرورش کی اُسکو تکلیف دیتا رہتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا (آیورمے) اے بندے تو سردی سے میری اوستھا کی رکھوالی کر میرے پران کی حفاظت کر میرے اپان کی نگہبانی کر میرے بیان کی حفاظت کر میری آنکھون کو بچا میرے کانون کو محفوظ رکھ مجھے گویائی پر نصیحت دے میرا دل تر و تازہ رکھ میری جان کی چوکسی کر اور میرے ہی واسطے علم کو بانٹ۔ پس ان منترون سے اُس آتمان جلائے کا گوناگون مصیبتون اور بیماریون مین مبتلا ہونا اور بڑے حاذقون اور ویدون سے علاج چاہنا اور بوٹیان پینا ثابت ہے نمعلوم معترض نے اپنے ویدون کے خلاف یہان پر یہ مضمون کیون تراشا ہے اغلب اسلئے کہ اُسکا وید اعتراض سے بچے اور پُر شرک مضمون ہستی صانع پر حجت اور توحید مطلق بنجائے اب ہی تیسری بات کہ ایشور غیب سے ازلی پرجا کو وید کی نصیحت کرتا ہے یہ بالکل غلط ہے اور اس باب مین ہستی صانع پر بھی حجت نہین ہوسکتی کیونکہ اس سے مخلوق کا بھی ازلی ہونا ثابت ہوتا ہے جو کہ بظاہر معترض کے نزدیک بھی درست نہین اور اگر مخلوق ازلی ہے تو وہ خالق عالم نہین ہوسکتا اس صورت مین وید نے یہ نیا گل کھلایا کہ بجائے ہستی ثابت کرنیکے خالقیت وغیرہ صفات کو ایشور کی ذات سے جدا فرمایا اور پرمیشور کی مانند کل عالم کو ازلی ٹھہرایا۔ علاوہ برین یہ فقرہ دیانندی عقیدہ کے بھی خلاف ہی کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پرمیشور خلقت کو غیب سے نصیحت کیا کرتا ہے اور دیانندجی کے نزدیک اُسنے کسی کو کوئی نصیحت کبھی نہین کی بلکہ اُسنے جن رشیون پر وید نازل ہوئے تھے اُنہین بھی محض کاٹھ کی پتلی کی طرح نچایا۔ یا بین باجے کی مانند بجایا تھا چنانچہ وید بھاش بھومکا صفحہ ۲۰ مین لکھا ہے۔

کہ اگنی وایو ادت انگرا ان چارون منشون کو جیسے وادتر کو کوئی بجاوے وا کاٹھ کی پتلی کو چیشٹا کراوے اسی پرکار ایشور نے انکو نمت ماتر کیا تھا کیونکہ اُنکے گیان سے ویدون

کی اُتپتی نہین ہوئی۔ کنتو اس سے یہ جاننا کہ ویدون مین جتنے شبد ارتھ اور جو سمبندھ ہین وے سب ایشور نے اپنے ہی گیان سے اُنکے دوارا پرکٹ کیے ہین۔

علاوہ برین اس سے پرمیشور کا مجسم ہونا خود ظاہر ہے کہ اگر اُسکا مُنہہ یا ہاتھ ہوتے تو کاٹھ کی پتلی اور بین کی مانند وہ ان رشیون کو کس طرح بجاتا اور سبحانا اللہ تعالیٰ کو غیر مجسم جاننا تو قرآنی تعلیم ہے مسلمانون سے سیکھ کر ویدون پر حاشیہ چڑہانا ایسا ہے کہ جیسے گدھے کے گلے مین لعل لٹکانا۔ رہی دوسری بات یعنی پرمیشور کا سب پر براجمان ہونا اس سے بھی اسکا جسم ثابت ہوتا ہے۔ اسکو یہان لکھکر معترض آپ ہی اپنے قول کو رد کرتا ہے اور کیون نہ رد کرے وید کے خلاف بھی ہے۔

اس منتر مین پرمیشور کے براجمان ہونیکی نسبت فقط لفظ परिभूः جو دو لفظون سے مرکب ہے परि پری भूः بھوہ۔ پری کے معنے پار اور لفظ بھوہ کے معنے آسمان بقول ہنود یہ کالا کالا دُھوان دہار۔ دونو کے مرکب ہونے سے مطلب یہ نکلا کہ پرمیشور آسمان سے پرے یا پار ہے جسکو اہل تکذیب نے بگمان خود براجمان مانا ہے اب معلوم کرنا چاہیے کہ آسمان سے پرے کہان ہے اگر عدم محض ہے تو وہ نراکار بھی اُس مین رہنے کے باعث معدوم ہے کیونکہ حسب اصول موضوعہ اہل تکذیب عدم سے بجز عدم کے کچھ نہ نکلتا ہے اور نہ اُس مین کچھ داخل ہوتا ہے۔ جب پرمیشور معدوم ٹھہرا تو وید اُسکا کلام نہین ہو سکتے کیونکہ اُنکا وجود معلوم ہے اور اگر وید اُسکا کلام ہے تو وہ معدوم نہین موجود ہے اسلیے اُسکا گھر عدم نہین ہو سکتا ضرور ہے کہ اُسکا آکاش سے پار کوئی جاے قرار ہو ورنہ وید پایۂ صداقت و درجۂ اعتبار سے گر جائیگا کیونکہ وہ اُسکو اُس سے پرے بتاتا ہے اغلب اُسکا گھر سورگ ہے کیونکہ وہ اندر پرمیشور اُربسی وغیرہ کے ناچ پر دل و جان سے قربان ہے اور یہی پرانون کا فرمان ہے اور اُسی ہتری گربھ کا تخت اور چوکی پر بیٹھنا قرین قیاس بھی ہے نہ رب العرش کا اسلیے کہ وہ مالک الملک نشست و برخاست وغیرہ حرکات اور عرش فرش وغیرہ کی حاجات اور کل ضروریات سے بری ہے اور وید کے پرمیشور کی تو توند شریف جل اور ہوا سے بادلون کی صورت بھر رہی ہے اور مارے بوجھ کے وہ حاملہ عورت کی مانند جان سے لاچار و سخت حیران ہے بلکہ ہل چل نہ سکنے کے باعث بصورت بسمل نیم جان ہے چنانچہ یجر وید کے چالیسوین ادھیاے کے چوتھے منتر مین ہے۔

अनेजदेकम्मनसोजवीयोनैनद्देवाऽआप्नुवन्पूर्वमर्शत्।
तद्धावतोन्यानत्येतिष्टत्तस्मिन्नपो मातरिश्वा दधाति॥

دیانندجی نے ویدبھاش مین اور ایک لائق آریے نے ایش اپنشد کے ترجمہ مین اسکے معنے یہ لکھے ہین۔ پرمیشور واحد غیر متحرک اور خیال سے بھی باریک ہے۔ اُسکو حواس خمسہ محسوس نہین کر سکتے کہ وہ اچل برہم اپنے کامون مین دوڑنے والے حواسون مین پہلے ہی سے موجود رہتا ہی اُس برہم مین ہوا بادلون کی صورت مین پانی کو لئے رہتی ہے (غالبًا ریل گاڑی کا انجن ہوگا ورنہ پرمیشور کو جسم سے اور اُسکے جسم مین ہوا اور بادلون اور پانی کا کیا مطلب) اس منتر کے دوسری طرز پر معنے بھی ہو سکتے ہین کہ اُسی اچل برہم مین روحین اعمال کو دھارن کرتی ہین یعنی اُسی مین ارواح باربار داخل و خارج ہوتی رہتی ہین اس صورت مین پرمیشور کو خروج و دخول ارواح کیوقت سخت تکلیف ہوگی ع خودکردہ را علاجی نیست ؛

اب حسب ارشاد مکذبین اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ پرمیشور ہر ایک قسم کے جسم سے مبرا ہی اور گھٹتا بڑھتا اور بیمار نہین اور نہ محتاج بالغیر ہے تو وید جھوٹا ٹھہرتا ہے کہ وہ پرمیشور کا جسم ثابت کرکے اُسکو داڑھی مونچھون والا بتاتا اور ہر ایک عیب کا مرجع ٹھہراتا ہے اور اسکے ساتھ ہی اسکی براجمانی باطل ہوتی ہی جسکا سقم معترض خود بھی ہے اور اگر پرمیشور کو بصفات مذکورہ بالا موصوف گردانین تو وید سچا معلوم ہوتا اور آپکا یہ سب تار و پود ادھڑتا نظر آتا ہے۔ اگر بیاس جی کے ارشاد موافق پرمیشور کو گولر کا پھل اور خلقت کو اُس مین کیڑے خیال فرمائین تو علاوہ اور باتون کے یہ پیش آئی مصیبت چین نہین لینے دیتی کہ خدانخواستہ اگر گولر کا پیٹ گیا تو ساتھ ہی عالم کا ستیاناس جائیگا اور دو چار روحین اُس مین مر گئین تو بڑی خرابی واقعہ ہوگی یا پیٹ چاک کرکے وہ مردے نکالنے پڑینگے یا گولر کی طرح پرمیشور کا پیٹ سڑیگا اور ان سب سے درگذر کر اگر اُسکی اُس براجمانی پر غور فرمائین کہ جو وید والون نے سکھائی ہے تو توبہ ہی بھلی اُلٹی گنگا پوہے کو چلی آئت نمبر۵ مین یاگولکہ جی کا قول ملاحظہ کیجئے اور اہل تکذیب کی ان چکنی چپڑی باتون پر دھیان دیجئے کجا ہستی صانع عالم کا اثبات اور کجا یہ فسانہائے واہیات دیکھئے قرآن شریف نے اس باب مین اللہ تعالیٰ کی ہستی کو کیا مکمل و اکمل ثابت کیا ہی پڑھو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ

یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ - ترجمہ - او مخاطب کہدے جسکا نام ہے اللہ وہ ایک ہے پاک بے نیاز ہے کسی شئے کا محتاج نہیں کسیکو نہیں جنتا اور نہ کسی کا وہ جنا ہی اُسکے اندر سے کچھ نہیں نکلتا کہ وہ گھٹے اور کچھ نہیں داخل ہوتا کہ بڑھے جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی اب ہے اور آئندہ کو بھی ایسا ہی رہیگا اُسکا ناطہ دار بھائی بند کوئی نہیں وہ ہر ایک نقص و عیب ظاہری و باطنی سے پاک ہے -

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۵

قولہ - سورت اعراف - اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ترجمہ - تحقیقاً تمہارا خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں اسکے بعد قرار پکڑا عرش پر - یہ بات بعینہ توراۃ سے منقول ہے - قادر مطلق کا چھ روز میں زمین و آسمان بنانا اور بعد تیار کرنیکے فراغت حاصل کر عرش پر چڑھکر آرام کرنا کیا سر و شکتمان کی تعلیم ہے حالانکہ خود قرآن میں اسکے برعکس موجود ہے دیکھو سورۃ انعام کی یہ آئت وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَیَوْمَ یَقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْنُ - اور وہ جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے اور جب کہتا ہے کہ ہو بس ہو جاتا ہے -

اقول - فی الواقع جو لوگ علم و عقل سے محروم ہوتے ہیں وہ ایسے ہی بکا کرتے ہیں اور جنکو کچھ علم نصیب ہے یا فضل خدا شامل حال ہے وہ مضامین قرآنی سے خوب واقف ہیں - آئت اولیٰ میں بہ تمامہ اور حصہ ثانیہ کے حصہ اول میں تخلیق اولیٰ کا بیان اور دوسرے حصہ میں تخلیق ثانیہ کا بیان ہے اور صحیح معنے پہلی آئت کے یہ ہیں اِنَّ رَبَّکُمُ الَّذِیْ تحقیق تمہارا رب وہ ہے کہ جسنے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا زمین و آسمان کو فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ چھ وقتوں یا چھ زمانوں میں ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پھر مستوی ہوا عرش پر - امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ اشارۃ الی ستۃ احوال فی نظر الناظرین وذالک لان السمٰوات والارض وما بینھما ھو ثلاثۃ اشیاء ولکل واحد منھما ذات وصفۃ فنظر الی خلقہ ذات السمٰوات حالۃ ونظر الی خلقہ صفاتھا اخری ونظر الی ذات الارض والی صفاتھا کذالک ونظر الی ذوات ما بینھما والی صفاتھا کذالک فھی ستۃ اشیاء فی ستۃ احوال وانما ذکر الایام

لان الانسان اذا النظر الی الخلق راہ فعلا و الفعل ظرفہ الزمان والایام اشہر الازمنۃ ولانہ قبل السموات لم یکن لیل و نہار وھذا مثل ما یقول القایل لغیرہ ؎

کان یوماً مبارکا	ان یوماً ولدت فیہ

فقد یجوز ان یکون ذلک قد ولد لیلا ولا یخرج عن مرادہ وھو الزمان الذی ھو ظرف ولادتہ یعنی اس آیت سے چھ حال مراد ہین اسلئے کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ ان مین ہے وہ سب کل تین چیزین ہین اور ہر ایک کی ذات او صفت ہے پس آسمانون کی پیدائش کے لحاظ سے ایک حالت اور اُسکی صفات پیدا کرنیکے اعتبار سے دوسری اور زمین پیدا کرنیکی نظر سے تیسری اور اُسکے صفات کی تخلیق کے اعتبار سے چوتھی اور جو کچھ کہ ان دونو مین ہے اُسکی پیدائش کے لحاظ سے پانچوین اور اُسکی پیدائش کے خیال سے چھٹی گنی جاتی ہے نہ موجودہ ایام ۔ اور اللہ تعالے نے جو بیان ایام کا ذکر کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان جب خلقت پر نظر ڈالتا ہے تو اُسے یہ فاعل کا فعل معلوم ہوتا ہے اور فعل کا ظرف زمانہ ہوتا ہے اور زمانون مین زیادہ تر مشہور ایام ہین پس ایام کو یاد فرمانیسے مقصود انسان قاصر الفہم کا سمجھانا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آسمان و زمین وغیرہ کے پیدائش سے پہلے دن اور رات کچھ نہین تھا اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسا کوئی کہے ؎

کان یوماً مبارکا	ان یوماً ولدت فیہ

اے فلان جسدن تو پیدا ہوا تھا وہ دن بڑا بابرکت تھا اگرچہ اُسکا تولد شب کے وقت ہوا ہو مگر قائل کا مطلب فوت نہین ہوتا کیونکہ اُس سے اُسکی مراد محض تولد ہے اسی طرح سے اللہ تعالی کی چھ دن سے مراد ایام موجودہ نہین حالت کا اظہار مقصود ہے ۔ مطلب یہ کہ وہ اللہ تمہارا رب ایسا قادر مطلق ہے کہ اُسنے چھ لمحون یا چھ منٹون یا چھ پلون مین ان تینون چیزون کو یعنی چھ حال مین آسمان ۔ زمین ۔ اور جو کچھ کہ ان مین ہے سب کو پیدا کردیا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پھر بنایا یا برابر کیا عرش کو یا مالک ہوا عرش کا یا عرش بنانیکا ارادہ کیا یا متصرف ہوا عرش پر یا اپنی رحمت کو کما حقہٗ ظاہر کیا عرش پر کیونکہ کل دنیا مین جو کچھ نعمتین ہین بمقابلہ رحمت ہائے عرش قطرہ پیش دریا ہین چونکہ استوی وسیع المعنے ہے اسواسطے اس آیت کے معنے بہت سے ہین قرار پکڑنا اور بیٹھنا نہین لیے جاتے کیونکہ اللہ تعالی کی تعریف قرآن نے یہ بیان کی ہے لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ کہ اُس حی و

قیوم کی ذات آلکس اونگھ اور تکان سے پاک ہے وہ عرش فرش کا محتاج نہین جسوقت عرش نہین تھا وہ اُسوقت بھی تھا اور حق بات یہ ہے کہ جس طرح مصنف اپنی تصنیف کی حقیقت و مراد کو خوب جانتا اور سمجھتا ہے شارح اُسکی کُنہ کو نہین پہنچتا بسا اوقات غلطی کھاتا ہے اسی طرح قرآن شریف کا حال ہے کما حقہ ہمارے فہم ناقص مین نہین آسکتا - اپنے زعم کے موافق سمجھکر اکثر انسان غلطی کھاجاتا ہے اسواسطے ایسے ایسے مقامات کو خواہ دخل نہ دینا چاہیے اور نیک و عمدہ معانی سے نکلکر برے مینے لینا ایسا ہے جیساکہ جان بوجھکر جھوٹ بولنا اور گندگی کھانا معترض صاحب ذرا ویدون کا محاورہ یاد فرمائین اور تہذیب و ہوش کو کام مین لائین -

دوسری آیت کے معنے یہ ہین ھُوَ الَّذِیْ اللہ وہ ہے جسنے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو بِالْحَقِّ ساتھ حکمت اور عمدگی کے وَیَوْمَ جسوقت یَقُوْلُ کہیگا کُنْ ہوجا یا ہوپڑے فَیَکُوْنُ پس وہ ہوجاتا ہے یا ہوپڑیگا - فائدہ - اس آیت کے حصہ اولی مین تخلیق اولی کا بیان ہے اور ثانیہ مین تذکرہ قیامت ہے یعنی جسوقت ہنگامہ محشر کو اللہ تعالی فرمائیگا ہوجا اُسی وقت وہ قائم ہوجائیگا - اس آیت کے معنے یہ بھی ہین کہ اللہ تعالی کے حکم کے سب فرمانبردار ہین جو کچھ اُسکے علم مین ہے جب اُسپر اُسکا فرمان واجب الاذعان صادر ہوتا ہے وہ فوراً قبول کرلیتا ہے -

قولہ - اے محمدی فاضلو ہم کس بات کو سچ جانین اور کسکو دروغ خدا کا کلام اور اتنا اندھیر -

اقول جس طرح آیت اولی مین چھ یوم کا لفظ تھا اسی طرح اگر یہان بالحق کی جگہ لفظ بارہ یوم یا دو یوم آتا تو بیشک اختلاف مضامین سمجھا جاتا اور موقع اعتراض تھا چونکہ یہان اسکی خلاف واقع ہوا ہے پس خود ظاہر ہے کہ لغو گو مدعی ناحق پر ہے - اور مذکورہ آیتون کا مطلب یہ کہ ایک وقت وہ تھا کہ انسان وغیرہ مخلوق کا کہین ذکر مذکور نتھا پھر ایک حالت وہ آئی کہ اللہ تعالی نے پانی بناکر اُسپر زمین پھیلائی پھر آسمان بنائے غرضیکہ اسی طرح صانع عالم نے چھ حالتون مین اپنی حکمت اور قدرت سے سب کچھ کردکھایا وید کے پرمیشور کی طرح مادہ اور روح کا محتاج نہوا اور ایک یوم ایسا آئیگا کہ ہنگامہ حشر اُسکے حکم سے برپا ہوجائے گا وَلَیْسَ ذٰلِکَ عَلَی اللہِ بِعَزِیْزٍ[1] - پس یہ دونو آیتین اللہ تعالی کی ہستی اس زور شور سے ثابت کرتی ہین کہ جسکا عشر عشیر بھی تمام ویدون مین نہین - بفرض محال اگر کوئی ایک آدھ منتر نکل بھی آیا تو وہ ایسا

[1] اور یہ بات اللہ تعالی کے نزدیک کچھ مشکل نہین ۱۲

ہے جیسا کہ نادان کے مُنہ سے عقل کی بات اور نخواہ مخواہ کی شیخیان بگھارنا اور جاہل آدمی کا علمی مضامین مین پڑنا اور دخل در معقولات دینا ایسا ہے جیسا کہ تیز گھوڑے پر ناواقف کا سوار ہونا اگر چلا تو گرا اور جان سے گیا اگر نہ چلا تو بچا اور وہین کا وہین رہا اسواسطے ادب و خاموشی ہی بہتر ہے۔

قولہ - یہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک آدمی اپنی طاقت کے موافق کام کرتا ہی خدا جو سب چیزون کا مالک ہے افسوس کہ اسکے بنانے مین اتنا حیران و سرگردان ہوئے اور چھ دن رات ایک دم بھی نہ سوئے اور لگاتار کام کرتا رہے اور حدیث مین ہے کہ اُسنے آدم کی مٹی کو بھی چالیس دن تک اپنے دونو ہاتھون سے خمیر کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا محنتی آدمی ہے جسکے چالیس روز ایک آدم کا قالب بنانے مین صرف ہوئے بھلا اُسکی صنعت کا کیا ٹھکانا ہی اور وہ حدیث یہ ہے خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ آدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا۔

اقول - لاریب ہر ایک آدمی اپنی طاقت کے موافق کام کرتا ہے کیونکہ وہ محتاج ہی قادر و بے نیاز نہین وید کا پرمیشور بیشک کوئی بڑا محنتی آدمی ہی کہ جسنے کمال کوشش سے ذرون کو جوڑ جاڑ کر روحون کا ڈربہ چن دیا ہے اور اللہ کہ روحون اور ذرون کا خالق اور سب کا مالک ہے اُسنے بیشک اپنی حکمت اور قدرت کے زور سے جسکو آناً فاناً چاہا آناً فاناً اور جسکو بتدریج چاہا پیدا کر دیا۔ جیسا کہ آیت مرقومہ بالا سے ظاہر ہے اور حدیث خمرت طینۃ آدم کا نشان بسند صحیح کتب صحاح مین ندارد ہے اور اُسپر جو کچھ معترض کا بکواس ہے وہ لغو اور بالکل بے اساس ہے۔ البتہ وید کے پرمیشور کی طرف یہ سب کچھ خیال کر سکتے ہین کہ ذرون کو جوڑنے اور روحون کو اُن مین ملانے سے بیشک اُسکو بہت بڑی تکلیف ہوئی ہوگی کیونکہ جو جنکے پیدا کرنے پر قادر نہو اُسکو اُنکے جمع کرنے اور بنانے مین بہت کچھ تدبیرین اور اکثر حصہ عمر صرف کرنا پڑتا ہی اور پرمیشور کی صناعی و کاریگری کی حقیقت مختصراً یا گو لکھہ چکی وید کے مصنف عارف کامل نے اس طرح بیان کی ہے۔

आहुत्या प्यायते सूर्यः सूर्य्याद्वृष्टिरथौषधिः ।
तदन्नं रसरूपेण शुक्रत्वमधि गच्छति ॥
स्त्रीपुंसयोस्तु संयोगे विशुद्धे शुक्रशोणिते ।
पंचधातून्स्वयं षष्ठ आदत्ते युगपत्प्रभुः ॥

یہ دونو شلوک ۷۱ و ۷۲ یاگوت اسمرتی کے تیسرے ادھیا مین ہین - ترجمہ یہ کہ ہوم کرنے سے سورج

دیوتا خوش ہوتا ہے اور سورج سے بارش ہوتی ہے اور بارش سے نباتات پیدا ہوتی ہے اور نباتات کے کھانیسے منی بنتی ہے اور جب نر و مادہ جفت ہوتے ہین اور نطفہ خون حیض مین ملجاتا ہی اُسوقت پانچون عنصر اور روح اور پرمیشور اُس مین متفق ہوکر قیام کرتے ہین۔ فائدہ کہان عرش اور آسمان کے پار کا مقام اور کہان نکلا پرمیشور کا قیام نعوذ باللہ منہا۔ مگر افسوس کہ مخلوق بنانے مین وہ اسقدر حیران و سرگردان ہووے۔ اور پونے دو ارب سال سے لیکر آجتک ایک دم بھی نہ سووے اور لگاتار اس سے خارج اور اُس مین داخل ہوتا پھرے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جفاکش اور باہمت پُرش ہے کہ ایسے تنگ و تاریک مکانون مین نو نو مہینے اور سال سال بھوکا پیاسا رہتا پھرتا ہے اور خون حیض تک نہین کھاتا جسکو ایک بچہ پیدا کرنے مین اتنا عرصہ لگے اور گوناگون دقتین اُٹھانی پڑین بھلا اُسکی صنعت کا کیا ٹھکانا ہے بالفرض پرمیشور کو اگر ایک آدھ روح یا کوئی ذرہ بنانا پڑجاتا تو جانے کن کن مصالحون اور کتنے سالون مین اُسے پیدا کرتا اور کس کس پیٹ مین پڑتا پھرتا۔

قول۔ جبکہ خدا مخلوق بنانے مین اسقدر کمزور و بیکس ہے کیا اُنکی کسی اور علمی معاملہ مین دسترس ہوسکتی ہے۔

اقول۔ ہرگز نہین اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ اُنکی اگر کسی علمی معاملہ مین دسترس ہوتی تو قرآن شریف کا مقابلہ وید سے کرتے معارج النبوت سے رطب و یابس مضمون نقل کرکے اُسپر بیہودہ نہ بکتے اور اُسکی جواب مین مفتی بہ کتاب یاگولکہ اسمرت کا فتوی نہ سُنتے سچ ہے ع

	چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد		میلش اندر طعنہ پاکان برد	

اسلام کا خدا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا قادر مطلق سبکا خالق دنیا بنانے مین اسقدر توانا و طاقتور ہے کہ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ جسوقت وہ کسی چیز کے بنانیکا ارادہ کرتا ہے اُسیوقت اُسکے امر سے ہوجاتی ہے رہے اہل اسلام اور اُنکی علمیت سو علاوہ اسکے کہ جسکو مین اس کتاب کے آخر بیان کرونگا آپ پر بھی روشن ہے ہندوؤن نے کھانا پینا حرفہ سینا پرونا وغیرہ فنون طب فلسفہ حقیقی توحید وغیرہ علوم نکاح ثانی عورتون کا پردہ ترک زنا وغیرہ اعمال حُسن خلق حق گوئی وغیرہ عمدہ خصال کہان سے سیکھے اسی اسلام کے پرتو اور انہی اسلامیون سے کہ جنکو آپ بُرا کہتے ہین افسوس ہماری بلی اور ہمین ہی میاؤن۔

ذرا اور بھی سُن لین کہ اگر وید کے پرمیشور مین خلقت بنانیکی طاقت ہوتی تو وہ سرشٹی کی آدمین ہرنہ گربھ

روپ کیون بنتا اور پرش سکت کی حکم موافق اپنے تن کے جیتھڑے کسلیے بکھیرتا یا بقول منوجی یونی مین سی ڈال کر اُنہین ناپاک کرتا یا اُس مین اگر علمی مادہ ہوتا تو کیا بھاٹون کی طرح اندر اور اگنی کی تعریفین گاتا یا خاوند کے جیتے جی ہی بلا مفارقت غیر سے مجامعت کی اجازت دیتا یا تا لابون اور ندیون پر ننگی مادر زاد نہانے کی ہدائت کرتا ہرگز نہین۔ پس بقول آپکے جنکا پرمیشور ایسا رنگیلا اور خوش نفس ہے پس اُنکی کسی اور علمی معاملہ مین کیا دسترس ہے۔ مین اگر برخلاف کہتا ہون تو کلمات مذکورہ بالا کے رد مین ایک ایک منتر ہی پیش کردین جس سے وید کی صداقت اور پرمیشور کی علمیت و تہذیب ثابت ہوجائے۔

قولہ۔ یہان پر بہت سے سوال پیدا ہوتے ہین الخ

اقول۔ ہونے دیجیے اور سب کا جواب شافی لیجیے۔

قولہ۔ آدم کی مٹی کہان سے آئی الخ

اقول۔ اسی زمین سے لی گئی تھی جبپر وہ خلیفۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بنائے گئے تھے۔

قولہ۔ اور کیون[1] کن فیکون کہنے سے اُسکا قالب تیار نہ کرلیا۔ الخ

اقول۔ خلقت کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی حکمت پر موقوف ہے جسکو وہ بتدریج چاہتا ہے بتدریج کردیتا ہے۔ جیساکہ گندم اگرچہ جسوقت بوئین وہ اُسی وقت بھی پیدا کرسکتا ہے تو بھی کسی مصلحت کے واسطے آہستہ آہستہ بڑہاتا اور پکاتا ہے ایک دم نہین کردیتا اور جسکو ایکدم چاہتا ہے اسکو فی الفور پیدا کردیتا ہے جیساکہ ارواح اگرچہ اُنکو بھی وہ آہستہ آہستہ پیدا کرسکتا تھا مگر کسی خفیہ مصلحت کے باعث دفعۃً ہی کردیا۔ خلیفۃ اللہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُسنے جتنے عرصہ مین چاہا پیدا کردیا۔

قولہ۔ اس فانی جسم کیواسطے تو چالیس دن دونو ہاتھون سے محنت کی تب کامیاب ہوا اور اب باقی و جاودانی روح کیواسطے پیدائش کا ذکر نہ کیا کہ کن کن مصالحون سے کتنے سالون خمیر کیا۔

اقول۔ چالیس روز کی تعداد قرآن شریف وحدیث صحیح مین نہین آئی اور روح کی پیدائش کا حال اُسنے

[1] یہ فقرہ سائل کی جہالت پر دال ہے اگر یہ کہتا کہ صرف کن کہنے سے کیون نہ پیدا کرلیا تو ٹھیک تھا چونکہ فیکون کو بھی اسنے اس مین شامل کرلیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے نزدیک یہ تمام فقرہ کن کے معنے مین بولا جاتا ہے پس جسکی لیاقت کا یہ حال ہے اُسکا کلام اُسی کیلئے پر وبال کیون نہ ہوگا۔ سالیکہ نکوحت از مہاش پیدا است ۱۲

اس طرح بیان فرمایا ہی یسئلونک عن الروح من امر ربی اور مخاطب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ سے منکر (روح کو ازلی ماننے والے وغیرہ) روح سے سوال کرینگے (یہ مخلوق ہی یا غیر مخلوق ہے) اُنسے فرمادے کہ وہ بھی میرے رب کے امر سے ہی۔ مطلب یہ کہ جس طرح ہر شئے اللہ اللہ تعالی کے امر سے مخلوق ہے اسی طرح روح بھی اُسی کے امر سے مخلوق ہے اور اس امر اصطلاح مین امر تکوینی کہتے ہین۔

قولہ۔ اگر مادہ کو ازلی نہین مانتے تو مصنف قرآن کو نہایت ضروری تھا کہ اس بات کو مشرح دلائل سے واضح کردیتا مگر اُسنے نہین کیا۔ بلکہ وہ دنیا پیدا کرنیسے ہی لاچار ہے چہ جائیکہ پیدائش کی کیفیت سے مطلع فرمائے۔

اقول۔ آنکھین اگر مُندی ہین تو دن بھی رات ہے۔ اللہ تعالی نے صدہا مقام پر قرآن شریف مین اپنا خالق کل ہونا اور زمین و آسمان وغیرہ موجودات کو مخلوق ثابت کیا ہے پڑھو آیت اِنَّ فِی خَلقِ السّموٰاتِ والارض تا آخر۔ اور چونکہ ارواح اور ذرہ کل شئے مین داخل ہین اسواسطے صاف فرمایا کہ او منکرو تم ایک ایک چیز کو الگ الگ ادبار بار کیون پوچھتے ہو شافی وکافی مختصر اُسن لو خَلَقَ کُلَّ شَیءٍ فَقَدَّرَہُ تَقدِیرًا۔ کہ اس قادر مطلق نے ہر شے کو پیدا کیا اور سب کو اپنے اپنے انداز پر چلایا ہی پس قرآن صادق البیان سے اسکا خالق کل ہونا اور ہر شئے کا بغیر کسی مادہ کے اُسکی قدرت سے پیدا ہوجانا ظاہر ہے نمعلوم آنجناب امر بدیہی سے کسلیئے انکار کرتے ہین اور جن ویدون سے اُنکو پیار ہے اُنسے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ پرمیشور کو روح اور ذرہ اور اُنکے کرم اور گن اور سبھاؤ بنانے سے عار ہے بلکہ اسکا علم ہی نہین رکھتا اور اگر مادہ کا محدث و مخلوق ہونا کسی تیرہ درون کے فہم زبون مین نہین آتا تو سوالات مندرجہ ذیل کا جواب دین۔

(۱) مادہ اشیا اگر قابل فنا ہے تو عالم کو دائمی کہنا اور صورتون کا ہمیشہ کیلئے بطور تبادل آتے رہنا اور صورتون کا ابقا غلط ہوگا اور اگر قابل فنا نہین ہے تو ضرور واجب بالذات ہوگا اور سوائے خدائے واجب الوجود کے دوسری شے کو واجب کہنے سے تعدد وجبا لازم آیگا جس سے شرک ثابت ہوگا جو معترض کے نزدیک بھی درست نہین۔ دوسرے یہ کہ مادہ مین استعداد کا ہونا مسلم ہے اور درجہ استعداد مین وجود بالقوۃ اور عدم بالفعل ہوتا ہے جسکے باعث اُس مین تغیر رہتا ہے پس واجب

بالذات کا تغیرات سے پاک ہونا ضرور ہے اسلئے بھی مادہ کو واجب بالذات کہنا درست نہو گا پس مادہ کا ممکن بالذات ہونا ضرور ہے اور ہر ممکن بالذات خود موجود نہیں ہو سکتا ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور جب وجود مین دوسرے واجب کا محتاج ہے تو وہ دوسرا بھی اگر ممکن ہوگا تو اُسکے وجود کیلئے دوسرے کی حاجت ہو گی پھر سلسلہ غیر متناہی تو چل نہیں سکتا کیونکہ عقلا کے نزدیک تسلسل باطل ہے اسلئے ضرور ہے کہ ایک وجود پر ختم ہو پس وہی واجب بالذات خالق مادہ اور قادر مطلق ہے کیونکہ اگر مادہ موجود کرنے اور فنا پر قادر نہیں ہے تو اُسکا عجز ثابت ہو گا جس سے اُسکا حادث ہونا لازم آتا ہے اور خدائے پاک کا اُسکے وجود و فنا پر قادر مطلق ہونا ثابت ہے۔

(۲) اگر مادہ قدیم ہے تو اُسکے ساتھ ہی صورت جسمیہ و نوعیہ بھی قدیم ہونگی کیونکہ مادہ اور یہ دونو باہم علت و معلول ہین چنانچہ حکما کے نزدیک یہ امر مسلم ہے والا کسی دوسری شئے کے معلول ہونگے اور وہی پہلے سوال کی صورت لازم آئیگی۔ پس اگر باہم علت و معلول ہین تو مادہ کا تقدم ذاتی جو کہ علت کے واسطے ضرور ہے لازم ہے جس سے امتناع تناسخ ظاہر ہے اور بہر صورت ہر ایک کا تقدم ذاتی غیر محال ہو گا خلاصہ یہ کہ کیا مادہ کیا مادیات کیا صورت سب مخلوق و محتاج و محل فنا ہین اور سب کا وجود عارضی ہے اور واجب بالذات ایک قادر مطلق ہے اور اسی کیواسطے امتناع عدم اور استحالہ فنا ہے کیونکہ اُسکا وجود ذاتی ہے پس مادہ اور دیگر مجردات اور صورتین وغیرہ پہلے نیست تھین بعدہ پھر نیست ہو سکتی ہین قیام دائمی بجز ذات باری کے کسی کو نہین۔

وید سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۵

हिरण्य गर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत।
सदाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥

ہرن گربھ سمورتتاگرے بھوتسیے جاتہ پتی ریک آسیت + سداد ہار پرتھوم دیا موتے مام کسمئی دیوائے ہوشا بدھیم +

اقول۔ مدعی ویدنے اس منتر کا پورا پورا پتہ نہین دیا محض رگوید منڈل ۱۰ پر اکتفا کیا ہے اور پورا حوالہ نہ دینے کی وجہ بجز اسکے اور کوئی نہیں معلوم ہوتی کہ اسکے سرے پر اس طرح لکھ رہا

۶ हिरण्य गर्भः प्रजापति त्रिष्टुप यعنی منتر ہرن گربھ رشی نے پرجاپتی دیوتا کی تعریف مین ترسٹپ وزن مین کہا ہے دیکھو یجر وید اشٹک آٹھ ادھیا سات سکت دوسرا منتر پہلا - اور یہ لکھنا مصنفین وید کا بیجا نہین تعصبانہ نہین بغرض اظہار حق ہے کیونکہ یہ منتر فی الواقع الہامی کلام نہین شخص مذکور کا بنایا ہوا ہے چنانچہ دیانندی یجوید مین بھی اسطرح لکھا ہے۔

हिराय गर्भ इत्यस्य हिरण्य गर्भः ऋषिः
प्रजापति देवता आर्षी त्रिष्टुप्छन्दः धैवतः स्वरः ॥

یعنی اس منتر کا نام ہرن گربھ ہے اور یہ ہرن گربھ رشی کی تصنیف ہے پرجاپتی کی تعریف مین آرشی ترشٹپ وزن ہے دھیوت سُر مین گایا جاوے دیکھو دیانندی بھاش تیرہوان ادھیا منتر چار اور ادھیا پچیس کا منتر دس - علاوہ برین وید کے مصنفون کی فہرست مین بھی ہرن گربھ رشی کا نام درج ہے جس سے صریح ثابت ہے کہ یہ کسی بندے کا کلام ہے کلام الہٰی کے مقابل رکھنے قابل نہین ایک گانی بجانی کہانی ہے ۔ نہ معلوم تکرار نزول پر اعتراض کرنے والے پہلے وید کیون نہین پڑھ لیتے جس سے اُنہین بھی بخوبی واضح ہو جاوے کہ تکرار مضامین خود اُنکے گھر مین ہے۔

قولہ - اے جیو جو سرشٹی کے پورب سب سورج آدی تیج والے لوگون کی اُتپتی کا استھان ادھار اور جو کچھ اُتپن ہے ہوا تھا اور ہوگا اُسکا سوامی تھا اور ہے اور ہوگا وہ پرتھوی سے سوریہ لوک پرینت سرشٹی کو بنا کر اپنی اننت شکتی سے دھارن کر رہا ہے اسی ایک پرمیشور کی بھگتی کرنی ضروری ہے اور کسی کی نہین۔

اقول اسکا اُردو یہ ہے اے انسان جو قبل از مخلوق کرہ آفتاب وغیرہ کا بنانے والا ہے گزشتہ موجودہ و آئندہ کا وہی مالک ہے زمین سے لیکر فوق کرہ آفتاب تک مخلوق بنا کر اپنی طاقت سے سب کی حفاظت کر رہا ہے اسی کی عبادت ضروری ہے اور کسی کی نہین۔

مگر یہ اس مدعی کا ذاتی سرمایہ نہین بھومکا صفحہ ۹۰ سے سرقہ کیا ہوا ہے لیکن کھوج گم کرنیکو واسطے اسکی صورت اور فقرہ کسمی دیوا سے ہوشا کا ترجمہ بدل ڈالا ہے اُنہون نے اسکے معنے یہ کیے تھے کہ اُس پرمیشور کی بندگی جیسے ہم کرین ویسے ہی تم بھی کرو جس سے صریح ثابت تھا کہ یہی بھگت

کا کلام ہے آپنے بجائے اُسکے جھٹ لکھدیا کہ اُسکی بندگی کرنی ضروری ہے اور کی نہین تا کہ وہ داغ سیاہ اسکے چہرے سے دُھلجائے اور اللہ تعالی کے قرآن صدق البیان کے ہم پلہ ہوجائے ع

چہ دلاورست دزدیکہ بکف چراغ دارد ٭ مگر خوبی قسمت بھی عجب چیز ہے کہ ع

پاپ چھپائے نہ چھپین انت کو بات اُگھائی ٭ اہل حق نے بھی جھوٹے کو گھر تک پہنچادیا اور خود اُسی کی کتاب سے اسکا جہل ثابت کرکے اصلی مدعا دکھا دیا کہ یہ کسی بندے کا کلام ہے اور کسی دیوائے کے معنے یہ نہین مترجم کی عیاری ہے۔ بفرض محال اگر یہی ہین تو تکذیب صفحہ ۱۰ مین آپنے جو اس فقرہ کے معنے یہ لکھے ہین کہ جو سب سنسار کا پتی ہے اُسی کی بندگی ہم کرین اگرچہ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ کسی عابد کا کلام ہے تو بھی غلط ہونگے اور اگر یہ صحیح ہین تو ضرور ہی وید کا پرمیشور کسی اور پرمیشور کی بندگی کرتا ہوگا ورنہ ایسا کہنے کے کیا معنے کہ اُسکی بندگی جیسے ہم کرین ویسے تم بھی کرو۔ اور آپکے گرو صاحب نے یجر وید بھاش صفحہ ۱۲۸۹ مین اسکا ترجمہ یہ کیا ہے منشو جیسے ہم لوگ جو اس اُتپن ہوئے سنسار کا رچنے اور پالن کرنیوالا سبھا ئیکی ابھکشا سے رہت سورج آدکا آدھار جگت رچنے کے پہلے ورتمان تھا وہ اس سنسار کو رچ کے اور پرکاش رہت اور پرکاش سہت لوکون کو دھارن کرتا ہوا اُس سکھروپ پروردگار پرکاشمان پرمیشور کو تمام آدمی سامگری سے سیوا مین تتپر ہون ویسے تم لوگ بھی اُسکا سیون کرو۔ خلاصہ یہ کہ اے اولاد آدم جیسے ہم لوگ اس ہرن گربھ خالق کل کی بندگی کرتے ہین ویسے تم بھی کرو۔ اگرچہ یہ ترجمہ بھی قابل تسلیم نہین تو بھی اس سے صریح واضح ہے کہ اسکا مصنف کوئی عابد ہے معبود نہین البتہ جب ہو سکتا تھا اسکے ابتدا یا انتہا مین اگر پرمیشور اتنا کہدیتا کہ اے بندے ایسا کہہ مگر اسکا سبق تو چارون ویدون نے پڑھا ہی نہین شروع سے آخر تک آپ اُسکو ہزار بار پڑھ جائین تو بھی ایک دفعہ سمجھ یہ نہین آئیگا کہ اس مطلب کیلیئے یہ منتر بولا گیا ہے۔ پنڈت سادھو سنگھ جی نے جو بغرض اظہار حق ستیارتھ بیک مین اسکا ترجمہ لکھا ہے وہ ہدیہ ناظرین کرتا ہون کیونکہ بہ نسبت ان ترجمون کی وہ زیادہ تر صحیح و قابل اعتبار ہے یعنی آدی بھوتک سرشٹی سے پورب کال مین سرب بھوت ماتر کا پالن کرنیوالا ایک ہرن گربھ ہو کر اُتپن ہو کر ہوتا بھیا ارتھات وہ پرماتما ہرن گربھ بھاؤ کو پراپت ہو کر سروپران ماتر سے پرتھم شریر ہوا سو پرتھوی انترکش اور سانیک لوکون کو اپنی شکتی سے دھارن کرتا بھیا اُس ایک دیو کے ارتھ ہم ہو دان

آدمی سے اسکا پوجن کرین اسکا اُردو یہ ہے اس موجودات کے وجود مین آنیسے پہلے صانع عالم ایک ہرن کے گربھ سے ظاہر ہوا یعنی پرمیشور ہرن کی صورت بنکر سب مخلوق سے پہلے آموجود ہوا پھر اُسنے چرند پرند انسان حیوان اور نباتات جمادات اور زمین آسمان وغیرہ سب کرہون کو اپنی قدرت سے بنایا اُس ایک دیو پرمیشور کے واسطے ہم لوگ قربانیان وغیرہ سے اُسکی پرستش کرین۔

علاوہ برین کسی نے ہرن گربھ کے معنے سورج کئے ہین کسی نے سونیکی کان کے لئے ہین اور سب کا مطلب یہ کہ ایشور مخلوقات سے پہلے سورج یا سونیکی کان یا ہرن کے حمل سے ظاہر ہوا دیانند صاحب نے اُسکا لفظی ترجمہ اسی واسطے کچھ نہین کیا۔ اگر کرتا تو ضرور مرجع اعتراض بنتا۔

ناظرین یہ آریون کے پرمیشور کی شان عظمت ہے جسپر اُنکے دلون مین بھرپور خباثت ونخوت ہی مگر افسوس کہ دنیا بنانیکے واسطے اُس وشویونی کو ایسے بزدل وحشی کی صورت مین ظاہر ہونا پڑا کہ ہرے ہرے کھیت کھانا اور ہرنیون سے رنگ لیان منانا جسکا کام ہے اور بے شعور ولاعقل ہونیکے سبب حیوان مطلق نام ہے کجا یہ وحشی صورت اور کجا وہ خالق خلقت بفرض محال اگر حلول فرمانیکے سوا وہ عقل سے عاری مخلوق کا سلسلہ جاری نہین کرسکتا تھا تو کوئی عمدہ قالب لیا ہوتا اور بصد خوبی واسلوبی اس کام کو سرانجام دیا ہوتا مگر اتنی عقل بھی ہوتی سچ ہے ؎

	آنچہ دانا کند کند نادان	لیک بعد از ہزار رسوائی	

یہ تو ہستی صانع کی دلیل تھی جو اوپر گزری اب ویدون کے منزل گاہ یعنی رشیون کا حال سنئے جو کہ پرانون خوش بیانون مین لکھا ہے۔

हरिणी गर्भ संभूतो ऋष्य श्रृङ्गो महामुनिः।
श्वपाकी गर्भ संभूतः पिता व्यासस्य सत्तमः॥
गणिका गर्भ संभूतो वशिष्ठश्च महामुनिः।
तपसा ब्राह्मण्ये जातः संस्कारस्तत्र कारणम्॥

ترجمہ۔ ہرنی کے حمل سے پیدا ہوئے شرنگ رشی بڑے بزرگ اور شوپا چنڈالنی کے پیٹ سے ہوئے پراسر جی وید بیاس کے والد بڑے راستباز اور گینکا رنڈی کے بطن سے ہوئے باشسٹ رشی بزرگ اعظم۔ فائدہ۔ اور مچھودری ملاح کی کنواری لڑکی کے شکم سے بعناءت پراسر عاشق مزاج

پیدا ہوئے بیاس جی ویدون کے جامع۔ انتہے۔ اور یہ سب عبادت کے زور سے برہمن کہائے اور عبادت ہی بزرگی کا باعث ہے۔

اسی عالم مین قوم کی بہتری اور بہبودی کیواسطے اور نیز جابجا ویدون کے حکم پہنچانیکی غرض سے ایسے ایسے بزرگون نے ہرنیون اور چوہڑیون وغیرہ کے ناپاک رحمون سے جبکہ اتم و افضل جنم لیا ہے اور انہون نے خود بھی ترقی قوم کیواسطے اپنی ہمقوم شوہردار عورتون سے جماع کیا ہے (اگرچہ ہرنی وغیرہ حیوانوان اور زن بیگانہ اور چوڑھیون کے ساتھ ہمبستر ہونے سے انکی بزرگی پر حرف آتا ہے) دنیا بنانے اور وید الہام فرمانے کے واسطے اگر پرمیشور نے بھی سونے کی کان یا سورج یا ہرنی کے گربھ سے ظہور کیا تو کیا بُرا کیا از راہ رسم مذکورہ کچھ تعجب نہین ہے

	اگر آبِ چاہِ نصرانی نہ پاک است		جہود مُردہ راشوئی چہ باک است

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۶

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ ترجمہ۔ مین بھی تمہارے جیسا ایک آدمی ہون وحی کیا گیا سوائے اسکے نہین کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ایک اللہ ہے۔

اقول۔ اول تو آیت ادھوری دوسرے ترجمہ غلط جسپر اہل تکذیب کا یہ خبط ہے کہ (جہانتک الٹ پلٹ کر دیکھا گیا فلسفہ کا پتا ندارد ہے بقول شخصے پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل پہلے اپنا فلاسفر ہونا تو ثابت کرلین جب ہی ایسی ایسی شیخیان بگھارنا۔ ہندی اور عربی جانتے نہین عبارت کا صحت وسقم پہچانتے نہین جسپر یہ تکبر (نعوذ باللہ من شر الجاہلین) ناظرین پوری آیت (معہ صحیح ترجمہ) قرآن شریف مین اس طرح وارد ہے قُلْ او مخاطب منکرون سے کہدے کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سوائے اسکے نہین کہ مین تمہاری مثل ایک بندہ ہون (وجود عارضی رکھتا ہون) يُوْحٰٓى اِلَيَّ میری طرف وحی کی گئی ہے اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ یہ کہ تمہارا معبود ایک اللہ ہے اُسکا وجود ازلی ودائمی ہے بجز اُسکے کوئی واجب الوجود اور انادی نہین فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ پھر جسکو اُسکے حضور مین حاضر ہونیکا یقین ہے فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

چاہیے کہ وہ عمل صالح کرے وَلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا اپنے رب کی عبادت مین خواہ مالی ہو یا بدنی یا مشترک بینہما کسی کو شریک نکرے اور اس آیت شریفہ سے مطالب ذیل برآمد ہوتے ہین - اول ہستی صانع - دوئم شرک - سویم قرآن کا من اللہ ہونا - چہارم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جائے نزول ہونا - اگر آیت مذکورہ کے مقابل آنجناب کوئی ایسا منتر ویدون سے نقل کرتے جس سے ہستی صانع اور توحید ثابت ہوتی اور اگنی وغیرہ رشیون کا خدا کے بندے وخادم کلام اور ویدون کا اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہونا پایا جاتا تو ایک بات بھی تھی مگر یہان تو خالی چوک چاندنی اور جل بل بالون سے کاسہ لیسی ہو رہی ہے - ویدون نے تو ہستی صانع کا اثبات کجا کبھی توحید کا سبق ہی نہین پڑہا بلکہ بڑے زور سے بت پرستی کا حکم اور شرک کا فتویٰ دیا ہے دیکھو یجر وید ادھیا چالیس منتر ۹ -

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूतिमुपासते।

ततो भूय इव ते तमो य उ सम्भूत्याᳪरताः॥

اندھم تمہ پروشنتی یے سمبھوتی میاستے - تتو بھوے اِوتے تموے او سمبھوتیانگ رتاہ

ترجمہ - گہرے اندھیرے مین پڑتے ہین جو غیر مادی چیزین نہین پوجتے اس سے بھی زیادہ تر گہرے اندھیرے (دوزخ) مین جاتے ہین جو کہ اشیا مادی مین دل نہین لگاتے یعنی جو لوگ مادی وغیر مادی اشیا کو نہین پوجتے وہ گہرے سے گہرے اور اندھیرے دوزخ مین جاتے ہین اگر ہمین کسی کو شک ہو تو کانشی اور متھرا وغیرہ تمام ہندوستان کے وید والون سے دریافت کرے بلکہ بچشم خود دیکھ لے سب کے سب بت پوجتے اور پوجواتے ہین نعوذ باللہ منہا -

مگر افسوس کہ آریہ صاحبان اپنے ویدون اور انکی تفاسیر کو کم ملاحظہ فرماتے ہین اور فضول خم ٹھوک ٹھوک حق کے ساتھ مقابلہ کرنے لگ جاتے ہین -

قولہ - عرب والے اللہ تعالی کو پہلے ہی سے اللہ مانتے تھے اور صدق دل سے جانتے تھے کہ خدا ایک ہے -

اقول - اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ اگر اہل تکذیب ہی انکی حمایت نکرینگے تو اور کون کریگا اور انکی مشرکانہ توحید انکی فہمید پلید مین نہ آئیگی تو اور کون انپر دل دھریگا اہل عرب اللہ کو ایسا مانتے تھے جیسا آجکل کے ہندو آریے مانتے ہین اور عبداللہ نام اس غرض سے رکھتے تھے کہ جیسے دیو پرست

بھگوانداس ایشور داس وغیرہ رکھتے ہین بس لات اور عزے کے پوجاری اگر عبداللہ وغیرہ نام رکھنے سے موحد ہو سکتے ہین تو ان بھومیا اور مسانی وغیرہ بتون کے پوجنے والون کو بھی ایشور داس وغیرہ نام رکھنے کے سبب موحد جاننا چاہئے انکو مشرک کیون کہتے ہین اگر قول سے فعل کا تطابق اور دل سے زبان کا توافق ضروری ہے تو جبتک حسب فرمان آئت مذکورہ بالا شرک سے منہہ نہ موڑین اور ایک ذات اللہ سے محبت نہ جوڑین موحد نہین ہو سکتے کیونکہ ترک شرک کا نام توحید ہے جو شرک سے بچے وہی مرد رشید ہے اور جسکا دل و زبان دست و دہان شرک پر جاری ہو ویسے عبداللہ ہے یا ایشور داس وہی مشرک اور ناری ہے۔

قولہ۔ سورہ فتح اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ۔ ترجمہ۔ جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھ سے وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہے اوپر ہاتھ انکے کی (اعتراض) یہان پر محمد صاحب کے ہاتھ کو قرآن خدا کا ہاتھ بتلاتا ہے اور اس سے ہاتھ ملانا خدا سے ہاتھ ملانا جتلایا گیا ہے۔ کیا یہی توحید کی تعلیم ہے۔

اقول۔ یہانپر بھی قرآن کو نشانۂ اعتراض بنانیکے واسطے معترض نے ایک فقرہ نقل کر لیا ہے پوری آئت درج نہین کی اور نہ اس آئت مین قرآن نے آنحضرت کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ بتلایا ہے اہل تکذیب کو جہل و تعصب نے مفت کا دیوانہ بنایا ہے ؎

	نرود تا بوقت مرگ از دست		خوے بد در طبیعتے کہ نشست

اور وہ آیت پوری اس طرح ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ یا محمد جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہین یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہین اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ وہ اللہ تعالی کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہین یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ اللہ تعالی کی رحمت اور مہربانی انہین پر ہوگی فَمَنْ نَّکَثَ اب ہاتھ پر ہاتھ مارنے کے بعد جو عہد توڑ ڈالے فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وہ اپنے برے کو توڑتا ہے وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ اور جو پورا کرے اقرار جو کچھ اسنے اللہ تعالی سے کیا ہے فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ اسکو اللہ تعالی پورا پورا اجر عطا فرمائیگا۔ تفسیر۔ جس طرح بادشاہ جسکو اپنا نائب مقرر کر کے کسی صوبہ پر مامور کرتے ہین اور وہان کے باشندون کو ہدائت یا عہد نامہ ساتھ ہی لکھ بھیجتے ہین کہ جسنے ہمارے اس مقرر کئے ہوئے نائب کو قبول کیا اور اسکے ہاتھ

میں ہاتھ دیا اُسی پر ہمارا ہاتھ ہے یعنی پوری پوری مہربانی اور شفقت اور جو عہد کرکے توڑ ڈالے اور اُسکی اطاعت سے پھر جائے وہ ہم سے پھر اہم اسپر راضی نہیں اسی طرح آنحضرت صلعم کو بادشاہ حقیقی نے ہدائت عام کیواسطے جسوقت مبعوث کیا تو ساتھ ہی یہ وثیقہ یا عہد نامہ بھی ارسال فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے نائب آنحضرت صلعم کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہے وہ گویا میرے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہے یعنی مجھ سے اقرار کرتا ہے جیساکہ آجکل کے کلکٹروں کے روبرو اقرار کرنا حضور ملکہ معظمہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے اور جسنے میرے نائب آنحضرت صلعم سے بدعہدی کی اُسنے مجھ سے بدعہدی کی جیسے کہ کلکٹر صاحب کا نافرمان ملکہ معظمہ کا باغی قرار دیا جاتا ہے ویسے ہی وہ بھی آنحضرت سے بدعہدی کرنیکے سبب اللہ تعالیٰ کا نافرمان شمار کیا جاتا ہے۔ **فائدہ**۔ یہ ایک سیدھا سا مضمون عرب کے محاورہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اہل تکذیب راہ عقل سے ناحق قدم ڈگاتے اور استحکام امر رسالت کو عین شرک بتاتے ہیں حالانکہ شرک کی بابت قرآن شریف اس طرح ناطق ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا مُّبِیْنًا (سورہ نسا) ترجمہ۔ جان لو جسکا نام اللہ ہے ہر بُرائی سے پاک ہر ایک کامل صفت سے موصوف وہ یہ ظلم کبھی نہیں بخشیگا کہ اُسکا کوئی شریک ٹھہرایا جاوے ذات میں اُسکا ہمتا یا صفات میں اسکے ہم پلہ خیال کیا جائے یا کسی عبادت میں کسی کو اُسکا ساجھی بنایا جاوے اور شرک کے علاوہ گنہ ضرور معاف کریگا جسکے لئے اپنے رحم سے چاہے اور جسنے کوئی شریک کیا اُسنے بڑی بھاری بدی کا افترا باندھا اور سید الانبیاء رسول اکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ وَاِنْ قُطِّعْتَ اَوْ حُرِّقْتَ کہ اے بندے کسی کو اللہ کا شریک مت ٹھہرا اگرچہ تو ٹکڑے کیا جائے یا آگ میں جلایا جائے یعنی جان دیدے اور شرک مت کر پھر ایسی مقدس اور موحدانہ تعلیم کو مشرکانہ بتلانا اور آن سرور عالم کی ذات منزہ و قدوس پر جھوٹا الزام لگانا معترض کی جہالت پر مبنی نہیں تو اور کیا ہے۔ البتہ ویدوں کے بانی اور دیانندجی کی کارستانی پر اگر خیال جائے تو وید کے مصنف نے بیشک برچھوتوں اور برہمنوں اور چوہڑوں وغیرہ کو پرمیشور کے مُنہ ہاتھ وغیرہ اعضا قرار دیا ہے دیکھو یجر وید کا منتر برہمن اسے مکھم آسیت اور یجر وید کے بیسویں ادھیا کے منتر سات و آٹھ کی تشریح بھومکا صفحہ ۲۲۰

مین دیانند جی نے اس طرح کی ہے کہ پرمیشور فرماتا ہے۔

वाहूमे वलमिन्द्रियं हस्तौमे कर्मवीर्य्यम्
आत्माक्षत्र मुरोमम ॥७॥
पृष्टीर्मेराष्ट्र मुदरमं सौग्रीवाश्च श्रोणी।
ऊरू अरत्नी जानुनी विशोमें गनिसर्वतः ॥८॥

جو پورن بل ہے وہی میری بھوجا ہے جو اُتم کرم اور پراکرم سے یکت اندری اور من ہے وے میرے دونو ہاتھون کی مانند ہین جو راج دھرم شوری دھیرج اور ہردے کا گیان ہے یہی سب میرے آتما کے سمان ہین۔ جو اتم راج ہے سو میری پیٹھ کے سم تل ہے جو راج سینا اور کوش ہے وہ میرے کنٹھ اور شرونی ارتھات نابھے کے ادھے بھاگ استھان کے سم تل ہے جو پرجا پیاپار اور گنت و دیا مین یتن کرتا ہے سوہی میری ارتنی اور اُرو انگ کے سمان ہے تھا جو پرجا اور راج بھجا کا میل رکھنا ہے یہ میری جانو کے سمان ہے جو اس پرکار سے پرجا پالن کرتے ہین۔ یہ سب میرے اعضا کے سمان ہین۔

اسکا خلاصہ یہ ہے کہ پرمیشور رکہتا ہے کہ زور میرا بازو ہے حواس سلیم میرے دونو ہاتھون کی مانند ہین تحمل وتحمل اور فراست میری روح کی مانند ہے سلطنت میری پشت کی برابر ہے راجا اور امیر میری ران کی مانند ہین۔ رعیت پرور انسان میرے گلے کی اور ناف کی مانند ہین علم ہندسہ کے معلم میری کلایان اور زانو کی مانند ہین۔ غرضیکہ ہر ایک خیر خواہ خلائق میرے اعضاؤن کی مانند ہے یعنی جملہ انسان وید کے پرمیشور کے دست و پا وغیرہ اعضا کی مانند ہین۔

لیکن برہم بھاشیہ مین اس آٹھوین منتر کا ترجمہ صاف اور مشرح اس طرح لکھا ہے کہ سکھمنارگ میرے رہنے کی جگہہ ہے (اُدرم) اوجھ یعنے پیٹ (آنسو) کندھے (گریوا) گردن (شرونی) کان (اُرُو) سُرین (ارتنی) بند دست یعنی کلائی (جانونی) ہر دو زانو (سروتہ) تمام (انگانی) اعضا (مے) میری (دوشہ) پرجا ہین ناکام دیو گی یعنے اُس شریر کا اس مین کچھ دخل نہین۔

اور اسی ادھیا کے پانچوین منتر مین داڑھی مونچھون والا پرمیشور فرماتا ہے۔

शिरोमे श्रीर्यशो मुखं त्विषिः केशाश्च श्मश्रूणि।

राजामे प्राणोऽअमृतꣳसम्राट चक्षुर्विराट श्रोत्रम्॥

ترجمہ۔ کہ اے انسان (مے) میرا (شرہ) سر (شریہ) سرداری ہے (مکھم) اور میرا منہہ (ییشہ) زور ہے یعنی جس (کیشہ) سر کے بال (چ) اور (شمشرونی) داڑہی موچھین (توشی) چراغ کی مانند روشن ہین (مے) میری (راجا) بادشاہ (پرانے) جان ہے (امرتم) آب حیات کی سی (چکشوہ) میری آنکھین (سمراٹ) خوب روشن ہین (شروترم) میرے کان (وراٹ) دور سے سُننے والے ہین۔ (خلا)۔ ناظرین منترہائے مذکورہ بالا سے واضح ہے کہ وید کے پرمیشور کے ہاتھ کان ناک ناف پیٹ وغیرہ سب اعضا اور داڑھی موچھین ہین۔ اب بقول لیکھرام صاحب خبط یہ کہنا چاہئے کہ یہان پر وید کا مصنف تمام مخلوق کو خدا تعالی کے اعضا بتاتا ہے اور رعیت پرور اشخاص کے ہاتھ سے ہاتھ اور جسم سے جسم ملانا پرمیشور سے ملانا جتلاتا ہے کیا یہی توحید کی تعلیم ہے اُس بیچون و بیچگون کے اعضا بتلانا صریح مشرکانہ تعلیم ہے کہ جو ویدون سے ثابت ہے۔ اگر تمام خلق اللہ اُسی کے اعضا ہین تو پھر ان سب کے پرمیشور ہونے مین کیا شک ہے۔ نعوذباللہ منہا۔

قولہ۔ غالب یقین ہوتا ہے کہ خدا کی طرف جھکاتے جھکاتے آخری وقت مین آنحضرت کو خدا بننے کا خیال آگیا تھا اور بہت شخصون کو اپنی طرف بھی رجوع کرانے لگے تھے۔

اقول۔ ان الزامات واہیات کی تردید خود قرآن مین باشد تاکید موجود ہے سورہ بنی اسرائیل مین ہے قُل سُبحَانَ رَبِّی هَل کُنتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا۔ ترجمہ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان منکرون سے فرما دیجے کہ میرا پروردگار ہر عیب اور شریک اور ضدوند سے پاک ہے اور مین جو ہون اُسکا بندہ ہون اور پیغام پہنچانے والا۔ اور سورۃ الانبیا مین ہے قُل اِنَّمَا یُوحیٰ اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُم اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَھَل اَنتُم مُّسلِمُونَ۔ ترجمہ۔ اے نبی صلعم ان بے ایمانون سے کہدے کہ اصل بات یہ ہے کہ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ لاریب تمہارا معبود ایک اللہ ہے کل عیبون سے پاک سو کیا تم بھی اسپر ایمان لاتے ہو اور سورۃ زمر مین ہے قُل اِنِّیٓ اَخَافُ اِن عَصَیتُ رَبِّی عَذَابَ یَومٍ عَظِیمٍ۔ ترجمہ۔ اور یہ بھی جتلادے کہ مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون مین اپنے رب کی بڑے دن کی مارسے اور مکرر فرمادے کہ مین خالصًا مخلصًا ہر عیب سے پاک اللہ کو پوجتا ہون اور یہی

میرا دین ہے انتہے۔ اسکے علاوہ آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم جسکو اسلامی تعلیم دیتے تھے اسکو اولاً یہی تلقین کرتے کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً عبدہ ورسولہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی پرستش کے قابل نہین بجز اللہ پاک کے کہ یکتا و بے ہمتا ہے اپنی ذات و صفات مین اور یہ کہ حضرت محمد صلعم بندے اللہ کے ہین اور رسول اسکے اور عموماً آپکا یہ ارشاد تھا کہ جس خطبہ مین اللہ تعالیٰ کی معبودیت کا اظہار اور میری عبدیت و رسالت کا اقرار نہین ہوتا وہ دست جذامی کی طرح نکما اور خراب ہے۔

پس روایات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ آپ سے تا دم رحلت یہ ناپاک حرکت کبھی نہین وقوع مین آئی معترض جھوٹا الزام لگاتا ہے۔

قولہ۔ اسکی تصدیق اُس خطبہ سے ہوتی ہے جو بروقت وفات اُنکے حضرت عمر نے پڑہا تھا۔

اقول چو سگ درندہ گوشت یافت نپرسد | کین شتر صالح است یا خر دجال

خطبہ سچا ہو یا جھوٹا اہل تکذیب کو استدلال سے کام۔ عیسائیون کی تقلید ہے یا نہی ہے۔ اول بتلائین اُس آفتاب عالمتاب کے دار بقا کو طلعت فرمانے کے وقت حضرت عمر فاروق کی ہوش و حواس کہان درست تھے اور انہون نے کس وقت اور کونسے مجمع مین خطبہ خوانی کی تھی البتہ حضرت ابوبکر صدیق کا امر بیعت و انتظام کیلئے خطبہ پڑھنا تو علماء اسلام وغیرہ نے نقل کیا ہے اور اُس مین اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ بھی موجود ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم کی رسالت و عبدیت مشہود ہے۔

قولہ۔ بہرحال خدا کے ہاتھ ٹھہرانے اور پھر اپنے ہاتھون کو خدا کے ہاتھ قرار دینے یا تو ہمہ اوست کی تعلیم ہے یا خود پرستی و مشرکانہ ہدایت ہے۔

اقول۔ اگر آنحضرت نے اپنے ہاتھون کو خدا کے ہاتھ بتایا ہو یا قرآن شریف مین کسی جگہ خود پرستی یا ہمہ اوست کا ذکر آیا ہو یا کسی آیت مین شرک کی ہدایت ہو تو مدعی پر اُسکا اظہار واجب ہے۔ اگر ظاہر نکیا اور نکر سکے تو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین المفترین کے کیا عرض کیا جائے۔

قرآن شریف کا ارشاد لطیف تو یہ ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالاً بعیداً۔ ترجمہ جان لو جسکا نام ہے

اللہ ہر بُرائی سے پاک ہر ایک کامل صفت سے موصوف وہ یہ گناہ کبھی نہین بخشیگا کہ اسکا کوئی شریک ٹھہرایا جاوے۔ ذات مین اُسکا ہمتا سمجھا یا صفات مین اُسکے ہم پلہ خیال جاوے یا کسی عبادت مین کسیکو اسکا ساجھی بنائے اور شرک سے نیچے کے گناہ سب معاف کردیگا جسکے لئے اپنے رحم سے چاہے جسنے کوئی شرک کیا وہ راہ حق سے بہک کر کہین دور جا پڑا پس اس سے صریح واضح ہے کہ قرآن مین مشرکانہ تعلیم نہین ویدہی اس باب مین اُستاد ہے اور زمین ہند مین جا بجا ننگے اور ڈھکے بُتون کا موجود ہونا اور پوجنا اُسی کی یاد ہے اور ویدہی کے پرمیشور کا جسم بُرا زدست و دہان ہے چنانچہ ویدون مین جا بجا عیان ہے۔ اور یجر وید کے بارہوین ادھیا کی منتر پچاسی سے بھی اسی کا ذوالیدین عطار یا دوائی ساز ہونا ثابت ہے۔

यदिमा वाजयन्नहमोषधी हस्त आदधे ॥
आत्मा यक्ष्मस्य नश्यति पुराजीव गृभो यथा ॥

یدی وا جینے ہمو کھدی رہست اُددھے + آتما یکشمسے نشیتے پُرا جیو گربھو یتھا

اسکا ترجمہ دیانندجی نے یہ کیا ہے۔ ہے منشو جس پرکار پورب پراپت کرتا ہوا مین جوان اوکھدیون کو ہاتھ مین دہارن کرتا ہون جنسے جیو کے گراہک ویادھی اور کشئی راج روگ کا مول تتو نشٹ ہوجاتا ہے۔ اُن اوکھدیون کو سرشٹ یکتون سے اوپ یوگ مین لاؤ۔ یعنی اے لوگو جس طرح مین نے ان بوٹیون کو بنایا ہے اور اب اپنے ہاتھون سے اُنکے مصفی عرق بناتا ہون (سوم لتا وغیرہ) نچوڑتا ہون ویسے ہی تم بھی بناؤ اور بوٹیان جمع کرو۔

اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اُسکے ہاتھ نہوتے تو وہ بوٹیان کس طرح بناتا اور کیونکر ذرات عالم کو باہم جمع کرتا۔ پس بقول مکذب ویدہی صداقت و توحید الٰہی سے کوسون دور ہے اور وہی خود پرستی کی تعلیم اور مشرکانہ ہدایات سے بھرپور ہے آریے جعلی کارروائی سے چھپاتے اور باطل کو حق بتاتے ہین مگر بے سود اہل علم و عقلمند آدمی کسی کے دھوکے مین نہین آسکتے وجہ یہ کہ انکی چشم حق بین روشن اور دل مین نور بصیرت موجود ہے۔

وید سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۶

नद्वितीयो नतृतीयश्चतुर्थो नाप्युच्यते ॥१६॥ न पञ्चमो न षष्ठः सप्तमो नाप्युच्यते ॥१७॥ नाष्टमो न नवमो दशमो नाप्युच्यते ॥१८॥ तमिदं निगतं सहः सएष एक एकवृदेक एव ॥२०॥ सर्वे अस्मिन्देवा एकवृतो भवन्ति ॥२१॥

اقول یہ اتھرورشی کا کلام ہے اور لفظ اسکے یہ ہین۔ نہ دُتیو نہ ترتیش چتور تھتونا پیچیتے (۱۶) نہ پنچمو نہ کھشٹہ سپتمونا پیچیتے (۱۷) نہ اشٹمو نہ نومو دشمونا پیچیتے (۱۸) تمیدم نگتم سہ سے ایکھ ایک ایک بردیک ایو (۲۰) سروے اسمن دیوا ایک ورتو بھونتی (۲۱)

قولہ۔ ان منترون سے بخوبی طور نشچے ہوتا ہے کہ پرمیشور ایک ہے اس سے بہن نہ کوئی دوسرا ہے نہ تیسرا نہ کوئی چوتھا پرمیشور ہے نہ پانچوان نہ چھٹا اور نہ کوئی ساتوان ایشور ہے نہ آٹھوان نہ نوان نہ دسوان بلکہ وہ ہمیشہ ایک ادوتی ہے اُس سے بہن دوسرا ایشور کوئی نہین اُسی پرماتما کی سامرتھ مین سب پرتھوی آدی لوک ٹھہر رہے ہین۔

اقول۔ یہ اتھرورشی کے اس کلام کا ترجمہ نہین دیا نندی رائے ہی جو کہ بھومکا صفحہ ۹۱ سے اخذ کی گئی ہے اور اس مین دو عیب ہین اول یہ کہ درمیان سے اُنیسوان منتر ندارد ہے دوسرے لفظی ترجمہ نہین اسواسطے یان وال مین کالا ضرور ہے ورنہ پورا منتر چھوڑنے اور آخری منتر کا ترجمہ نکرنیکے کیا معنی شاید یاد نہونگے اور بھولکر بجائے اُسکے یہ لکھدیا ہے کہ اُسی خدا کی قدرت مین زمین وغیرہ سب گرہے قیام پذیر ہین شاید قدرت کسی پنجرہ کا نام ہوگا اور پرمیشور کی وہ عجب قدرت ہے کہ اس مین ان گن گرہے تو رکھ سکتا ہے لیکن ایک ادنےٰ سے ذرہ کا جسم یا ایک ننھی سی کیڑی کی جان اُس سے پیدا نہین کر سکتا۔

قولہ۔ ان منترون مین جو دو سے لیکر دس تک ایشور ہونے کا نشیدہ کیا ہے وہ اس مطلب سے ہی کہ تمام علم حساب کی بنیاد ان اعداد پر ہے۔

اقول مصرعہ۔ کہان وہ وصل کے افسون کہان قصہ جدائی کا ✤ کجا اثبات ہستی صانع عالم کی

دلیل اور کہانیہ بیناین کی قال قیل بھلا ان جعلی کارسازیون سے کبھی سرودِ شرک بھی توحید ہی ترانہ ہو سکے ہین یا عنکبوتی جالون مین پہاڑ چھپ سکے ہین ہرگز نہین - علم حساب کی بنیاد تو ایک عدد پر ہے جسکا یہان نشان بھی نہین اگر شبہ ہو تو گنکر دیکھ لین - ایک بعد دو آتے ہین - اور دو سے گنتی کسی مذہب و ملت مین شروع نہین ہوتی - وید عجب موحد ہے کہ جس مین ایک کا نام بھی ندارد ہے اور جو دو سے گنتی شروع ہونے کے سبب اہل تکذیب نے توحید سمجھ لی ہے تو جہان ۹ گیارہ وغیرہ سے گنتی شروع ہوتی ہے وہان سے وہ بھی شرک مراد لیتے ہونگے کیونکہ بقول اہل وید ویدون کا کوئی فقرہ خالی از حکمت نہین شاید اُسجگہ یہی مصلحت مستور ہے یعنی جفت سے مراد توحید اور طاق سے شرک منظور ہے اسیواسطے ان منترون مین توحید کا وہم ہے نہ گمان ہے ہر طرف سے شرک ہی شرک عیان ہے اگر بقول مکذبین اس ترکٹی کے ہندسے یکجا لکھکر سب جمع کرین تو ایک بھی ندارد ہوگا اور وہ ترکٹی یہ ہے-

۲	۳	۴	۹
۵	۶	۷	۱۸
۸	۹	۱۰	۲۷
۱۵	۱۸	۲۱	

اب حسب ارشاد معترض اگر اوپر نیچے سے آگے سے یا پیچھے سے غرضیکہ جدہر سے دیکھین وہی تین نظر آتے ہین جنکا نام مہندس (آٹی) زبان پر نہین لاتے اور ایک کم جا گن جاتے ہین اور اگر مجموعی عددون سے تین تین کم کرتے جائین تو باقی ندارد ہوگا یعنی ایک واجب بالذات کے ساتھ دو اور واجب گن جانیکے سبب وہ بھی درجہ وجوب سے گر جائیگا کیونکہ ایک سے زیادہ واجب نہین ہو سکتے اسی واسطے اہل توحید قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ پر تشیح کامل کرکے اس تینا پانچی مین آتے نہین اور ذات واحد واجب الوجود سے لو لگاتے ہین کیونکہ اسکی ذات عدد و معدود سے بھی باہر ہے اور اپنی ذات مین وہ یکتا و بہمہ صفت موصوف ہے اُس سے روگردان ہونیکے سبب ترکٹی والے تین تیرہ اور بارہ باٹ نظر آتے ہین کوئی برہما بشن مہیش کے گیت گاتا ہے کوئی روح اور مادہ اور پرمیشور سے لو لگاتا ہے کوئی باپ بیٹے اور روح القدس پر عاشق اور کسی کا مو الید ثلاثہ پر اعتقاد راسخ و واثق ہے اگر ایسی ایسی ترکٹیون سے راہِ حق کے نشان پائے جاتے یا اس شش و پنج مین کسی کے

یون بارہ ہوجاتے تو نردبازیون کے ہاتھ کیون تین کانے آتے بس جنکی گرہ دل نقد واحد سے خالی
ہے وہ اگر صبح سے شام تک ہر روز کروڑون کے وارے نیارے کرڈالین اور ہر صفر پر ہاتھ لگے تین
کہتے رہین لیکن جب اصلی گھر کی طرف روانہ ہونگے خالی دست و تہی دامان ہونگے اور دوئی کی جال مین
پڑنے کے سبب جب کے ہاتھ ہونگے اُسوقت بھی یہی تین اُن کے ساتھ ہونگے۔ اس باب مین
قرآن صادق البیان کا یہ فرمان ہے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (سورۃ انبیاء)

قولہ۔ اس شرتی مین تین تین نمبر گنتی کی گئی ہے اسواسطے تین پر ہی کاٹ کرنا چاہئے۔

اقول۔ وید کا مصنف اگر خود ایشور ہوتا تو مختصر اً نہائت معقول طرح سے سمجھا دیتا کہ مین ایک پرمیشور
ہون۔ میرے سوا کوئی پرستش کے قابل نہین چنانچہ قرآن شریف مین ہے کہ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا اور
اس طرح مجنونانہ لغو اور فضول نہ بکتا کہ دوسرا نہ تیسرا اتا آخر۔ افسوس آریہ فلاسفرون کا پرمیشور کہاوے
اور ایسی بے تکی سُنادے کہ جاہلون کو بھی ماند کرے صاف ظاہر ہے کہ وید حکیم مطلق حاذق کامل کا کلام نہین
بلکہ کسی ایسے شخص کا ہے کہ جسکو علم حساب و استعارات کی تو خبر نہین اور خواہ مخواہ بڑے بڑے معمون
مین پاؤن اڑاتا ہے اور اس ترکٹی مین تیر تین گنواتا اور تین پر کٹواتا وید کے مصنف کا ارشاد نہین اور
نہ ہستی صانع عالم پر دال ہے محض حامی وید کا خیال ہے جس سے کوئی عمدہ نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا بلکہ دھوکے
کا جال ہے یا عیسائی ہوگا کہ وحدت سے مُنہہ چڑاتا اور تثلیث کے گیت گاتا ہے ورنہ آریون کو بقول خود
تثلیث سے کیا نسبت۔ بفرض محال اگر یہی تثلیث پرمیشور کی وحدانیت کا اثبات یا اُسکی ہستی پر دال ہے
تو معلوم ہوا کہ ایشور کا گیان بھی ذخائر حقیقت سے معرا محض ڈھاک کے تین پات ہے۔ بس ثمرۂ عمل و ایمان
ظاہر ہے ناچار طالب حق کو صبر فرمانا اور شمع حق نور قرآن سے لو لگانا چاہئے ؎

ابر گر آب زندگی بارد + ہرگز از شاخ بید بر نخوری
با فرو مایہ روزگار مبر + کز نے بوریا شکر نخوری

قولہ۔ اس شرتی مین ہادی کامل نے کس زور شور سے توحید کو علمی طور پر ظاہر فرمایا ہے۔

اقول۔ کہان توحید کے نغمے اور کہان یہ شرک کا طنبور۔ سچ ہے برعکس نہند نام زنگی کافور۔ وید کے
مصنف نے تو عدد معدود کے طور پر بھی یہان پر ایک کا پتہ نہین دیا اور شرک و تثلیث کو اس طرح اجاگر کیا
ہے کہ عیسائیون نے راہ عجز لیا ہے اگر اس گیسوین منتر پر غور کرین کہ دسرو م اسمن ولیو ایک بر تو بھوئتی

یعنی جملہ موجودات مین وہ پرمیشور یکسان مل جل رہا ہے ہو تو ہمہ اوست کے لئے دوسری دلیل تلاش کرنیکی ضرورت نہین اور مدعی وید نے جو اس منتر کو درمیان سے چھوڑ دیا ہے ससर्वस्मै वीपश्यति यश्च प्राणाति यश्च न ॥ یعنی وہ پرمیشور تمام عالم مین بھرپور ہے اور سب جاندارون وبیجانون کو دیکھتا ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب مین مخلوط ہے چونکہ یہ مخالف کے مضر نیز اس جعلی تار پود کو اُدھیڑتا تھا اسواسطے اُسنے بیچ مین سے اُڑا دیا تاکہ راز فاش نہونے پائے اور سب معاملہ ڈھکا ڈھکایا چلا جائے علاوہ اور باتون کے اس منتر سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ وید والے جو تول اور ماپ کے وقت ایک کا نام نہین لیتے اور بہتے دو ایک کم چار کر کے گن جاتے ہین انکا انہی منترون پر عمل ہے ورنہ بے سبب ایک سے دلی عداوت اور اس درجے کی نفرت کیون رکھتے۔

فائدہ۔ سبحان اللہ جنکے مذہب ملت کتاب و رسالت مین ایک کا نام عدد کے طور پر بھی زبان پر لانا درست نہین آج وہ قرآنی توحید پر معترض ہوکر پرشرک کتاب سے توحید ثابت کرتے اور اپنے مُنہہ سے موحد بنتے ہین ؎

پری نہفتہ رُخ و دیو در کرشمہ و ناز ۔ بسوخت عقل ز حیرت کاین چہ بوالعجبی ست

اور منتر مذکورہ کی تشریح مین اہل تکذیب نے جو خامہ فرسائی کی ہے بجائے اُسکے اگر رگوید کی پہلی منڈل سکت چوراسی کا یہ تیرھوان منتر تحریر فرماتے اور اُسکے کل عددون کا حساب لگا کر اسکی صحت کی پڑتال اس ترکٹی سے کرتے تو خوب ہوتا یعنی وید ام الحساب سمجھا جاتا اور ترکٹی توحید کی راہ قرار پاتی۔ اور وہ منتر یہ ہے۔

इन्द्रो दधीचो अस्थभिर्वृत्राण्यप्रतिष्कुतः। जघान नवतीर्नव ॥

ترجمہ اسکا سیانا چارج نے یہ کیا ہے کہ اندر نے دوہیچ کی ہڈیون سے نوگنے نوے ورتر امارے اسکی تفسیر یہ ہے کہ دوہیچ رشی اتھرون کا بیٹا تھا پرانون مین اُسکی بزرگی بہت کچھ درج ہے اندر کا بجر اسکی سر کی ہڈی سے بنا تھا یہ رشی جبتک زندہ رہا چور اور بدکار اسکی صورت سے ڈر کر خاموش بیٹھے رہے جب وہ سورگ کو چلا گیا اُسوقت یہ تمام روئے زمین پر پھیل گئے تب اندر نے دریافت کیا کہ دوہیچ کہان ہے اور کوئی اپنی نشانی بھی چھوڑ گیا ہے یا نہین لوگون نے کہا کہ گھوڑون کے وہ سر جس سے اُسنے ایک مرتبہ اسونون کو باد ھو دیا سکھائی تھی کسی جگہ موجود ہے گر نا معلوم جس وقت اُس سر کی

تلاش ہوئی تو وہ سرمایا مارت جھیل مین سے پایا گیا جو تھانیسر کے قریب واقع ہے پھر اُسکی پیشانی کی ہڈیون سے اندر نے اُن چورون اور قزاقون کو مارا اور دو نو گنا نوے یعنی ۱۸۱ تھے۔

واضح ہو کہ مدعی نے یہان پر جو یہ دعوی کیا ہے کہ پرمیشور نے ان منترون مین خلقت کو علم حساب کی تعلیم دی ہے بالکل غلط ہے۔ ایسے بہت سے ملک ہین جن مین ابھی تک ویدون کا نام بھی نہین پہنچا انکے حسابی معاملات کیا ابتک مسدود ہین یا تنخواہی کارخانہ وہان نہونگے۔ نہین نہین سب کچھ ہے لیکن یہ شیخی خورون کی شیخی ہے اور سچی بات یہ ہے کہ وید والے علم حساب مین زندیون کے مقلد ہین خود موجد نہین کیونکہ دونو کا طرز تحریر ایک ہے اور نو سے آگے دونو کے یہان مستقل ہندسہ کوئی نہین صفرون سے کام چلاتے ہین اور ۹۹ سے آگے مائۃ ماتان الف وغیرہ رقوم عربون سے لیتے ہین۔ علاوہ برین ہندی باوجود سنسکرت بولنے کے گنتی زندیون کی زبان مین ہی کرتے ہین جو کہ اُنکے زندی الاصل ہونیکی ایک بڑی دلیل ہے مثلاً وہ بھی ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰ کو یکہ دوہ ترے چارہ پنج شش سپۃ اشٹہ نودہ کہتے ہین اور ہندی بھی یہی کہتے ہین اور اہل عرب کسی کے محتاج نہین بلکہ خود موجد ہین وہ نہ اُنکی طرز پر بولتے ہین نہ تحریر کرتے ہین بلکہ عربون کا طرز تحریر و تلفظ سب سے نرالا اور باہم متحد اور اپنی اصل پر ہے چنانچہ عدد عددان ثلث اور جیسا کہ ترکیب مین وہ مفرد کو پہلے مرکب بعد مین لاتے یعنی احد عشر ستۃ عشر بولتے ہین ویسے ہی پہلے ایک پانچ چھ وغیرہ لکھتے اور بعدہ زان دس کو اور لکھنے مین پہلے دس کو لکھتے ہین اور بعدہ پانچ چھ ایک دو کو زبان پر لاتے ہین اور بعد زان دس کو اور لکھنے مین پہلے دس کو لکھتے ہین اور بعدہ پانچ چھ اور ایک دو وغیرہ کو اور یورپ مین جو عددون کی شکلین مروج ہین اُنکی بابت جملہ محققین متفق الرائے ہین کہ وہ عرب سے یورپ مین پہنچے ہین دیکھو وسٹر ڈکشنری مطبوعہ لندن ۱۸۷۹ء لفظ نیومریشن اور اسی کے موافق مسٹر برنارڈ سمتھ صاحب ایم اے اپنی کتاب حساب مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۲ء کے صفحہ ۳ پر فقرہ نمبر ۹ مین لکھتے ہین کہ یہ طریقہ عددون کے شمار کا بذریعہ ہندسون کے یورپ مین عرب سے آیا ہے اسیواسطے اہل یورپ اسکو عربی مراتب کہتے ہین۔

یہ بھی واضح رہے کہ زندی تحریر عربون کے اول مغتنان الخ سے ماخوذ ہے اور ہندیون زندیون انگریزون کے اعداد کے اشکال اگرچہ متقارب اور بعض بعض سے ملتے جلتے ہین تو بھی عربی

کے اول ہندستان سے ماخوذ ہین ایک دوسرے سے مستنبط نہین۔ ذیل کا نقشہ ملاحظہ ہو۔

عربی تلفظ	عربی تحریر	ہندی تلفظ	ہندی تحریر	زندی تلفظ	زندی تحریر	ترجمہ
عدد	عص	ایک	१	یکہ	١	ایک
عددان	عصا	دو	२	دوتہ	٢	دو
ثلث	ے	ترے	३	ترے	٣	تین
ربع	للعہ	چترتھ	४	چار	٤	چار
خمسہ	صمہ	پنچ	५	پنج	٥	پانچ
ستہ	سے	ششٹ	६	ششش	٦	چھ
سبعہ	ہعہ	سپت	७	سپت	٧	سات
ثمانیہ	ہے	اشٹ	८	اشٹ	٨	آٹھ
التسعہ	لعہ	نو	९	نو	٩	نو
عشر	عہ	دشش	१०	دس	١٠	دس
مائۃ	مار	شت	१००	صد	١٠٠	سو
الف	الـ	سہسر	१०००	ہزار	١٠٠٠	ہزار

اگر عرب خود موجد نہوتے اور علم ہندسہ بقول اہل وید ہندی الاصل ہوتا تو ضرور ہی عربون کا تلفظ یا تحریر انکے تلفظ یا تحریر کے ہمشکل ہوتا پس جب عربون کا یہ حال ہے کہ وہ اس باب مین کسی کے محتاج نہین تو خود ہی ظاہر ہے کہ باقی ممالک بھی یا خود موجد ہونگے یا ہندیون کی مانند عربون یا زندیون کے مقلد۔ پس اہل تکذیب کا یہ کہنا کہ علم ہندسہ وحساب (دگنت ودیا) ویدون سے نکلا اور کل عالم مین پھیلا بالکل غلط ہے۔ اگر سچے ہین تو اسکا ثبوت کافی وقابل اطمینان دین اور پوری پوری جرح وطرح

بیان کرین جس طرح کہ مین نے ہندیون کے مقلد اور عرب کے موجد ہونے کی اوپر لکھی ہے وَلِلّٰہِ الحمد البتہ بنگالی گجراتی وغیرہ کا سنسکرت سے نکلنا کمال کی دلیل ہے مگر ساتھ ہی یہ نقص بھی ماننا پڑیگا کہ سنسکرت مین کامل طور تحریر نہین ہوسکتی جبھی تو اسکے معتقدون نے اسکو فروگزاشت کر کے جُدی جُدی شکلین تجویز کرلین اور تحریر کا کام ان سے لینے لگے۔

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر

قولہ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَھُنَّ لَتُرْتَجٰی۔ ترجمہ۔ تم دیکھتے ہو لات اور عزے اور منات بتون کو یہ تینون بت بڑے بزرگ ہین انکی شفاعت کی امید رکھنی چاہیے۔ (سورہ نجم)

اقول تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ تا آخر یہ ناپاک فقرہ سورہ نجم مین خصوصًا اور تمام قرآن مین عمومًا ہرگز نہین ہے اور بفرض محال مدعی وید اگر قرآن سے نکالکر دکھادین تو آئندہ قرآن کا کبھی نام نہ لونگا اور جو اُسکا مذہب مسلک ہوگا وہی مین بھی اختیار کرلونگا اگر نہ نکلا تو مفتری پر بجز لعنت کے اور کیا نازل ہونا چاہیے قرآن تو بُت شکن ہے اسواسطے اسپر بُت پرستی یا بتون کی عظمت بیان کرنیکا محض اتہام والزام ہے اور وید کہ بُت پرست ہے البتہ یجر باب ۱۴ منتر ۲۰ کا یہ ضرور ارشاد ہے کہ (سوتیا پرتھمی اہن) پہلے دن کا مالک ومحافظ سوتیا اگنی دوسرے) دوسرے دن کا اگنی (وایوہ ترتیے) تیسرے دن کا وایو (اوتیش چترتھے) چوتھے دن کا سورج (چندر ماپنچم) پانچوین دن کا چاند (رتوشسٹے) چھٹے دن کا رتو (مروتہ ستمے) ساتوین دن کا مروت (برہسپتی اشٹمے) آٹھوین دن کا برہسپتی (مترونومے) نوین دن کا متر (ورونودشمے) دسوین دن کا ورن (اندرا کادشی) گیارہوین کا اندر۔ (وشویدیوا دوادشے) بارہوین کا وشویدیوا دیوتا ہے ان سب طرح کی بہتری کی امید رکھنی چاہیے اور ان سب کا دیوتا ہونا خود وید سے بھی ثابت ہے دیکھو یجر باب ۱۴ منتر ۲۰۔

अग्निर्देवता वातो देवता सूर्यो देवता चन्द्रमा देवता वसवो देवता रुद्रा देवता
आदित्या देवता मरुतो देवता विश्वेदेवा देवता बृहस्पतिर्देवतेन्द्रो देवता वरुणो देवता

لفظ اسکے یہ ہین۔ اگنر دیوتا واتو دیوتا چندرمان دیوتا وسوو دیوتا رودرا دیوتا آدیتیا دیوتا مروتو

دیوتا وشوے دیوا دیوتا۔ برہسپتی دیو تندرو دیوتا ورونو دیوتا۔ ترجمہ اسکا یہ ہے اے منشو اگنی اور روایو اور سورج اور چاند اور بسو اور ردور اور رادیتی اور مردت اور وشوے دیوا اور برہسپتی اور اندر اور ورن یہ سب دیوتا پرستش کے قابل اور تمہارے معاون ہین اُنکی پرستش کرو اور یگون مین ہرانا ستورشی کی طرح بلاؤ کہ اے اشونا (ناسیتا) او ناشی تم (تربھی اکادشیہ) گیارہ تیا تینس ۳۳ (دیوبھی) دیوتا سمیت (ایہی) اس یگ مین (مدہو یم) پینے کے لائق مدھ کو (آیاتم) آؤ (آیہ) عمر کو (برتارشتم) اچھی طرح بڑھاؤ (رپام سی) گناہون کو (مرکشتم) دور کرو (دویشہ) بدنصیب لوگون کو (نی شید ھتم) اچھی طرح دور کردیا اُنکی پوری پوری توہین کرو۔ یجر باب ۳۴ منتر ۴۷۔

اور یہ ظاہر ہے کہ اگر وید والے ایسے ایسے حکم ویدون مین نہ پاتے تو دیوتا کو یگ مین نہ بلاتے اور نہ اُنکی مورتین ہی پوجتے اور وید جاننے والے برہمن متھرا اور بندرابن۔ کاشی۔ اجودھیا۔ ہردوار۔ جوالا رامیشور۔ سومنات وغیرہ مین گونا گون بُت بناکر یا مہادیو کا لنگ نصب کرکے اُسپر خلقت کو نہ جھکاتے اور پرمیشور کو مجسم ہرگز نہ بتاتے۔ آنجناب موحد کہلانے کے واسطے ویدون کی دیو پرستی عنصر پرستی بُت پرستی چھپاتے ہین اور مسلمانون سے سیکھکر توحید کا چونہ بتکدہ کو لگاتے ہین مگر استرکاریون سے اُسکی دیوار خام کبھی استوار نہوگی کیونکہ اُسکے دوسرے بھائی زنار بند اُسکی اینٹون کو کھار اور شورے کی طرح کھاتے اور بُت پرستی دیو پرستی ویدون سے نکال نکال دکھاتے ہین جسکا جواب اسکے پاس کوئی نہین۔

قولہ۔ وقت نزول سورہ نجم کے محمد صاحب کعبہ مین سورت نجم سُنا رہے تھے اُسوقت کافر اور مسلمان ملکر طواف کعبہ کر رہے تھے جب تمام صورت پڑھ چکے تو کافرون اور مسلمانون نے اکٹھا سجدہ کیا اور لوگ نہائت خوش ہوگئے کہ اب محمد انصاف پر آگیا اور جس طرح کہ ہم بتون کو شفیع جانتے ہین اسی طرح قرآن مین یاد کیا۔

اقول۔ یہ قصہ سرے سے جھوٹا اور محض کذب ہے آنحضرت صلعم کے روبرو یہ امر کبھی وقوع مین نہین آیا اسلئے آپکی یہ افترا پردازی قابل سماعت نہین۔

قولہ۔ تفسیر معالم التنزیل مین ہے قال ابن عباس تا آخر اور تفسیر زاد الآخرت مین بے سے اسکا منشا اسی طرح آیا تا آخر۔

اقول - یہ روائت قابل سماعت نہین اور بوجوہ ذیل باطل ہے -

اول - اللہ تعالیٰ نے حق بین قرآن صادق البیان کے اور اپنے رسول اکرم کی شان معظم مین اس طرح فرمایا ہے کہ (وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ) یعنی حضرت محمد صلعم اپنی خواہش سے نہین بولتے اور نہین یہ قرآن مگر وحی کیا گیا یعنی آنحضرت کا تکلم اپنے ارادہ سے نہین بلکہ خدا کے حکم و اختیار سے ہے اور قرآن کلام رحمان ہے غیر کا دخل اُس مین ممکن نہین -

دویم - آنجناب سرور عالم خود حق اور حق کے مظہر تھے پھر آپ کے سامنے خناس و شیطان وغیرہ باطل کے کھڑا ہونے یا قائم رہنے کی کیا مجال تھی - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا یا محمد ان منکرون سے کہدیجیے حق آیا اور باطل بھاگا اور باطل کا دستور ہے بھاگ جانا اور حق کے سامنے نہ آنا کیونکہ روشنی اور اندھیرا ایک جگہ جمع نہین ہو سکتے پس ظاہر ہے کہ جناب سید کونین کے روبرو شیطان و خناس وغیرہ باطل کھڑے بھی نہین ہو سکتے تھے کلام مین دخل دینے کی جرأت کجا اور قرآن شریف مین دوسری جگہ بھی موجود ہے کہ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ کہ آنحضرت صلعم کے آگے اور پیچھے باطل ہرگز نہین آسکتا پس ظاہر ہے کہ جس ذات اقدس کے شعاع نورانی کے مقابل اور پس پشت بھی ظلمت باطل نہین ٹھہر سکتی پھر اُسکے کلام شریف مین دخل کس طرح دے سکتی ہے -

سویم - خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کہ ہمنے ہی قرآن نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اُسکے نگہبان ہین اور نگہبانی کے معنے ہین شے مین کمی و بیشی نہونے دینا پھر کس طرح شیطان یا کوئی اور باطل کلام الٰہی مین کچھ شامل کر سکتا تھا اور حافظ حقیقی کی حفاظت مین کیونکر خلل ڈال سکتا تھا اور حسب ارشاد رب العباد إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (کہ اے شیطان ملعون میرے بندون پر تو کبھی نہین مسلط ہوگا) جبکہ شیطان وغیرہ باطل اللہ تعالیٰ کے تمام پوجاریون پر دست اندازی نہین کر سکتا تو انسان کامل اشرف المخلوق حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے کلام میں کیونکر دخل دیسکتا تھا پس یہ قصہ سراسر غلط محض اتہام ہے اور کذاب سے نقل کر رہا ہے اور الزام کلام ربانی کے ذمہ دھر رہا ہے - خَذَلَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

قولہ - مفصل حال اُسکا معالم و جلالین و بیضاوی و معتمد فی المعتقدین ذکر ہے -

اقول- مکذبین ان تفسیرون کے نام ضرور جانتے ہونگے لیکن صورت سے قطعی واقف نہین اور اُنکے حوالہ وہی دروغ گویم برروے تو کا مضمون ہے ترجمہ مذکورہ میںنے معالم التنزیل مین لکھا ہے اور بیضاوی کے حاشیہ پر اس قصّے کی اس طرح بیخکنی کی گئی ہے ھُوَ مَرْدُوْدٌ عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ یعنی یہ قصہ تمام محققین کے نزدیک جھوٹا اور مردود ہے بلکہ اسکا رد قرآن مین خود موجود ہے (جیساکہ اوپر گزرا) اور المعتمد فی المعتقد مین ہے وَلَمْ یَصِحَّ شَیْءٌ مِّنْ هٰذَا وَلَا ثَبَتَ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوْهِ وَمَعَ عَدَمِ صِحَّتِهٖ بَلْ بُطْلَانُهٗ فَقَدْ دَفَعَهُ الْمُحَقِّقُوْنَ بِکِتَابِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ - ترجمہ- اس قسم کی کوئی بات بھی کسی وجہ سے صحیح نہین ہوئی اگرچہ خود ہی اسکی عدم صحت اور اسکا بطلان ظاہر ہے مگر محققین کہتے ہین کہ اس قصہ کو قرآن خود ہی رد کررہا ہے تا آخر اور ایسے ہی دوسری تفسیرون مین مسطور ہے مگر کسے سُنائین اہل تکذیب کی عقل وہوش مین فتور ہے سُنتے ہی نہین- لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا

قولہ- اسپر یہ اعتراض ہین اول بت پرستی قرآن سے ثابت ہوئی- دوسرے جب لاحول سے شیطان بھاگتا ہے تو کیا قرآن پڑھنے اور مکّے مین پھرنے سے دور نہین ہوتا- تیسرے معمولی عقل والا بھی قبول نکریگا کہ شیطان محمد صاحب کی عبارت مین اپنی آئت ملادے اور وہ بالکل بیخبر رہین- چہارم فاتوا بسورۃ کا دعویٰ بھی باطل ہوا کہ شیطان نے رحمان جیسی آئت بنائی- پنجم- کوئی معقول پسند مسلمان کبھی نہین مان سکتا کہ شیطان کوئی چیز ہے-

اقول- اوّل تو وہ قصہ ہی جھوٹا ہے آپنے اُسپر ناحق یہ فرع جمائی ہے سرے سے جواب کی ضرورت ہی نہین- دوسرے سوال اول کا یہ جواب ہے کہ بتون اور بُت پرستون کی نسبت قرآن شریف کا یہ ارشاد ہے (اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ) کہ او بت پرستو تم اور تمہارے بُت کہ جن کو اللہ تعالیٰ سے ورے پوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہین البتہ یجرویدکے روسے اگر بُت پرستی نہ کرے تو دوزخی ہے پس قرآن سے بُت پرستی مردود اور وید سے ثابت ہوئی- اور سوال دویم وسویم کا جواب بحو القرآن شریف اوپر گزرا اور چوتھا سوال غلط ہے کیونکہ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ کے معنے مین لاؤ ایک سورت یہ نہین کہ لاؤ ایک آئت بس سورت کے مقابل سورت لانی چاہیے نہ آئت اور یہ آئت تو ایسی ہے کہ جس مین فصاحت ہے نہ بلاغت اور بالکل بے ہنگم جسپر اہل تکذیب مارے خوشی کے پھولے نہین سماتے چہ خوش ؎ دندان سگ گوشت خر- سوال پنجم کا جواب یہ کہ مسلمان وہ ہوتا ہے جو مسلمات

قرآنی مانے چونکہ شیطان کا وجود قرآن سے بدلائل مشہود ہے اسواسطے بالاتفاق تمام معقول پسند مسلمان اُس سے انکار نہین کر سکتے لیکن وجود ارواح وغیرہ کی مانند اسکا وجود بھی غیر مرئی ہے اور نظر نہ آنیکے سبب اس سے انکار جب ہو سکتا ہے کہ ارواح وغیرہ کی ذات سے بھی انکار کیا جاوے کیونکہ وہ بھی نظر نہین آتی - اسکا مکمل و مدلل بیان حصہ اول مین گذرا - ناظرین تہذیب المکذبین ملاحظہ فرمائین -

وید سے ثبوت ہستی صانع عالم نمبر ۷

सनो बन्धुर्जनिता सविधाता धामानि वेदभुवनानि विश्वा।
यत्र देवा अमृत मान शाना स्तृतीये धामन्नध्ये रयन्त॥

اقول - لفظ اسکے یہ ہین سہ نہ بند ہو جنیتا سہ بدہاتا دہامانی وید بھوونانی وشوا یتر دیوا امرت مان شاناس ترتیے دہامن دھیر ینت یہ منتر بھی کلام الٰہی قرآن شریف کے سامنے رکھنے کے قابل نہین کیونکہ سمبھو رشی کا کلام ہے - یجروید کے دیانندی بھاش مین اسکی پیشانی پر بیدوالون نے اس طرح لکھ رکھا ہے -

सन बन्धुरित्यस्य स्वयम्भु ऋषिः भुरिगार्षी त्रिष्टुप्छन्दः पुरुषो देवता ·

قولہ - پرماتما ہی ہمارا سہایک اور پالن کرنے والا اور وہی تمام جگت کا دھارن کرنے والا سب دھام اینک لوک لوکانتر رچکے انت سروگیتا سے بیتھار تھ جانتا ہے اُسی کے آسرے سے دُکھ رہت موکش پد کو ہم لوگ پراپت ہوتے ہین اُسکے سوا کوئی سہائیتا اور عبادت کے یوگ نہین -

اقول - یہ ترجمہ اگر صحیح ہے تو اہل تکذیب نے خبط مین اسکے خلاف جو یہ ترجمہ لکھا ہے کہ (اُسی کے گیان اور آنند مین جیو مکش حاصل کرتے ہین یعنی پرم آنند کو پہنچکر موکش اوستھا مین رہتے ہین وہان دُکھ اور وردھ کسی پرکار نہین ہوتا) غلط ہے اور جو یہ صحیح ہے تو اُسی کے آسرے سے تا آخر مرقومہ تکذیب غلط ہے اور دونو صحیح نہین ہو سکتے - اب ناظرین کی عقل حیران ہے - منتر ایک مترجم ایک اور اسقدر اختلاف ہم کسکو سچا جانین اور کسکو جھوٹا گنین اور طرہ یہ کہ منتر مذکور کے لفظون سے ان دونو ترجمون کو لگاؤ ہی نہین اور لفظی معنے اسکے یہ ہین (سہ) وہ (نہ) ہمارا (بندھو) بھائی (جنیتا) باپ (سہ) وہ

(بدہاتا) بڑہانے والا (دہامانی) مکانون کو (ویدہ) جاننے والا (بھووناتی) کرہون والا (وشوا) وشوادیوریتر) جس مین (دیوا) دیوتا لوگ (امرتم) زندگی (آن شاناہ) چاہنے والے (ترتیے) تیسرے دہام) مکان کو (ادھیر ینت) جاتے ہین - فائدہ مگر اس سے وہی پرمیشور کا والد اور رشتہ دار ہونا اور تیسرے مکان مین قیام فرمانا اور اُسکے پاس دیوتاؤنکا تشریف لیجانا وغیرہ ثابت ہوتا ہے جسکو دیانندی ظاہر کرنا نہین چاہتے کسی پر دغا حکمت عملی کے سبب پوشیدہ رکھنا واجب جانتے ہین حالانکہ وید یہی باربار اظہار فرماتا ہے - چنانچہ یجر وید کے سترہوین ادہیا کے ستائیسوین منتر کے شروع مین ہے - پرمیشور (یو، جو (نہ) ہمارا (پتا) باپ (جنیتا) حقیقی والد - اور اُسکے بتیسوین ادھیا کے منتر اول کے آخر مین ہے کہ (سہ) وہ (پتوہ) بابونکا (پتا) باپ (است) ہے - یعنی وہی پرمیشور سب کا جد اعظم ہے اور گیتا کے شلوک چارسو باون مین ہے کہ اے پرمیشور تم برہماجی کے جد امجد ہو مین تمہین سجدہ کرتا ہون اور اسی تکذیب مین اہل تکذیب نے بھی اُسے بڑے ابا یعنی پرم پتا لکھکر پکارا ہے اور رگوید کی پہلی اشٹک چھٹوین ادھیا کے سولہوین ورگ کے دسوین منتر مین ہے مگر اسکو یجروید کے مصنف نے وہان سے چورا کر یجر کے پچیسوین ادھیا مین بھر لیا ہے -

अदिति र्द्यौरदितिरन्तरिक्ष मदिति र्माता सपिता सपुत्र:।

विश्वे देवा अदिति: पंचजना अदिति र्जात मदि र्जनि त्वम ॥

وید کا مصنف پرمیشور کی ادیتی نام سے تعریف کرتا ہے کہ (ادیتر دو) ادیتی سورگ ہے (ادیتر انترکشم) ادیتی خلا ہے (ادیتر ماتا) ادیتی والدہ ہے (سہ) وہی (پتا) باپ ہے (سہ) وہی (پوترہ) بیٹا ہے (وشویدیوا) ادیتی ہی جملہ جہان ہے (ادیتی پنچ جنا) ادیتی ہی پانچ قسم کے آدمی ہے (ادیتر جاتم) ادیتی ہی مولود یعنی بچہ ہے (ادیتر جنتوم) ادیتی ہی جننے والا یعنے والد ماجد ہے اور اتھروَن وید کا مصنف اسپر یہ حاشیہ چڑہاتا ہے یعنی پرمیشور کو مخاطب کرکے سڑی سُر مین گاتا ہے -

त्वम् स्त्री त्वम् पुमान सित्वं कुमारो उनवा कुमारी त्वं जीरगो दण्डेन

वंचसि त्वं जातो भवसि विश्वतो मुख: ॥ अथर्व० कां० १०स ८ मं. २७ ॥

کہ اے پرمیشور (توم) توہی (استری) عورت ہے (توم) توہی (پومانسی) مرد ہے (توم) توہی (کمار) کنوارا لڑکا ہے (اُتوا کماری) توہی کنواری دختر ہے (توم) توہی (جیرنی) بوڑہا ہے (ڈنڈین ونچسی)

لاٹھی کے سہارے سے چلتا ہے (توم) توہی (جاتو) پیدا ہوتا ہے یا سب مخلوقات (بھوسی) ہے
(دوشوتو) ان گن تیرے (مکھہ) منہہ مین اور گیتا ادھیار نو شلوک ستر مین پرمیشور فرماتا ہے باپ اور
مان اور دادا اور پر دادا اور آگ اور اوم اور تینون وید وغیرہ سب کچھ مین ہی ہون اور یجر وید کے
بتیسوین ادھیا مین سیمجھو برہم رشی آریون کے پرمیشور کی تعریف کرتا ہے تدیو گنس تدادتیس تدوالیس
تدوچندرماہ تدیو شکرم تد برہم تا آپہ سہ پرجاپتیہ - ترجمہ (تت) وہ (وایوہ) ہوا ہے (تت) وہ
(ایو) ہی (اگنی) آگ ہے (تت) وہ (ایو) ہی (ادیتہ) سورج ہے (تت) وہ (وایوہ) ہوا ہے
(تت) وہ (او) وہی (چندرماہ) چاند ہے (تت) وہ (ایو) ہی (شکرم) زہرہ ہے (تت) وہی (برہم)
برہما ہے (تا) وہی (آپہ) پانی ہے (سہ) وہی (پرجاپتی) رعیت کا مالک ہے ؎ خود کوزہ و خود کوزہ گر و
خود گل کوزہ - یا یون سمجھنا چاہیے ؎ رام راجا رام پرجا رام ساہوکار ہے ؛ رام سودا رام نقدی
رام ہی بازار ہے ؛ بقول شخصے بڑے میان تو بڑے میان چھوٹے میان سبحان اللہ - اب یدون کے
ماول کی تاویلین سنئے - ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۹ مین لکھا ہے ؛

जोसबका रक्षक जैसापिता अपनेसन्तानों पर सदा कृपालुहोकर उनकी उन्नति चाहताहै वैसाही परमेश्वर सबजीवों की उन्नति चाहताहै वैसाही उसका नामपिताहै जोपिताओं का भी पिताहै इस्सेउस परमेश्वर का नामपिता महहै जोपिताओं के पित्रों का पिताहै इस्से परमेश्वर कानाम प्रपितामहहै जैसेपूर्ण कृपायुक्त जननाअनी संतानों का सुख और उन्नति चातीहै वैसे परमेश्वरभी सबजीवों की बढती चाहताहै इस्से परमेश्वरका नाममाताहै ॥

جیسے باپ ہمیشہ اپنے بچون کی بہتری چاہتا ہے ویسے ہی پرمیشور بھی سب کی بھلائی چاہتا ہے
اسواسطے اُسکا نام باپ ہے اور چونکہ وہ باپون کا باپ ہے اسواسطے اُسکا نام پتامہا یعنی دادا
ہے اور چونکہ وہ دادون کا بھی دادا ہے اسواسطے اُسکا نام جد اعظم ہے اور چونکہ وہ والدہ
کی طرح محبت سے پالتا ہے اسواسطے اُسکا نام والدہ ہے اور کتاب مذکورہ کے صفحہ ۱۰۱
مین لکھا ہے -

जोसन्तानों का अन्न और सनकार सेरक्षक वाजनक होवह पिता जोपिताका

पिताहो वह पितामह और जोपितामह का पिताहो वह प्रपितामह जो अन्न और सतकारों से सन्तानों का मान्य करे वह माता जो पिता की माताहो वह पिता मही और जोपितामह की माताहो वह प्रपिता मही ॥

کہ جو اولاد کا نگہبان اور جنک یعنی جنانے والا ہو اُسکو باپ کہتے ہین چونکہ پرمیشور سب کا محافظ اور جننے والا ہے اسواسطے اُسکا نام باپ ہے چونکہ وہ باپون کا بھی باپ ہے اسواسطے اُسکا نام دادا ہے چونکہ وہ دادون کا بھی دادا ہے اسواسطے اُسکا نام پڑدادا ہے اور جو محبت سے بچون کو پالے اُسکو مان کہتے ہین چونکہ پرمیشور سب کو محبت سے پالتا ہے اسواسطے اُسکا نام مان ہے چونکہ وہ ماؤن کی بھی مان ہے اسواسطے اُسکا نام نانی ہے چونکہ وہ باپون کی بھی مان ہے اسواسطے اُسکا نام دادی ہے چونکہ وہ نانیون کی نانی اور دادیون کی دادی بھی ہے اسواسطے اُسکا نام پڑنانی اور پڑدادی بھی ہے مگر افسوس کہ دیانند جی مر گئے اور یہ رہ گیا کہ پرمیشور سب مردون کی عورت اور سب عورتون کا خصم اور سب کا بیٹا اور کنواری اور کنوارا اور بچہ اور بوڑھا کیونکر ہو سکتا ہے خیر اگر پدر نتوانست پسر ہم تمام کند اُسکے جانشین ہی اس مضمون کو ٹھکانے لگا دین اگر نہ لگ سکے تو ان کفریات ہزلیات سے باز آئین اور ستیارتھ پرکاش سے یہ تاویلون کی بھرمار جو کچھ درج کی گئی ہے اُسکی تردید کہون یا تائید گیتا مین اس طرح لکھ رہی ہے۔ دسوین ادھیا بھبوت جوگ شلوک ۲۱ سے ۳۹ تک پرمیشور فرماتا ہی بارہ سورجون مین بشن اور روشن اشیا مین آفتاب اور ہواؤن مین مریچ اور ستارون مین چاند اور ویدون مین سام اور دیوتاؤن مین اندر اور حواسون مین دل اور تمام مخلوقات مین وہ کہ جسکے سر مین عقل ہے اور رُدرون مین شنکر اور راچھسون مین ہر ناچھ اور بسو مین آگ اور پہاڑون مین سمیر پربت اور پروہتون مین برہسپت اور خوشبوئیون مین سوام کارتک اور دریاؤن مین سمندر اور رشیون مین بھرگ اور لفظون مین اوم اور ذکرون مین دعوت اور پہاڑون مین ہمالیہ اور درختون مین پیپل اور برہمنون مین نارد اور گندھربون مین جسرت اور طبیبون مین کپل اور گھوڑون مین اونچی ہاتھیون مین ایراپت اور آدمیون مین راجہ ہتیارون مین گرز گاؤن مین کام دہن اور شہوتون مین مباشرت یعنی عورت مرد کا ہمبستر ہونا اور سانپون مین باسک ناگ اور راچھسون مین پہلاد اور نجومیون مین ساعت اور حیوانون مین شیر اور پرندون مین گرڑ اور چھتریون مین رام دریائی عیزون مین مگر

ندیون مین گنگا - اور برہما چو مکہا اور منگسر کا مہینہ اور بسنت کا موسم اور جوے بازون مین فریب
گھرون مین جلال جنگ مین فتح وسوید یوا اور ارجن اور بیاس اور وسنا یہ سب افضل ہین سو مین
ہی ہون انتہے - یعنی سب کچھ پرمیشور ہی کی ذات ہے -

قولہ - اس مقابلے سے حضرت انصاف پسند تعلیم حق اور ثبوت توحید کا اندازہ کرلیوین کہ ویدمین توحید
و وجود صانع عالم اس کثرت سے موجود ہے کہ جسکا عشر عشیر بھی دوسری کتابون سے مفقود ہے -

اقول جن منترون کو آنجناب نے ہستی صانع عالم کی دلیل گردانا ہے وہ اُسکی ہستی کی دلیل نہین
بلکہ دعائین یا مثل یا تذکرہ ہین بغرض عبرت نقل کئے گئے اور جو منتر اُنکے مقابل درج کئے گئے ہین
وہ خیالی دعوے یا دعائین یا ہمہ اوست کے مضمون ہین نہ کہ صانع عالم کی دلیل نہین جس سے
بخوبی روشن ہے کہ اہل تکذیب تعلیم حق اور ثبوت توحید سے واقف نہین اور کند یدن کوہ و بر
آمدن موش دم بریدہ آپکی اس جانکاہی کا ثمرہ ہے - اگر ویدون مین توحید خالص ہوتی یا دلیل
ہستی صانع عالم قادر مطلق کا ثبوت کافی طور پر پایا جاتا تو اُسکے بانی مبانی بیاس جی اور شنکرجی
زرتشت پر ایمان نہ لاتے اور گوتم اچارج جیسے بزرگ نیائے درشن وغیرہ نہ بناتے اور نہ دلائل عقلیہ
سے ویدون کی دھجیان اُڑاتے اور ویدون کو چھوڑ کر برہما اور لنکا اور اکثر حصص ہند کے باشندے
وام مارگی - گوتمی - سراوگی - جینی - پارسی - عیسائی - موسائی - محمدی - سکھ وغیرہ نہ بن جاتے اور
بدھ مت وغیرہ سرو گیہ بنکر گوہ - سانڈے اور کینچوے اور کچھوے تو شجان نفرماتے -

توحید کو پایۂ ثبوت پہنچانا

ناظرین یہ مدعی کی دوسری دلیل تھی اسلئے یہان پر لازم تھا کہ منشی جی وید کے چند توحیدی منتر بمقابلہ
آیات قرآنی نقل کرتے چونکہ ویدمین توحید کو پایۂ ثبوت پہنچانے والا ایک منتر بھی نہین اور قرآن شریف
مین صدہا آیات موجود ہین - اسواسطے آنجناب نے اس سے روگردانی کرکے داراشکوہ وغیرہ کی آرائے
اور خیالات نقل کرنا شروع کردیا ہے جس سے اُسکے وید کو تائید یا دین حق کو نقصان ذرہ بھر بھی متصور
نہین چونکہ مین نے آیات توحید کو اوپر بکثرت لکھدیا ہے اسواسطے یہان بسبب طوالت اور آیات کا درج
کرنا قرین مصلحت نہین سمجھتا اور جن آرائے سے معترض نے اپنا مطلب نکالا ہے انکی رد کی طرف رجوع

کرتا ہون وہوہذا۔

قولہ۔ ویدک توحید کے بارہ مین شہزادہ داراشکوہ سراکبر مین فرماتے ہین۔

اقول۔ داراشکوہ کی یہ رائے اہل ایمان کیواسطے حجت اور برہان نہین ہوسکتی وجہ یہ کہ وہ گرویدہ ویدتھا نہ مومن فرقان اسی واسطے بادشاہ عالمگیر نے اُسکو مرواڈالا تھا ورنہ حقیقی بھائی کے گلے پر خنجر کون چلواتا ہے اور جس توحید کی نسبت وہ رقمطراز ہے وہ ویدون سے مستنبط نہین ہمہ اوست اور مشرکانہ تعلیم کے مضمون ہین جس تکذیب پر اہل تکذیب بھی بظاہر مفتون ہین اور اس سے استدلال بوجوہ ذیل باطل ہے (۱) داراشکوہ کے نزدیک برہما بشن۔ مہادیو وغیرہ۔ جبرئیل اسرافیل میکائیل وغیرہ فرشتون کے نام ہین اور دیانندیون کے عندیہ مین فرشتے کوئی چیز نہین۔ (۲) اسُر کے معنے شیطان اور راچھس کے جن داراشکوہ نے لکھے ہین اور آریون کے نزدیک جن اور شیطان کوئی چیز نہین۔ (۳) اندر اور اگنی وغیرہ اسکے خیال مین دیوتا یا موکل فرشتون کے نام ہین اور پاکھنڈی دیوتا اور فرشتون کے وجود سے منکر لا کلام ہین (۴) بقول داراشکوہ باون اُپ نشید توحید کا چشمہ ہین چنانچہ اسنے اسی خیال سے اُنکا ترجمہ کیا ہے اور دیانندی گیارہ سے آگے سب کو جھٹلاتے ہین۔ (۵) داراشکوہ کے علم مین باون اوپ نشید پر میشور کی قیل قال ہین اور اہل تکذیب کے نزدیک وہ مختلف اوقات کے پنڈتون کے اقوال ہین (۶) داراشکوہ ویدون کو قرآن کی تفسیر قرار دیتا ہے اور توحید کا حصر انہین پر تمام کرتا ہے باقی امنہ اللہ اور خیر صلاح۔ اگر اہل تکذیب کا بھی یہی مقولہ ہے تو شاہد و مشہود سچا ہے اور جو مدعی امورات مذکورہ بالا ہین اپنے شاہد کے خلاف ہے تو اسکی شہادت بھی مثل لاف گزاف ہے پر ثقاہت نہین قابل سماعت نہین۔ علاوہ برین داراشکوہ کی یہ رائے بھی ناصواب ہے قابل داد نہین مورد عتاب ہے چنانچہ وہ کہتا ہے۔ چون قرآن مجید اکثر مرموز است و دانندگان کمیاب تا آخر۔

اقول۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن حق ہے اور اہل تکذیب کہ توحید قرآنی سے انکار کرتے ہین جھوٹے ہین۔ اور لاریب قرآن مجید بغیر اُستاد کامل کے سمجھہ مین نہین آسکتا اور یہی باعث ہوا کہ داراشکوہ اُسکے فیض سے محروم رہا ورنہ اور کوئی وجہ اُسکی محرومی و بے نصیبی کی معلوم نہین ہوتی

قال بر خلاف جہلاے این وقت کہ خود را علما قرار دادہ اند و در پے قتل و آزار و تکفیر و انکار خداشناسان و موحدان افتادہ برہزنان راہ خدا اند۔

اقول - جہلائے اِین وقت سے اگر محمدی علما رخیال کیے جائین اور خداشناس موحد کا فرقرار دیے جائین تو داراشکوہ بیشک کافر تھا اور واجب القتل کہ کافرون کو موحد اور خداشناس اور دین کے سرداروں کو رہزن اور جاہل و موذی قرار دیتا ہے اور اگر اس سے پنڈت لوگ مراد لئے جائین تو یہ لازم آتا ہے کہ عالمگیر کے عہد مین بھی ہنود مین اسی طرح تفرقہ تھا جیسا آجکل ہے اور اپنے خیالات کو حق اور دوسرے کے باطل ٹھہراتے اور ایک دوسرے کے قتل و آزار کے درپے رہتے تھے۔

قال - چنانچہ بعد از تحقیق معلوم شد کہ درمیان قوم ہنود چار کتاب آسمانی بر انبیار آنوقت ظاہر شدہ و این معنے دربا ہمی جنگ و مقابلہ) از ہمین کتابہا ظاہر است و خلاصہ اسرار سلوک توحید در آن درج است و آنرا اُپنشید نامند۔

اقول - یعنے اُنہین چارون کتابون کو اُپنشید کہتے ہین یہ داراشکوہ کی تحقیق تھی جسپر اہل تکذیب نازان ہین اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اُسکو ویدون کی صورت دیکھنی بھی نصیب نہین ہوئی۔

قال - اُپنشید در سنسکرت بمعنے اسرار پوشیدنی ست لہذا این جماعت آن را پوشیدہ دارند از اہل اسلام و کسان دیگر ادیان۔

اقول - یہ لفظ مرکب ہے، उप اُپ بمعنے اختصار و خلاصہ چیز ہے اور नि نی (اوپسرگ) اور सद سد مصدر ہے اور یہ مصدر بمعنے دعوت اور پکارنیکے آتا ہے اسلئے اسکے معنے ہین خلاصہ دعوت لوگون نے چند رسالے ویدون سے منتخب کرکے اسی نام سے مشہور کردئے ہین اور حقیقت یہ کہ جو ویدون مین ہے وہی ان مین ہے مگر افسوس ہندؤن نے اُس سادہ لوح بادشاہ کو دہوکے مین ڈالکر بے ایمان تو بنایا مگر بعت وید کے حسن و جمال کا جلوہ نہ دکھایا اور یہ ظاہر ہے کہ وہ اگر وید کے گیتون سے آگاہ ہوتا تو اُپنشیدون کے رونے نہ روتا۔

قال - و مطابق قرآن مجید بلکہ تفسیر آن صریحا یافتہ۔

اقول - مکذبین کو بھی اپنے مشاہدے کے اقرار موافق مان لینا چاہیے کہ باون اوپنشید الہٰیورکا کلام اور قرآن کی تفسیر ہین مگر افسوس کہ قرآن بعد مین نازل ہوا اور اُسکی تفسیر ویدون کے خلاصہ مین روے زمین پر پہلے ہی سے پھیل گئی۔ محقق ہون تو ایسے اور شاہد ہون تو ایسے۔ جنکے شامت اقبال سے مدعی کی خود ڈگری ہو جائے ؏ وزیرے چنین شہریارے چنان + جہان چون نگیرد قرارے چنان +

قال۔ وانہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطھرون۔ ترجمہ۔ قرآن کریم کتابیست کہ آن پنہان ست و اورا ادراک نمیکند مگر ولیکہ مطہر باشد۔

اقول۔ ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ یہ داراشکوہ کی عقل و علمی لیاقت ہے جسپر ویدون پر ریویو کرنے بیٹھے ہین اُپنشیدون کو وید قرار دینا پھر اُنکو کتاب مکنون شمار کرنا اور قرآن شریف اُن مین پنہان سمجھنا کتنی بڑی نادانی ہے اور مطہرون کے معنے ہندؤن کے دل داراشکوہ کے گھر کی لغت معلوم ہوتی ہے یا اہل تکذیب سے مانگ لی ہوگی۔ کتب شریعت احمدیہ سے اُسکو کچھ واسطہ نہین ناظرین صحیح ترجمہ آیت ملاحظہ فرمائین۔ وانہ اور یہ کتاب کہ حضرت رسالت مآب جناب محمد رسول صلعم پر نازل کی گئی ہے لقرآن کریم البتہ قرآن مجید و فرقان حمید ہے فی کتاب مکنون لوح محفوظ پر مرقوم ہے لا یمسہ نہین چھوتے لوح محفوظ کو الا المطھرون مگر پاک فرشتے تنزیل من رب العلمین قرآن اتر رب العلمین کی جناب سے پارہ پارہ نازل ہوا ہے انتہے۔ اب ناظرین انصاف فرمائین مضمون قرآنی کیا ہے اور وہ سادہ لوح سمجھا کیا ہے اور مطہر یعنے پاک فرشتے کجا اور ہندؤن کے دل کجا بالقول شخصے

چراغ مردہ کجا چشمۂ ہور کجا | ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

علاوہ برین سرّ اکبر کوئی مذہبی کتاب نہین مستند ذخیرہ نہین جیسی اور صدہا کتابین ہین ایسی ہی ایک وہ بھی ہے اہل اسلام کے نزدیک النشاء مادہورام سے زیادہ تر وقعت نہین رکھتی۔ حیرت کا مقام ہے کہ باتفاق جنود ہنود ویدون کے ہر سکت ہر منتر پر لکھ رہا ہے کہ یہ فلان فلان رشی کا کلام ہے الہامی اور منزل من اللہ نہین ہے اہل تکذیب اسکو ایک سرے سے جھٹلاتے ہین اور علمار فضلاء ہند اپنے اباؤ اجداد پر طرح طرح کے الزام اور اتہام لگاتے ہین انکی اس رائے محررہ بالا کو بالکل نہین مانتے ایک جاہل مطلق اور نام نہاد کے مسلمان کی بکواس بے اساس پر جان فدا ہین حالانکہ وہ ویدون کی صورت سے کبھی واقف نہین تھا اور اُسکی یہ رائے اُن اُپنشیدون کی توحید پر ہے۔ جنکو اہل تکذیب خود بھی اور اُنکا گرو بھی بار بار جھٹلا چکا اور پوپ لیلا بتلا چکا ہے اور دس سے زیادہ گنتا ہی نہین۔

قولہ۔ حاشیہ اہل اسلام سے چھپانیکا یہ مطلب تھا کہ وہ غیر مذہب کے کتب خانہ جلا دیا کرتے تھے۔

اقول۔ یہ حاسدانہ تحریر جہالت پر مبنی ہے۔ اسلام آنحضرت صلعم اور آپکے اصحاب کی پیروی کا نام ہے سو آنجناب سرورِ عالم اور آپکے اصحاب کرام نے کبھی ایسا کام نہ خود کیا اور نہ کسی کو ایسا کرنیکا

حکم دیا اور نہ آجتک آپکی اُمت کے سرداروں نے کہین ایسا برتاؤ برتا علی اسبیل تسلیم اہل اسلام
اگر اپنا یہی دستور العمل بناتے تو پہلے اہلِ تکذیب کے اُستادون یہود و نصارے کے کتب خانون پر
عمل فرماتے بعد مین یونانی علوم و فنون پر ہاتھ چلاتے پھر ہندوستان کی پوتھیان مہابھارت
رامائن - بھاگوت - اٹھارہ پران چھ شاستر چارون وید جلاتے - پھر جوتش وغیرہ مین آگ لگاتے
آپ اور آپکے دھرم کے باپ جیساکہ پیدا ہوئے تھے ویسے ہی ہندی علوم سے محروم جاتے -
سومنات اور بنارس کے مندرون کی تباہی و بربادی جس طرح ہر ایک تواریخ مین مذکور ہے اسی طرح
پوتھیان جلانے کے فسانے کتب تواریخ مین نظر آتے اہل تکذیب اس زور شور سے تکذیب مین
صفحہ ۱۰۱ سے ۱۱۰ تک یہ دریغ نکرتے کہ مسلمانون نے تمام علوم یونان اور روم سے اور یونانیون
وغیرہ نے ہنود سے اخذ کئے ہین کیونکہ اس سے اسلامیون کا جامع العلوم ہونا ثابت ہوتا ہے پس
وہ اگر جامع العلوم ہین تو محرق نہین ہو سکتے آپ کی وہ تحریر دام تزویر ہے اور اہل حق کی نظرون سے
چونکہ ایسی تاریخ معتبر شہادت کوئی نہین گزری کہ جس سے مسلمان ہندوُن کا کتب جا نہ جلا ہوا
ثابت ہون اور متواتر روائیون اور موجودہ کتابون سے اُنکا مترجم ہونا ہی پایا جاتا ہے اسواسطے
وہ جامع فنون ضرور ہین محرق علوم نہین ہو سکتے چنانچہ موسی القرائی اور محمد بن اسماعیل وغیرہ
جماعت مومنین نے صدہا کتب خلاف مذہب کا ترجمہ مختلف زبانون سے عربی مین کیا ہے اور
فیضی وغیرہ فضلاء ہند نے کلیلہ و منہ وید اور اُپ نشید اور گیتا اور بھاگوت اور نلدمن وغیرہ
کتب ہنود کو سنسکرت سے فارسی کر دیا ہے اور خود بدولت نے بھی نسخہ خبط اور تکذیب مین اس
بخوبی مان لیا ہے پھر خدا جانے اپنے لکھے کو انہون نے خود ہی رد کر کے یہان پر مسلمانون
کو ملزم کیون ٹھہرایا ہے -

قولہ - سکندریہ کے کتب خانہ کی تباہی -

اقول - یہ کتب خانہ یہود کا تھانہ ہنود کا سمندر کے اُدھر تھا نہ ادھر اور شارع اسلام
علیہ الصلوۃ والسلام سے سالہا سال پیشتر عیسائیون کے ہاتھ سے جل چکا تھا (دیکھو تصدیق
البراہین احمدیہ جناب حکیم نورالدین) آپ ناحق سمندر پار جاتے ہین اور بیہودہ الزام باہل اسلام لگاتے
ہین - بنارس - اجودھیا - گڈھ - ہردوار - ہستناپور - دہلی وغیرہ کے کتب خانون کا ذکر کیا ہوتا یا

کسی جلی بھنی پوتھی کا اپنے گھر سے پتا دیا ہوتا تاکہ آپکا دعوےٰ سچا سمجھا جاتا اور دیکھنے والون کو بھی یقین آتا کیا خوب ہے گھر مین سوت نہ کپاس اور جولاہے سے لٹھم لٹھا - بفرض محال اگر آپکو بھی اسی کتب خانہ کی تباہی کی شکائت ہے تو بیان فرمائیے یہ کونسی مستند کتاب کی روائت ہے - اگر وہ معتبر واقعی ہوگی تو اہل حق بھی تسلیم فرمائینگے اور اگر کوئی فرضی یا موضوع یا ناصواب ہوگی تو جھوٹے کو گھر تک پہنچائینگے مگر اب یہ سخت دقت پیش آئی کہ اہل تکذیب اسلامیون کو محرق کتب بیان فرماتے ہین اور آپکے شاہد محررہ تکذیب وخبط لیکھرام انہین ناقل وجامع علوم بتاتے ہین (دیکھو تکذیب صفحہ ۱۰۱ سے ۱۱۰ تک اور خبط باب آریون کی علمیت) اب عقل حیران ہے کسکو سچا کہین اورکسکو جھوٹا کہین -

قولہ - بعض ہنود سے مراد بودھ اور جین ہین جو بیجا عیب جوئی کرتے ہین -

اقول - اگر ویدون مین ذاتی عیب ہین تو اہلِ خلاف کے چھپانے اور تاویلون کے جال پھیلانے سے چھپ نہین سکتے ہے

سگ مگس را گر کنی مقلوب — عاقبت غیر سگ مگس نشود

جینی بے قصور ہین اور حق ظاہر کرنیکے سبب معذور ہین اگر وید درحقیقت بے عیب ہین تو معترض مجرم لاریب ہین چونکہ بودھ عقل پر چلنے اور جینی جے منی جی کے پیرودن کو کہتے ہین اسواسطے وہ بڑے فلاسفر اور گھر کے بھیدی ہین اُنکی توہین نہین کرنی چاہیے ذرا وید پر ہی غور فرمائیے اگر وید معقول ہوتا تو سب کو دل سے قبول ہوتا وہ اپنا مسلک الگ نہ بناتے اور نہ ویدون کو ہی آگ مین جلاتے (دیکھو ستیارتھ کا گیارہوان سمولاس ذکر جین مت) نہ معلوم اس آتشزدگی کو اہل تکذیب کیون چھپاتے ہین اور غریب مسلمانون کے سر جھوٹے الزام لگاتے ہین اور صاف صاف نہین کہدیتے کہ غیر مذاہب اور دیگر ادیان والون سے اپنا دھرم پستک پوشیدہ رکھنا ہمارا مذہب قدیم ہے اور یہی قدیم سے آریون کی تعلیم ہے - دیکھو دھرم شاستر ادھیا چوتھا شلوک ۸۱ و ۹۹-۱۰ ادھیا آٹھوان شلوک ۲۰ و ۲۱ - اور ادھیا نوان شلوک ۳۱۹ -

ان سب کا ترجمہ لالہ سوامی دیال صاحب نے یہ کیا ہے جو شخص کسی شودر کو مذہب اور رسوم کی نصیحت کرتا ہے وہ اسی شودر سمیت اسمبرت نام دوزخ مین پڑتا ہے حرف بحرف الگ اور صاف صاف پڑھے

جو قوم سے برہمن ہو اور برہمن کا کام نہ کرے بلکہ بدمذہب اور بے وقوف ہو وہ راجہ کو مذہبی نصیحت کر سکتا ہے۔ اور شودر کیسا ہی دیندار اور فاضل ہو نہین کر سکتا جس راجہ کا مذہب شودر بیان کرتا ہے اُسکا راج دیکھتے دیکھتے ہی ایسا تباہ ہو جاتا ہے جیسے گائے دلدل مین پھنسکر مرجاتی ہے۔ برہمن لوگ اگرچہ تمام اعمال ناشائستہ کرین تو بھی پوجنے کے قابل اور بڑے دیوتا ہین۔ اگر کوئی شودر برہمنون کو وید پڑھتے سُنے تو اُسکے کانون مین سیسا پگلا کر یا موم گلا کر ڈالا جائے اور خود شودر ہی وید پڑھے تو اسکی زبان کٹوا ڈالنی چاہیے یہی سزا اُسکے واسطے مقرر ہے (یہان صاحب بیچارے نے خطا بھی بڑی زبردست کی ہے) براہمن سب سے افضل ہے اگر وید پڑھتے پڑھتے وہ کہین اپنا اسباب بھول جائے تو اپنی ضرورت کے موافق کسی کسان یا شودر کے گھر سے اتنا خود چرا لے یا دوسرے سے خود چوری کروائے اور ایسی باتون کا ذکر حاکم وقت کے روبرو نہ کرنا چاہیے (یعنی برہمن کی چوری چھپا لینی چاہیے اور حاکم بھی ایسے ذکر نہ سُنے۔ شودر کی بخشش صرف اسی پر ہے کہ وہ برہمن کی خدمت کرتا رہے علاوہ برین اُسکے دوسرے اعمال خواہ کتنے ہی نیک ہون سب باطل ہین۔ شودر وغیرہ نیچون کو مال جمع کرنیکی اجازت نہین ایسا نہو کہ وہ مالدار ہو کر برہمنون کو اپنا محکوم بنا لین۔ انتہٰے۔ خلاصہ یہ کہ برہمن رجپوت اور ویش کے علاوہ جاٹون گوجرون کایستھون۔ اہیرون۔ سُنارون۔ لوہارون۔ نائیون۔ دھیمرون وغیرہ ہم مذہبون اور جینی بام مارگی اور گوتمی اور عیسائی۔ محمدی وغیرہ غیر مذہبون اور سادہون گوسائیون وغیرہ پرمیشور کے پیارون کو وید سُننا سُنانا اور پڑھنا پڑھانا اور پستک دینا دکھلانا درست نہین اسواسطے وہ اکثر ہندوؤن اور غیر مذہب والون سے چھپاتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ سکھون اور مسلمانون اور جینیون وغیرہ کے ہاتھ فروخت نہین کرتے اور نہ اُنسے خود خرید لیتے ہین۔ بھو مصرجی خواہ نخواہ جھوٹ بولتے نہین شرماتے۔

قولہ صفحہ ۸۰۔ راجہ رام موہن صاحب بانی مبانی برہم سماج کی رائے وید ون مین نہ صرف علم طب۔ ریاضی اسلحہ ہی ہے بلکہ ان مین اخلاق نیچرل فلاسفی اور تمام علوم و فنون کا بھی بیان ہے۔

اقول ہوگا لیکن توحید الٰہی کا بیان بالکل نہین اگر ہوتا تو راجہ صاحب موصوف بھی اپنی رائے مین ظاہر کرتے اور اہل تکذیب بھی دو چار منترون کے زور سے توحید کو بپایۂ ثبوت پہنچاتے اِدھر اُدھر کی باتون سے آریون کے جی نہ بہلاتے۔

چونکہ مدعی ویدنے اس دوسری دلیل یعنی توحید کو بپایہ ثبوت پہنچانے پر ویدون سے کچھ نہین نقل کیا اور بزعم خود وید سے برتر خیال کر کے داراشکوہ اور راجہ صاحب مذکور کی رائے کو یہان دلیل دعوے خود گردانا ہے حالانکہ یہ دونو اُسکے مفید مدعا نہین کیونکہ داراشکوہ کی رائے اُن اُپ نشیدون کی نسبت ہے جنکو آریہ خود بھی نہین مانتے اور راجہ صاحب کی یہ رائے دوسرے علوم کی بابت ہے نہ ثبوت توحید پر نہین اسلئے یہان پر مین بھی دو چار صاحبون کی رائے پر اس مضمون کو ختم کرتا ہون۔ گرو نانک جی کتاب سکھنی مین فرماتے ہین۔

وید پڑھت برہما مرے چارون وید کہانی — سادھو کی مہا وید نہ جانے

مطلب یہ کہ وید کی تلاوت کر کر برہما جی بھی مر گئے اور کچھ ہاتھ نہ آیا۔ فقیر کی حقیقت و تعریف وید کیا جانے یعنی ویدون مین توحید و معرفت کچھ نہین ہے اور اسی کے موافق پرمیشور کے گوسائین کبیر داس بیجک مین فرماتے ہین ؎ وید پران پڑھے پڑھ گیتا ٭ رام بھجن بن رگھیو ریتا ٭ یعنی گیتا کرشن جی کی اور وید اور پران تو نے بیشک پڑھے مگر پرمیشور کے نام سے خالی رہا یعنی اُن مین پرمیشور کی توحید نہین۔

حکیم جگناتھ صاحب عدلی والیا مقیم کمبوہ دروازہ میرٹھ کی رائے یہ ہے۔ ان ویدون مین کہ آریا بھائیون کے ہاتھ مین موجود ہین توحید و صداقت کا گمان نہین تعلیم الٰہی کا نشان نہین۔ اور کنہیا لال جی بانی برہم سماج لاہور کی رائے گیتا کے ترجمہ مین مرقوم ہے کہ ہند مین جو ذلت اور خرابی نظر آتی ہے اُسکا سبب یہی ہے کہ علم (وید وغیرہ) کو مثل پارچہ خون حیض کی چھپا رکھا تھا آخر کو اُنکے پاس بھی نہ رہا۔ اور برہم سماج کے ممبرون کی تحریر و تقریر سے ابتک جو کچھ معلوم ہوا وہ صرف اتنا ہے کہ دیانندی ویدون مین زنا کی تعلیم اور جھوٹ اور جوا وغیرہ خلاف تہذیب مطالب موجود ہین (دیکھو برہم سماج لاہور کی تالیف)

معترض کا وید اور قرآن کے مقابلے سے عاجز آنا

قولہ صفحہ ۸۰۔ اے ناظرین وید کے بابون کے باب توحید سے بھرپور اور بہتان و قصہ جات سے دور ہین:۔

اقول۔ توحید سے بھرپور اور قصہ جات سے دور ہونا اور بات ہے اور کلام الٰہی ہونا اور بات ہے اکثر کتابین اس قسم کی دستیاب ہو سکتی ہین جنمین توحید ہی توحید مذکور ہے۔ مثل و قصص کا نشان نہین

لیکن وہ کلام الٰہی نہین رہا آپکا وید وہ تو اگنی اور اندر وغیرہ کی تعریفون کا فسانہ ہے شرک وغیرہ کا معلم یکتائے زمانہ ہے کفر و فسق وغیرہ جسنے پایا یہان سے پایا ہے مگر یہ جو حرف حرف پر اہل تکذیب نے تاویلون کا ڈھیر لگایا ہے یہ دیانندجی سے محض سُننے مین آیا ہے۔ اس سے پہلے جو ویدوالون کی تعلیم موجود ہے وہ تو سب پر مشہود ہے (نعوذ باللہ منہا)۔

قولہ۔ اور یہان پر مقابلہ کرنیکی بھی ضرورت نہ رہی کیونکہ خود مسلمان موحد کے قول سے ثابت ہو چکا ہے۔

اقول۔ اہل تکذیب ایک نام نہاد کے مسلمان کی رائے پر دل نہ دھرین توحید سے توحید کا مقابلہ ضرور کرین اور اگر خود نہ کر سکین تو اپنے ہم مشربون سے مدد لین۔ دارا شکوہ وید کا رشی یا دیوتا ہو گا اگر آریہ اُسکے پیرو ہو جائین تو انہین اختیار ہے مسلمانون کو تو اُسکے نام سے بھی عار ہے مگر دیانندیون سے میری ایک گزارش ضروری ہے کہ انگرا اور اگنی اور اندرا اور وایو اور سورج اور چاند اور سوم اور شکر اور برہسپت اور سنیچر اور منگل اور میگھ اور بجلی اور زمین اور رانی اور راجا اور سمندر اور گنگا اور دریاؤن اور اسوون اور گھوڑون اور اوشا اور برکٹی اور پردار دیویون اور بیاہے اور کنوارے دیوتاؤن اور بہشت و دوزخ اور آب و ہوا اور اوکھلی اور موصل اور درختون اور بوٹیون اور ہوم اور جگ اور نیوگ اور مورتون کی تعریفون اور ثناؤن۔ اور حسینون مہ جبینون کے اوصاف و سراپا اور جوئے اور جوش اور شراب کے بیانون اور ہولی اور بسنت اور جیٹھ اور اساڑھ بارہ مہینون کی حالت اور استتی اور بارہ ماشہ وغیرہ راگون اور پیشہ ورون کی بہادری اور جنگجوؤن کی دلاوری اور آریون کے سفری حالات اور اُنکے باہمی صلح و جنگ کے مقالات ویدون سے علیحدہ کرکے بہ نظر انصاف مطالعہ فرما کر ضروری بتلائین کہ اُن مین تعلیم الٰہی کس قدر اور کس طرف ہے۔

خواجہ در بند نقش ایوان است ۔ خانہ از پائے بست ویران است

ضرورت الہام پر دلائل قاطع کا لکھنا

اقول۔ ناظرین یہ تیسری دلیل ہے اور مولف براہین کی اس سے یہ غرض ہے کہ جو کتاب خود بیان کرے کہ مین ان ضرورتون کو پورا کرنیکے واسطے آئی ہون اور فی الواقع اس سے پوری بھی ہو سکین وہ بیشک الہامی مانی جائیگی اور جو کتاب اس سے قاصر رہیگی وہ موضوع و مصنوعی قرار دی جائیگی سو اسکے واسطے

علم درکار ہے جسکی صورت سے بھی مدعی وید واقف نہین اور اسی واسطے یہان پر اُسنے ویدون سے کوئی حجت ساطعہ و بُرہان قاطعہ بیان نہین کی اور ایک پادری کے رسالہ کی ٹوٹی پھوٹی عبارت نقل کرکے اپنے نامہ اعمال کی صورت ایک صفحہ کتاب سیاہ کر رکھا ہے جس سے بجز طوالت کتاب کے کوئی مطلب برآمد نہین ہوسکتا اور اُسکا بھی جواب پیغام محمدی و مراسلات مذہبی چھپ چکا۔

قولہ۔ بعد ملاحظہ قرآن شریف کے ہرچند دیکھا گیا کوئی ضرورت الہام قرآن بہ پایہ گمان نہ پہنچی چہ جائیکہ ثبوت واطمینان ہو۔

اقول۔ یہان پر صریح جھوٹ بولنے کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ چند دہوتی بند آپکو ماہر قرآن جانین اور دان دکشنا سے خوب مانین اور حق یہ ہے کہ آنجناب قرآن کی عربی عبارت بھی نہین پڑھ سکتے اور اُنکی وید خوانی امرتسر کے پنڈتون پر روشن ہے میرے کہنے کی بھی ضرورت نہین۔

قولہ۔ سواے قصجات مذکور کے اگر کوئی عمدہ بات قرآن شریف سے ثابت کرین کہ جو وید مقدس مین نہ ہو تب ہمین موقع کلام ہو۔

اقول۔ آیات امر و نہی وعدہ و وعید و توحید سے قرآن بھرپور ہے اور قصہ جات مفہومہ معترض سے کوسون دور ہے لطور مثل جو قصص وارد ہین انکا نازل فرمانا انسان قاصر البیان کو اُسی کی عقل و تمیز کے موافق سمجھانا ہے نہ قصہ خوانی اور قرآن شریف کی تعلیم نورٌ علٰے نور ہے جسکے روبرو تعلیم وید ہمرنگ شب دیجور ہے خاک کوئے یثرب ذرا آنکھون مین لگائے اور خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانکر ملاحظہ سطور ذیل فرمائے۔

یہ قرآن کا بیان ہے	یہ ویدون کا فرمان ہے
(۱) وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ آبَاءُکُمْ سورہ ترجمہ اور مت نکاح کرو تم اُن عورتون کو کہ جس سے تمہارے باپون نے نکاح کئے ہین۔ **فائدہ** سوتیلی ماں کے ساتھ نکاح حرام ہے۔	وید اس مسئلہ سی واقف ہی نہین
یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ سورہ	सदसस्यतिमद्भुतंप्रियमिंद्रस्य कम्य मसानेंमधामयाशिय ॐस्वहः।। यजु०३२ मं३

یہ قرآن کا بیان ہے	یہ وید کا فرمان ہے
ترجمہ اے مومنو کہا مانو اللہ کا کہا مانو رسول خدا کا اور اپنے بادشاہ کا - فائدہ - قرآن کو بادشاہ کی اطاعت کا اقرار ہے ۔	اے پرمیشور ہماری آرزو یہ ہے کہ ہم لوگ ایک آدمی کو راجا کبھی نہ مانیں مگر آپ کو اس سبھا کا راجا جانیں آپ مہربان ہیں تا آخر - وید کو اولی الامر کی اطاعت سے انکار ہے -
وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ سورہ ترجمہ نکاح کرو رانڈون کے آپس میں - وَلَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ سورہ ترجمہ - اور انہیں رہنے کے مکانون سے مت نکالو البتہ اگر کرین کوئی بیحیائی - فائدہ - بیوہ سے نکاح کرنا اور رفاحشہ کو گھر سے نکال دینا چاہیے -	ईमां त्वामिन्द्रमीढ्वः सुपुत्रां सुभगांकृणु दशास्यां पुत्रानाधि हि पतिमेकादशंकृधि اے طاقتور اندر تو اس بیاہی ہوئی اور بیواؤں کو عمدہ عمدہ اولاد دیکر نصیبہ ور کر اس منکوحہ کو دس بیٹے دے اور گیارہوین عورت کو مان - اے عورت تو بھی خاوند یا نیوگ کرنے والے مردون سے دس فرزند حاصل کر اور گیارہوین خاوند کو سمجھ یعنی شوہردار کی شوہر دار اور بیوہ کی بیوہ بنی رہ اور دس مردون سے دس بچے بھی جن لے -
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ سورہ نسا - ترجمہ تمپر کچھ گناہ نہین اگر طلاق دیدو تم اپنی عورتون کو قبل از مس - فائدہ - طلاق دینے سے مرد و عورت کا سبندھ چھوٹ جاتا ہے -	अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत: جب خاوند اولاد جنانیکے قابل نہ ہے اُسوقت اپنی عورت کو حکم دے کہ بھاگوان تو کسی غیر مرد سے اپنی آرزو پوری کر لے میری آس مت رکھ لیکن وہ عورت خواہ ایک سے خواہ دس سے دس تک بالک جن لے اور اپنے خاوند کی خدمت مین حاضر رہے -
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ	اب کوئی اگر یہ دریافت کرے کہ از روے وید کتنی عورتون کو نکاح مین لانا درست ہے مثلاً بہن اور مان سے نکاح جائز ہے یا ناجائز سخال

مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ
الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ
بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِیْنَ
مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ
حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ
الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ
وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ وَمَآ
اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى
النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ
فِسْقٌ۔ سورہ مائدہ۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حرام کی گئی ہین تمپر تمہاری مائین اور بیٹیان اور بہنین اور پھوپھیان اور خالائین اور بھتیجیان اور بھانجیان اور رضاعی مائین اور رضاعی بہنین اور ساسین اور تمہاری اُن بیبیون کی جنسے تمنے صحبت کی ہے وہ بیٹیان جو تمہاری پرورش مین ہین پھر تمنے اگر ان بیویون سے صحبت نہین کی تو انکی لڑکیون سے نکاح کرنے مین تمپر کچھ گناہ نہین اور حرام ہین تمپر تمہارے اُن بیٹون کی بیویان جو تمہاری پشت سے ہین اور حرام ہے دو بہنون کا جمع کرنا۔ حرام کیا گیا تمپر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جسپر کہ اللہ کے سوا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھٹنے سے مرجائے اور جو لاٹھی یا پتھر مارنے سے مرجائے اور جو اوپر سے گر کر مرجائے اور جو سینگ

اور پھوپھی سے روا ہے یا ناروا اور بھتیجی اور بھانجی کا کیا حکم ہے جسکے رو سے کتنے نکاح منع ہین اور نسب کے رو سے کتنے اور سسرال کیطرف سے کتنے درست نہین۔

(۲) زنانہ سسٹم یعنے پردہ واجب ہے یا غیر واجب
(۳) کس کس چیز کے کھانے اور بیچنے کی اجازت ہے اور کس چیز کی ممانعت ہے۔
(۴) لباس تقوی کونسا ہے اور ناجائز لباس کونسا ہے
(۵) قرض اور سود اور رہن وغیرہ معاملات کے مسائل۔
(۶) فرض وقتی مدامی عمری عبادات کے احکام یا دلائل۔
(۷) وید پر ایمان لانے توبہ کرنے وغیرہ سے گناہ معاف کیون نہین ہوتے۔
(۸) اگنی انگرا وید کے الہامی ہین یا نہین۔
(۹) وید مین نے بزبان خود الہام ہونیکا دعوے کیا ہے یا نہین
(۱۰) گائے وغیرہ جانورون کا قربان کرنا وغیرہ غرضیکہ

جو جو مسائل قرآن مین موجود ہین جب انکی نسبت سوال کیا جاتا ہے تو چارون آپس مین کانا پھوسی کرنے لگ جاتے ہین سام یجر سے کہتا ہے کہ تو علم معاملات کا خزانہ کہلاتا ہے قرآن کے روبرو کچھ تو ہی بول مسائل مذکورہ کے جواب مین ذرا سی زبان کھول وہ کہتا ہے بھیا میری بابت یہ آپکا غلط گمان ہے۔ مجھہ مین تو رگوید کی طرح فقط دیوتاون کی حمد و ثنا اور تعریف اور آتش پرستی کا بیان

مارنے سے مرجائے اور وہ جانور جسکو درندون نے پھاڑڈالا ہو مگر جو تمنے ذبح کرلیا اور حرام ہے وہ جانور جو استھانون پر ذبح کیا گیا ہو اور حرام ہے فال کے تیرون سے تقسیم کرنا۔	ہے اور یہ اتھرون بھی تیری مانند صرف گانا ہی جانتا ہے حلال و حرام جائز و ناجائز کم پہچانتا ہے۔ بس سو صلاحین ایکو بات اپنے اپنے گھر کو جاؤ بھاگ۔

یہ فہرست بطور نمونہ عرض خدمت ہے اگر اہل تکذیب پھر لب ہلائینگے تو ہم بھی ایک بہت بڑی فہرست ان مسئلون کی جنکا وجود ویدون سے مفقود ہے اور قرآن سے مشہور ہے احاطہ تحریر مین لائینگے بنظر اختصار اسوقت اسی پر اکتفا ہے۔

قولہ۔ علاوہ برآن وہی باتین یا اُس سے عمدہ قرآن سے پہلی کتابون مین موجود ہین۔

اقول۔ قرآن سے پہلی کتابین بزعم معترض اگر ویدہین تو اُنسے دوچار عمدہ باتون کو یہان پر لکھا ہوتا (پادریون کے رسالون مین سے یہ مضمون نہ لیا ہوتا) اور گوتم رشی جیسے بزرگ اُن سے منحرف نہوتے اور بودھ مت والے اُنکو اپنے پاؤن مین پامال نہ کرتے (دیکھو تاریخ لیتھبرج قصہ اگنی کنڈ) سچ پوچھو تو اُن مین گرو گرنتھ صاحب کے عشر عشیر برابر بھی توحید الٰہی وحقانی تعلیم نہین حالانکہ وہ اُس عاشق صادق پکے مسلمان خدادوست کا کلام ہے جسکو دیانندی بُرے لفظون سے ستیارتھ پرکاشش مین یاد کرتے ہین۔

قولہ۔ پس اس بات سے تو کسی کو انکار نہین کہ اُن پہلی کتابون نے وہ باتین قرآن سے نہین نہین چرائین مگر فریق ثانی کے ذمہ یہ الزام ضرور ہے۔

اقول۔ جبکہ قرآن اور وید کے آپس مین مضمون ہی نہین ملتے اور نہ ویدون مین حلال وحرام جائز وناجائز اشیا کا ذکر ہے تو بتلائین قرآن نے ویدون سے کیا چرایا اور کیونکر چرایا عربون نے تو روز ازل سے آجتک ویدون کی صورت بھی نہین دیکھی۔ بالفرض دیکھی ہے تو شوق سے اس عرب کا نام بتائیے جسنے وید حاصل کرکے عرب مین شائع کیا یا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھایا اور کس شہر مین کونسے پنڈت سے آنجناب وید سیکھنے آئے یا کون سے برہمن نے وہان جاکر آپکو وید کا علم پڑھایا یا وید کا عربی مین ترجمہ کیا جسکو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھکر قرآن اقتباس کیا تاکہ معترض کا خیال درست سمجھا جائے ورنہ آپکے حیلہ ساز مفتری عنادی اور جاہل

وفسادی ہونے مین کوئی شبہ نہین بالفرض قرآن شریف وید و دساتیر وغیرہ کتب سابقہ کا اقتباس ہے تو کتب سابقہ کے فرمانبرداروں کو واجب ولازم ہے کہ قرآن کی اطاعت کرین اور یکسر مو اُسکے خلاف نہ چلین بلکہ قرآنی واعظون کو مدد دین کیونکہ قرآن بقول اُنکے کتب سابقہ کا اقتباس ہے اور واعظ اُسکے شائع کرنے والے ہین اور نیز قرآن شریف کا احسان مانین کہ ہمین زندی دری سنسکرت پراکرت وغیرہ مری زبانین پڑھنی پڑین اور سب کا اصل اصول یاست اور خلاصہ نکلا نکلایا ہمارے ہاتھ آیا مگر یہ تو اہل خلاف کا صریح اتہام اور جھوٹا الزام ہے کیونکہ مضامین قرآنی وکتب سابقہ کی خوش بیانی مین زمین وآسمان کا فرق ہے یعنی جو مسائل قرآن شریف مین بیان کئے گئے ہین۔ کتب سابقہ مختص الزمان یا مختص المکان تھے اور کچھ تفاسیر ناقصہ اور تاویلات باطلہ سے ایسے خلط ملط ہو گئے تھے کہ حق و باطل کی امتیاز نہین ہو سکتی تھی اور کثرت اختلاف کے باعث اہل کتاب فرقہ فرقہ اور گروہ گروہ ہو گئے تھے اور وید وغیرہ کی اہم تعلیم اور مشرکانہ ہدائت نے ایک عالم سیاہ کر رکھا تھا پھر انکا علیحدہ کرنا اظہار حق قرآن کا ہی کام تھا سو اُسنے کر دکھایا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَآ اَنزَلنَا عَلَیكَ الكِتَابَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اختَلَفُوا فِیهِ وَهُدًى وَّرَحمَةً لِّقَومٍ یُّؤمِنُونَ ۔ ترجمہ ۔ اور نہین اُتاری ہمنے اے محمد تجھپر کتاب یعنی قرآن مجید مگر اسلئے کہ تو بیان کرے ان کے واسطے وہ شئے کہ جس مین مختلف ہین اور ہدائت اور رحمت ہے یہ قرآن واسطے ایمان لانے والی قوم کے ۔ مگر افسوس کہ ہمارے بھائیون کو اسکی طرف توجہ ہی نہین بن پڑھے شیخیان بگھارتے اور انانیت کا دم مارتے ہین قول فیصل کی طرف بالکل نہین آتے

قولہ جس طرح بار بار نئے آفتاب بنانے کی ضرورت نہین جس طرح روز بروز نئی زمین گھڑنے کی حاجت نہین اسی طرح ویدون کو ایک ہی دفعہ پرمیشور نے ہدائت عام کے واسطے نازل فرما دیا ہے۔

اقول ۔ اوّل تو وید مین کوئی عام ہدائت نہین ضروریات جسمانی وامورات روحانی کے پورا کرنے والی اُس مین کوئی روائت نہین ۔ اور برہمنون کی میراث سے باہر نکل نہین سکتا تو پھر کس طرح وہ سب کا ہادی ہو سکتا ہے (دیکھو تہذیب المکذبین) دوسرے جس طرح زمانے کی حالت ہمیشہ بدلتی رہتی ہے ۔ اور قادر مطلق اُسی حالت کے اعتبار سے نئے نئے اسباب پیدا کرتا رہتا ہے یا جس طرح مریض کی حالت بدلنے پر طبیب حاذق دوائین نسخہ مین بدلتا رہتا ہے اسی طرح قوی

اور طبائع انسانی کے تغیر و تبدل کے اعتبار سے الٰہیہ احکام کا بدلتے رہنا پر ضرور ہے تاکہ خدا کے فعل اور قول میں مطابقت اور موافقت پائی جاے اور منشا حکمت پورا ہو بقول معترض اگر پرمیشور اپنے احکام کو نہیں بدلتا اور اناڑی طبیب کی طرح سب کی ایک نسخے سے خبر لیتا ہے اور انقلاب مانہ و تغیر حالات کی مراعات کچھ نہیں کرتا تو وہ بیشک بے علم و اگیانی ہے۔ تیسرے خط و کتابت مین مضمون خط اور اسم کاتب و اسم مکتوب الیہ کا لحاظ و اعتبار پر ضرور ہوتا ہے اسی طرح الہامی نوشتون مین امورات ذیل کی رعائت فرض ہے۔

(۱) جس کتاب کو ہم الہامی و ہدائت عام قرار دیتے ہین کیا اُسنے کبھی صریح لفظون مین اپنے منجانب اللہ ہونے کا دعوی کیا ہے یا نہین۔

(۲) جس شخص پر وہ الہام کی گئی ہے اُسکو اپنا ملہم ہونا ثابت کرتی ہے یا نہین۔

(۳) جس شخص کی طرف اُسکے ملہم ہونیکی نسبت کیگئی ہے وہ بھی اُسکا مدعی ہے یا نہین۔

(۴) اُسکے مضامین کلام الٰہی ہونیکے قابل ہین یا نہین۔

جب ہم امورات مذکورہ بالا کے لحاظ سے ویدون کو ملاحظہ کرتے ہین یا دیانندی تفسیر کو شروع سے آخر تک دیکھتے ہین تو مطالب ذیل برآمد ہوتے ہین۔

(۱) ویدون نے صریح الفاظ مین اپنے منجانب اللہ ہونے کا دعوی کہین نہین کیا اور نہ وید کے پرمیشور نے ہی اُسکو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

(۲) نہ وید ہی خود کہتے ہین کہ ہمارا نزول اگنی وغیرہ رشیون پر ہوا ہے۔ اور نہ اس قسم کی اندرونی شہادت ہی ملتی ہے کہ جس سے اُنکا اُن رشیون پر نازل ہونا ثابت ہو۔

(۳) نہ اُنکا مضمون ہی اس قابل ہے کہ کلام الٰہی مانا جاوے۔ ذیل کے منتر ملاحظہ ہون۔

बिमुच्यव्व मन्या देवयाना अगन्मतमस स्यारमस्या ज्योति रापाम ॥७२॥ प्राणम्मे पाह्यमानम्मे पाहि ब्यानम्मे पाहि चक्षुर्म उर्व्या विभाहि श्रोत्रम्मे श्लोकय। अपः पिन्वौषधी र्जिन्वद्विपाद व चतुष्पात्पाहि दिवीवष्टि मेरय ॥८॥

یجروید کے بارہوین ادھیاے کا تہتروان اور چودہوین کا آٹھوان منتر ہے۔ دیانندی بھاشیہ صفحہ ۲۰۲ مین اسکا ترجمہ اس طرح لکھا ہے کہ (۱) ہے منشو جیسے تم لوگ رکشا کے یوگ دوی بھوگون

کی پراپتی کے ہیتو گون کو پراپت ہو سندر سنسکار کے انون کا بھوجن کر کے روگون سے پرتھک رہتے ہو ویسے ہم لوگ بھی بچین جیسے تم لوگ اس سورج کے پرکاش کو پراپت ہوتے ہو ویسے ہم پراپت ہوین ہے پتی وا استری تو بہت پراکرم کی اُتم کریا سے میرے نابھے سے اوپر کو چلنے والے پران والیو کی رکشا کر میرے نابھے کے نیچے گُوہ اندری کے مارگ سے نکلنے والے اپان والیو کی رکشا کر میرے بہ بیدھ پرکار کی شریر کی سندھیون مین رہنے والے بیان والیو کی رکشا کر میرے نیترون کو پرکاشت کر۔ میرے کانون کو شاسترون کے سرون سے سنسکرت کر۔ پرانون کو پشٹ کر سوم لتا وا جو آدے بوٹیون کو پراپت ہو منش آدی دو پگ والے گو آدی چار پگ والے پرانیون کی رکشا کر اور جیسے سورج اپنے پرکاش سے برشا کرتا ہے ویسے گھر کے کامون کو اچھے پرکار پراپت کر یعنی اے لوگو جیسے تم رکھنے کے قابل گائین رکھتے ہو اور ستھرے ستھرے کھانے کھا کر ہر بیماری سے محفوظ رہتے ہو ویسے ہی ہم بھی رہین۔ (اس منتر کے قائلین بہت سے آدمی معلوم ہوتے ہین شاید انکو کسی نے اندھیری کوٹھری مین قید کر رکھا ہوگا اور وہ بھوکے مرتے سورج کی روشنی رات کی چاندنی کو ترستے اپنے دل کے ولولے اس طرح نکالتے ہونگے ورنہ پرمیشور کو ایسا کہنے سے کیا نسبت یا پرمیشور ہی جیلخانہ یا کال کوٹھری مین نتائج اعمال بھوگنے چلا گیا ہوگا کیونکہ تناسخ کا ڈھنگ ایسا ہی ہے جو اس مین جا پھنسے کم نکلنے پاتا ہے) (۲) اے عورت وا مرد تو گوناگون ترکیبون سے میری ناف سے اوپر کو چلنے والی ہوا (یعنے سانس اور ڈکار) کی محافظت کر اور میرے ناف کے نیچے گوہ اندری کے رستے نکلنے والی ہوا یعنی گوز وغیرہ کی نگہبانی کر میرے تمام جسم کو ناقص ریحون سے محفوظ رکھ میری آنکھون کو روشنی بخش میرے کانون کو شنوائی دے میرے پران مضبوط کر سوم گھاس اور جو وغیرہ حاصل کر اور سب چوپاؤن اور دوپاؤن کی رکھوالی کر اور جیسے سورج اپنے جلوہ سے مینہہ برساتا ہے ویسے کل گھر کا کام تو بھی کر۔ **فائدہ**۔ گوہ اندری زبان پر لانا اور عورت یا مرد سے گوز وغیرہ کی حفاظت کروانا ویدون کی تہذیب ہے جس سے صریح واضح ہوتا ہے کہ وید نہ خدا کا کلام ہے نہ جگت کے واسطے ہدایت عام ہے۔

اور جب امورات متذکرہ بالا کے اعتبار سے قرآن شریف کی تلاوت کی جاتی ہے تو اسکا منزل من اللہ اور کلام خدا ہونا پایا جاتا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکے ملہم ثابت

ہوتے ہین۔ علاوہ برآن ایک جماعت عظیمہ اُسکے نزول کی شہادت دیتی ہے۔ دیکھو آیات ذیل۔
(سورہ فرقان) تَبَارَكَ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔
ترجمہ۔ بابرکت ہے اللہ ہر عیب سے پاک جس نے نازل فرمایا اپنے عابد انسان کامل صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن اسلئے کہ وہ کل عالمون کو ڈر سُناوے۔
فائدہ۔ اس آیت منبع ہدایت مین قرآن نے اول ہستی صانع عالم کو ثابت کیا ہے۔ دوئم اپنا منزل من اللہ ہونا۔ سوئم آنحضرت صلعم کا معبود حقیقی کا عابد ہونا جو کہ آپکے راستباز ہونیکی اعلیٰ و اولیٰ دلیل ہے۔ چہارم۔ آنجناب سعادت مآب کا صاحب قرآن ملہم برحق ہونا۔
(سورۃ فتح) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ الخ
ترجمہ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہین اور جو آپکے ساتھ والے ہین یعنے صحابہ کرام وہ منکرون اور بے ایمانون پر اپنی جوانمردی اور طاقتون کو پورے طور پر ظاہر کرنیوالے ہین اور آپس مین بڑی رقت اور نرمی سے پیش آنے والے الخ۔
فائدہ۔ اس آیت احسن الروائت مین قرآن نے خیر الخلائق سرور عالم صلعم کو اللہ تعالیٰ کا ملہم اور سچا الہامی ہی نہین بیان کیا بلکہ ظاہری طور پر ایک ایسے جم غفیر کو گواہ گردانا ہے کہ جنکے روبرو وہ آنحضرت پر نازل ہوتا رہا ہے اور اشداء علی الکفار الخ سے اُنکی راستبازی و صداقت شعاری ظاہر ہے۔
(سورۃ انعام) قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ ط
ترجمہ۔ اے میرے سچے ملہم ان منکرون سے کہدے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے لاریب یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے اسلئے کہ مین تمہین ڈر سناؤن۔
فائدہ۔ یہان پر ملہم برحق نے بذریعہ الہام یہ ظاہر کیا ہے کہ قرآن مجھے الہام ہوا ہے۔
(سورۃ الحج) یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ۔
ترجمہ۔ دوزخیون کے سر ڈالا جائیگا جلتا پانی گلکر نکل پڑیگا اُس سے جو کچھ کہ انکے پیٹون مین ہے۔ اور چمڑے۔ فائدہ۔ یہان پر قرآن نے اپنی فصاحت و تہذیب ظاہر فرمائی ہے کہ گند کی کا نام نہین لیا اور اس طرح کہا کہ جو کچھ اُنکے پیٹ مین ہے وہ اُس پانی کی گرمی سے گلکر نکل پڑیگا۔

الحاصل امورات متذکرہ بالا کے لحاظ سے بھی ویدون کا الہامی نہونا اور تہذیب و ہدائت سے خالی ہونا پایا جاتا ہے اور قرآن شریف کا پر از تہذیب و ہدائت اور کلام الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہی پس ظاہر ہے کہ جو کتاب خود الہامی نہین وہ الہام پر دلائل قاطع کیسے لکھ سکتی اور کافہ انام کو راہِ ہدائت پر کس طرح لاسکتی ہے۔

باطل ست آنچہ مدعی گوید — خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

علی سبیل التسلیم اگر ویدون کو الہامی ہی مان لیا جائے تو بھی اُن مین دوراز قیاس و قیانوسی خیالات اور خلاف تہذیب اقوال اور اہم تعلیم مثل مسئلہ نیوگ وغیرہ کے پائے جانے اور وہ اسباب بہم نہ پہنچا سکنے کے سبب کہ جنسے انسان دو نو جہان کی بہبودی حاصل کرے اور کل عذابون سے بچے وید رہبر راہِ حق اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے مظہر نہین ہو سکتے اسلئے ویدون کی کوئی ضرورت نہین اور قرآن کہ دارین کی بہبودی اور اللہ کی خوشنودی حاصل کراتا ہے اور کل عذابون سے بچنے کی تدبیر سکھاتا ہے اور ظاہری و باطنی تہذیب کا محض ہادی ہی نہین بلکہ بد تہذیبون کو جو خدا کی طرف سے سزائین مقرر ہین۔ وہ بھی بیان فرماتا ہے چنانچہ سورۃ مین لکھا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ ترجمہ۔ جو لوگ یہ چاہتے ہین کہ اہل ایمان مین خلاف تہذیب باتین بدکاری بیحیائی وغیرہ پھیلے اُنکو دکھ کی مار ہے دنیا اور عقبے مین اور دوسری جگہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَیَنْھٰکُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ۔ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے اور تہذیب خلاف باتون اور بغاوت سے روکتا ہے اسلئے اُسکی اشد ضرورت ہے۔

(۲) خلاف تہذیب ہونیکے علاوہ مہمل ہونے کے باعث آجتک کسی کی سمجھ مین یہ نہین آیا کہ وید کیا کہتے ہین اور اگنی اور اندر اور اسپ وغیرہ اسماء سے اُسکی کون شخص مراد ہین اور دیوتا پرستی اور ہوم وغیرہ کے احکامات سے اور بد تہذیب خیالات سے اُنکا اصلی مدعا کیا ہے دیوتی پھیلانا یا راہ راست پر لانا یہانتک کہ بقول اہل وید پونے دو ارب ہونے کو آئے اور ابھی تک تصفیہ نہین ہوا کہ وید منترون کے صحیح صحیح معنے اور ٹھیک ٹھیک مطلب کیا ہے چنانچہ اگنی کے معنی دیانند صاحب نے وید کے مختلف منترون مین یہ لکھے ہین۔ بجلی۔ سورج۔ حرارت غریزی۔ آگ۔ پرمیشور۔

پرتاب - جلال - شان وشوکت - ہوم اگنی ہوتر - تیزی - نام رشی - نام دیوتا - نام نیوگی مرد راجا - اور سب سے زیادہ تر متعجب یہ کہ بارہوین ادہیا کے منتر ۸۴ مین اسکے معنی پنڈت اورسہ ۵۱ مین باپ اور ۵۸ مین واعظ اور اچارج اور رگوید کی پہلی اشٹک کے بارہوین سکت کے پانچوین منتر مین گہرت کے معنے پانی لکھے ہین حالانکہ اُسکے صحیح صحیح معنے روغن زرد ہین پس آپکا ایک لفظ کیلیے بائیس طرح کی تاویلین تراشنا صرف ویدون کے مہمل ہونے پر ہی دال نہین بلکہ یہ بھی ثابت کررہا ہے کہ آپنے اکاس بیل کی طرح اپنے بے بنیاد خیالات کو تمام شجرہ وید کے شعب پر پھیلا دیا ہی مگر تعجب یہ کہ وہ آریون کے من مین خوب بھائی ہے حالانکہ اسنے سرسبزی کھوئی اور بے رونقی بڑہائی ہے - ذیل کا منتر بطور نمونہ ملاحظہ ہو -

यद्देवासो ल्ललामगुं प्रविष्टीमिनमाविषुः। सक्थ्ना देदिशायतेनारी सत्य
स्याक्षिभुवो ॥

یہ یجروید کے تیئسوین ادھیا کا اُنتیسوان منتر ہے - برہم بہاش کے صفحہ ۱۰۶ مین ترجمہ اسکا یون لکھا ہے جب پران گیان رس سے یکت برہمانند مین جیو آتما برہم مین پرویش کرتے ہین تب پراشکتی وشنو مہانارائن برہما دیوی شو روپ سے بھلے پرکار دیکہتی ہے جیسے پرتیکش ستے کا درشن ہوتا ہے -

دیانند جی نے یہ ترجمہ کیا ہے جیسے وِدوان لوگ پرتکش گیان کو پراپت ہوکے جس شبھ گن یکت سُکھ و ایک ودیا کے آنند مین پرویش کرتے ہین ویسے ہی اُسی آنند سے پرجا کو بھی یکت کرتے ہین وِدوان لوگون کو چاہیے کہ جیسے استری اپنے جنگھا آدی انگون کو لبسترون سے سدا ڈہانپ رکھتی ہے اسی پرکار اپنے ست اُپدیش و ودیا دھرم اور سُکھون سے پرجا کو سدا اچھادت کرین -

مطلب یہ کہ جس طرح اہل عقل سمجھ سمجھا کر نفع بخش علم مین داخل ہوتے ہین ویسے ہی مخلوق کو نفع پہنچاتے ہین اہل علم کو چاہیے کہ جس طرح عورت ران وغیرہ ڈہانکے رہتی ہے اسی طرح علم و نصیحت و دھرم و راحت سے خلقت کی خبر گیری کرین -

مہی دھر صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ جبتک یگ شالا مین رتوج لوگ ایسا ہنستے ہین اور اند گوش ناچا کرتے ہین تب تک گھوڑا مہیشی سے جماع کرتا اور رتوج استریون سے کرتے ہین اور جب استری پرش کا سماگم ہوتا ہے تب استری پرش کے نیچے ہونیسے تھک جاتی ہے -

غرضیکہ انسانی تہذیب و فطرت ندارد اور سب کچھ موجود جسکو جاری کرنا بھی شرم و حیا کی دفتر دھونا اور قانون مروجہ کے صریح خلاف جسپر طرّہ یہ جسکو سیانا چارج درست بتاتا ہے اُسکو مہی دھر غلط ٹھہراتا ہے جسکو دھرم سبھا والے صحیح مانتے ہین اُسکو آریہ غلط جانتے ہین پونے دو ارب سال ہونے کو آئے اور ویدون کے مطالب ابتک کسی نے نہین پائے اسلئے ویدون کا ہونا نہ ہونا یکسان ہی نہین بلکہ خلاف تہذیب و فطرت ہونیکے سبب نیست و محو کردینے کے قابل ہے اور قرآن شریف کی اشد ضرورت ہے اسلئے کہ وہ ہر بات کا مہذبانہ جواب دیتا اور بڑے زور سے فحش بیحیائی اور ناقص خیالات کا رد کرتا ہے کما قال ۔ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ ترجمہ ۔ تو کہدے ہر ایک ظاہری باطنی بیحیائی اور گناہ اور ناحق بغاوت اور شرک جسکے واسطے اللہ تعالیٰ نے ثبوت کی وجہ کوئی نہین بتائی اور یہ کہ خدا پر ایسی باتین بناؤ جنکا تمکو علم نہین ۔ میرے پروردگار نے حرام کردیا ہے ۔

(۳) ویدون کی تعلیم ناقص اور خراب ہونیکے سبب خلقت نے بجائے توحید اور خدا پرستی کو شرک اور اعجوبہ پرستی حاصل کی خدا تعالیٰ کے انعام و احسان فراموش اور اُسکی ذات کو معطل و بیکار جانکر اپنے زور بازو کے بھروسے پر رہ گئی دنیا کو قدیم اور قیامت کا نہ ہونا یقیناً سمجھ لیا تناسخ کے جال مین پڑکر سور کتا وغیرہ بننا غنیمت جانا حیات ابدی و لذائذ نعمت جنت سے انکار کیا روحون کو پرمیشور کے اجزا بلکہ عین خدا ہی مان لیا عبادت اور حسن خلق و نیک عادت ندارد ہوا و ہوس طالب حمق و رعونت غالب ایسی ہوئی کہ ایک عالم کا عالم پلٹ گیا ۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعٰلمین محمد رسول اللہ صلعم کو مبعوث کیا اور اُنپر قرآن ہدایت بُنیان نازل فرمایا اور ہمارے بھلے دنون کو اُسکی طلعتِ انوار سے شبِ کفر کی ظلمت دار ششجہت سے دور ہوئی اور شمع شش کاخ کے ساتھ ہی اگنی ہوتر کی جوت بھی کافور ہوئی عمر بھر کے بگڑے ایک دم مین سدھرے اور سالہا سال کے اُجڑے ایک آن مین بسے اسواسطے ویدون کی کوئی ضرورت نہین اور قرآن کی اشد ضرورت ہے ۔

(۴) ویدون کی تعلیم بدولت دیوتاؤن کی بھینٹ انسان کئے جاتے تھے بیوائین اور مریض و ناتوان و مسافر نوجوان کی عورتین غیر مردون سے دش دش بچے حاصل کرلیتین اور اُنکی عفت و عصمت بھی بدستور

سابق بنی یا پیچی کوئی معترض اُنکی طرف نہ اُنگلی اُٹھاتا اور نہ اُنکی اولاد کی نسبت بُرے لفظون سے لب ہلاتا اور جوئے وقماربازی مین لوگون کو روز روشن بھی دیوالی کی رات تھا اور سوم کا منشی عرق تو اُنکے جسم کی ذات تھا بکرا تو نفیس چیز ہے اُنہین چھوے کھانیسے بھی کچھ پرہیز نہ تھا اور اسقدر بے مروتی اور بد تہذیبی پھیلی کہ بچہ اور گھوڑے کی قربانی پر ہزارون خون ہو جاتے اور بجائے خوف وعبادت وخداشناسی کے بے ترسی شرک اور کفر وضلالت پھیلی اور عام قاعدہ ہے کہ جس طرح ظاہری تہذیب کے واسطے ظاہری ادیب اور جسمانی امراض کے واسطے حاذق کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور نیز بغیر توسل کے کچھ نہین ہو سکتا اسی طرح باطنی تہذیب کے ادیب وروحانی امراض کے معالج کی ایسے وقت مین اشد ضرورت تھی سو اللہ تعالی نے خلقت پر رحم فرماکر ہادی کامل شافی کافی قرآن صادق البیان بھیجا اور فرمایا وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ ترجمہ ۔ یہ کتاب قرآن مجید بابرکت ہمنے (اللہ تعالی نے) نازل فرمائی تم اُسکے پورے پورے متبع ہوجاؤ اور اپنے کو نافرمانی سے روکے رہو تاکہ تم پر رحم ہو ۔ یعنی اگر رحمت الہی مین حصہ چاہتے ہو تو قدیمی شرارتین اور ناحق کی بغاوتین اور نافرمانیان بد تہذیبی بدکاری سے باز آؤ اللہ تعالی تم پر رحم کریگا ۔

علاوہ برآن جن ضرورتون کو پورا کرنے اور ویدون کی پھیلائی ہوئی خرابیان مٹانے کیواسطے قرآن شریف نازل ہوا ہے اُسکا بیان مختلف رسائل مین عرض کرچکاہون اعادہ کی ضرورت نہین ۔ نظم

غبار کوئے یثرب جسنے آنکھون مین لگایا ہی
رہ صدق وصفا بیشک اُسی حق نے دکھایا ہے

ضیاء شمس احمد سے منور ہر دو عالم ہین
مگر خفاش بد طینت نے آنکھون کو چرایا ہے

معنبر گیسوئے اطہر کا سودا جسکے سر مین ہے
غم سود وزیان اُسنے کبھی دل سے بھلایا ہے

صبا شاید مدینے کی گلی سے گرد لائی ہے
اُسی کی شرم سے عنبر نے اپنا مُنہ چھپایا ہے

نہ یارون مین ہی یاری نہ آپس مین وفاداری
محبت اُٹھ گئی ساری عجب یہ دور آیا ہے

ہزارون کو بنا کر وید کی تعلیم نے وحشی
بشکل خربزہ کاری کی دلدل مین پھنسایا ہے

گل توحید کی شیدا قفس مین بند ہے بلبل
چمن مین ہر کے زاغ وزغن نے غل مچایا ہے

للائن نے لیا جب پھل خوشی سے پھول اُٹھی لالہ
بہار وید نے گھر گھر عجب یہ گل کھلایا ہے

سوادِ الوجہ فی الدارین کی قشقہ علامت ہے
جبین پر چڑھکے صندل نے شفق کا منہہ چڑایا ہے

نیّتی مہکا وشم کردھی ذریعہ خوب بخشش کا
حسینون کے گنہگارون کو ایشور نے سکھلایا ہے

وہ کوچہ مین ستمگر کے تڑپ کر لاکھ مرجاتے
نہ ہوتا وصل پر ویدون نے دم بھر مین کرایا ہے

نقاب شرم منہہ پر لیکے کیون بیٹھینگی پردہ مین
نیوگی کی جدائی نے جنہین جوگی بنایا ہے

برنگِ شکل کالی اُسکی روشن ہے شبِ تیرہ
چراغِ دودمان جسکا نیوگی نے جلایا ہے

غرض دس پرُش سے جننا نہین ہے جی کا بہلانا
ہوائے شوہرِ مردہ نے دل بیوہ اُڑایا ہے

سوادِ فسق وعصیان سے ہوا ہندوستان تیرہ
کسی مُغ نے شرارت کا بھرا منتر سُنایا ہے

رموزِ حرّمتم ربّی وہ تیرہ بخت کیا جانے
دماغ ودل مین جسکے اثیم اچّھس سمایا ہے

نہین دیوّث عالم مین کوئی اُس پدمتی سے بڑہکر
کہ جسنے آپ اپنا کھیت غیرون سے جُتایا ہے

حریفون سے خصولی تخم مین مصروف زن گھر مین
پتی نے بستر اپنا صحن خانہ مین بچھایا ہے

مسافر کیا خوشی ہوگا خبر پردیس مین سُنکے
کہ ہمخوابہ کو تیری غیر نے بچّہ جنایا ہے

یہی تعلیم ایشور کی طرف سے مانی جاتی تھی
اسی نے کنچنون کو شرم سے نیچا دکھایا ہے

ہے دُرجِ وید دُرِّ عفت وعصمت سے بے بہرہ
خریدارون نے اُسپر مفت نقدِ جان گنوایا ہے

ہو قرآن کے جلوہ سے ہوا کون ومکان روشن
سگِ بدخو نے عوعو کرکے ناحق سر کھپایا ہے

حبابِ آسا ہے دمِ آب روان پر بحرِ ہستی مین
عبث غفلت مین اگر تو نے گھر اُسپر بسایا ہے

جو زینت کے فلک پر صورتِ زہرہ چمکتے تھے
اجل نے خاک مین اُنکو برنگِ گل ملایا ہے

صراطِ عشقِ احمد پر ہے جو ثابت قدم واعظ
اسی نے کچھ مزہ جینے کا اور مرنیکا پایا ہے

احقاق حق وابطال باطل سے قاصر رہنا

اقول۔ ناظرین یہ چوتھی دلیل ہے یہان پر بھی معترض نے مقابل مین قرآن شریف کے وید نہین لکھا اور محض چکنی چپڑی باتون سے دفع وقتی کردی ہے جوکہ ویدون کے خلو اور اُسکے جاہل ہونیکی کامل دلیل ہے۔

قولہ۔ احقاق حق مین جسقدر قرآن کم زبان ہے اُسی قدر ابطال باطل مین بھی وہ قاصر البیان ہے۔

اقول جنکو حق و باطل کی تمیز نہین ہوتی فی الواقع وہ ایسے ہی بکا کرتے ہین اور قرآن نے جو کچھ حق بیانی کی ہے ویدون کو اُسکے عشر عشیر کی بھی خبر نہین - ناظرین فہرست ذیل ملاحظہ فرمائین

آیات	ترجمہ	مضمون
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ سورۂ بقر - ۱۹ع اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○	اور تمہارا معبود ایک اللہ ہی ہر عیب سے پاک نہین کوئی معبود بجز اُسکے سب سے احسان کرنیوالا مانگے بن مانگے دینے والا - بیشک اللہ ہر عیب سے پاک میرا اور تمہارا مالک اور پروردگار ہے سو اُسی کی پرستش تم کرو یہی ہے سیدھی راہ -	توحید باری تعالیٰ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (المایدہ) يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ (التوبہ) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ○ (لقمان) لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ○ (آل عمران) وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ (آل عمران - الشوریٰ) وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ	سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا سب پر منت و بے منت احسان کرنیوالا روز جزا کیوقت کا مالک - واسطے اللہ کے ہی تصرف اور ملک آسمانون اور زمین کا اور اُس چیز کا کہ ان دونون میں ہے اور اللہ قادر ہے ہر شے پر - اللہ ہی مارتا ہے اور اللہ ہی جلاتا ہے - وہی اللہ ہے بے پرواہ سب خوبیون سے سراہا ہوا - اللہ کا ہی ہے جو کچھ کہ آسمانون اور زمین مین ہے - اللہ ہی ہے بلند قدر بڑی عظمت والا - اللہ ہی ہے غالب اپنے بندون پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار -	صفات باری تعالیٰ
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ○ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (ہود) اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (بقر) اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (التوبہ)	نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے (آل عمران و ہود) جسنے کسی کو اللہ پاک کا شریک مقرر کیا سو بیشک اللہ تعالیٰ نے اُسپر جنت حرام کردی اور اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے - مت ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کا شریک اور تم جانتے ہو - مشرک لوگ ناپاک ہین -	رد شرک
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد)	اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے نیک اور ایمان لائے اُس چیز پر کہ نازل کیگئی ہے محمد پر اور وہ حق ہے اُنکے رب کی طرف سے اللہ دور کریگا اُنسے بُرائیان اور سنواریگا اُنکے حال -	اعمال صالحہ و قرآن

فذكر بالقرآن من يخاف وعيد (قاف) إنا نحن نزلنا عليك القرآن تنزيلا (الدهر)	نصیحت دے قرآن کی اُنکو جو ڈرتے ہیں میری وعید سے ہمنے ہی تارا ہی تجھپر قرآن پارہ پارہ کرکے۔
يا أيها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم وافعلوا الخير لعلكم تفلحون وأقيموا الصلوة وآتوا الزكوة واركعوا مع الراكعين (البقرة) يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم (البقرة) ولله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلا (آل عمران) يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وامسحوا برؤسكم وأرجلكم إلى الكعبين وإن كنتم جنبا فاطهروا وإن كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم من الغائط أو لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه (المائدة) پ وثيابك فطهر والرجز فاهجر (المدثر) فاعتزلوا النساء في المحيض ولا تقربوهن حتى يطهرن (البقرة)	اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور عام طور پر بھلائی کرو تاکہ فلاح پاؤ (الحج) قائم کرو نماز اور دو زکوۃ اور جھک جاؤ ساتھ جھکنے والوں کے۔ اے ایمان والو فرض کیے گئے تمپر روزے جیسے تمسے پہلوں پر فرض کیے گئے تھے۔ اور اللہ تعالی کے واسطے لوگوں پر فرض ہے کعبہ کا قصد کرنا جو کوئی پا سکے طرف اُسکی رستہ۔ اے ایمان والو تم جسوقت نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو دھولو اپنے مُنہہ اور دونو ہاتھ کہنیوں تک اور سر کا مسح کرو اور دھولو پاؤں اپنے ٹخنوں تک۔ اور اگر تم جنبی ہو تو بدن کو خوب پاک کر لو اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر یا پاخانہ سے فارغ ہو کر تم میں سے کوئی آوے یا عورت سے صحبت کرے (تو پانی سے غسل کرے) پھر اگر پانی نہ ملے تو مٹی پاک سے تیمم کرو اور اُس سے اپنے مُنہہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرو۔ تو اپنے کپڑے خوب پاک رکھ اور گندگی سے بچا رہ۔ سو تم دور رہو عورتوں سے حیض کی حالت میں اور اُنکے نزدیک نہ جاؤ یہانتک کہ وہ نہا دھو کر خوب پاک ہو لیں۔
أحل الله البيع وحرم الربوا (البقرة) وإن كان ذو عسرة فنظرة إلى ميسرة	اللہ تعالی نے خرید فروخت کو حلال اور سود کو حرام ٹھہرایا ہی۔ اگر تمہارا مقروض مفلس ہے تو اُسے آسودگی تک مہلت دو۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ
الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ
كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ
كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ
عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ
مِنْهُ شَيْـًٔا فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ
سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ
هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ
مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا
فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ
الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ
تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ
ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ
وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً
حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا
تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ
وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اے ایمان والو! شراب قمار بازی بت پرستی شگون لینا
یہ کام شیطانی ہین بڑے ہی گندے سو تم ان سے بچتے رہو
تاکہ تمہاری نجات ہو۔
اے ایمان والو! ہر ایک معاملہ کو لکھ لیا کرو جسکے لئے کوئی
میعادی معاہدہ ہوا اور ہر ایک کو نچاہئے کہ معاہدون کو خود لکھا کرے
بلکہ چاہئے کہ معاہدہ کو وہ شخص جو ایسے معاملون کا لکھنے
والا ہو۔ اور معاہدہ کو اُس انصاف کے ساتھ لکھے
جس مین ضرور ہے کہ وقت تمسک مین نقص نہ نکلے اور تمسک
نویس کو تمسک لکھنے مین کبھی انکار نہوا کرے کیونکہ کاتب
کو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے ایسا کام سکھایا ہے، پس
چاہئے کہ تمسکات کو لکھے اور لکھاوے وہ جس نے دینا ہو
اور ضرور ہے کہ لکھاتے ہوئے لکھانیوالا اللہ سے ڈرتا
رہے اور وہ ذرہ بھی اس مین کمی ونقص نہ کرے اور اگر
لکھانے والا کم عقل یا بچہ یا لکھانے کی قابل نہ ہو تو اُسکا
سربرا انصاف کے ساتھ لکھا دے اور اپنے معاملات پر دو گواہ
کر لیا کرو اگر دو مرد نہ ملین تو ایک مرد اور دو عورتین ان دو کا فائدہ
یہ ہے، اگر ان مین سے ایک بھول گئی تو دوسری یاد دلائیگی اور گواہ
بلانے پر انکار نکرین اور سُست نہ بنو کہ تھوڑا یا بہت میعادی
معاملہ لکھنے مین چھوڑ دو اللہ تعالی کے یہان یہی باتین انصاف
کی ہین اور جہان گواہی کی ضرورت پڑیگی وہین کام آئینگی اور انسے باہمی
بدگمانیان بھی جاتی رہتی ہین ہان دستی لین دین اور نقدی کی تجارت
مین تحریر کے نہونے سے گناہ بھی نہین مگر ہر ایک سودے مین گواہون کا
پاس ہونا ضرور چاہئے۔ اور یاد رہے کہ کاتب اور گواہون کو اُن کا

معاملات

وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝
وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا
فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۗ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ
بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ
وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۗ وَمَنْ
يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
عَلِيْمٌ ۝ پ ۳ س بقر ع ۷ -

حرجانہ دو اگر نہ دو گے تو بدکار ہو گے اور ڈرتے رہو اللہ سے
اللہ تعالیٰ تمہین آرام کی باتین سکھاتا اور ہر شے کو جانتا ہے۔ اگر سفر مین
لین دین کرو اور کاتب نہ ملسکے تو رہن سے کام لو اور شے مرہونہ پر
قبضہ کر لیا کرو۔ اگر کسی کی دیانت پر یقین کرکے کوئی امانت دے
تو امین کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر امانت دار کے حقوق پورے
ادا کر دے اور گواہی کو مت چھپاؤ گواہی چھپانے والا دل کا
بدکار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملون کو جانتا ہے۔

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً
وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ
ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (النور)
اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ

بدکار مرد تو بدکار عورت یا بت پرست سے ہی نکاح کرتا ہے اور
ویسی ہی بدکار عورت بھی بدکار مرد یا بت پرست سے نکاح کرتی
ہے اور یہ نکاح ایمان والون پر حرام ہے۔
ستھری عورتین ستھرے مردون کیلئے اور ستھرے مرد ستھری عورتون کیلئے ہین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا
غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا
عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا
حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا
فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ
فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ
مَا تَكْتُمُوْنَ ۝ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ
اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ
اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اپنے گھر کے سوا کسی کے گھر مین بے اجازت
مت جاؤ بلکہ سلام کہکر اجازت لو (بے اطلاع و بے اجازت جانا وحشی
لوگون کا کام ہے) یہ عمدہ باتین ہین۔ اور اسلئے بتائی
جاتی ہین کہ انپر عمل کرو۔ اگر وہان کوئی نہو۔ توبھی
بدون اجازت مت جاؤ۔ اگر تمکو کہا جاوے کہ اس
وقت اندر آنے کی اجازت نہین تو واپس چلے جاؤ
یہی پسندیدہ طرز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال
پر واقف ہے۔ ہان ایسے غیر آباد گھرون مین
جہان کسی کی سکونت نہین۔ اور تمہارا وہان
اسباب رکھا ہے۔ بدون اطلاع و اجازت
بھی جانا روا ہے اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ تم
کسی گھر مین بھلائی کو جاتے ہو یا شرارت کو

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِ
هِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ
عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا
لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ
نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ
التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ
الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا
عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ
بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا
اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ
مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا
فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔

ب ۱۸۔ س نور۔ ر ۳۔

کو کہدے ایمان والون کو کہ آنکھون کو نیچا رکھین اور شرمگاہون کی حفاظت کرین۔ یہ نہایت پسندیدہ بات ہے اور جو کچھ اپنی زبانون سے کہتے اور دل سے مانتے اور اعضا سے کام لیتے ہو۔ سب کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ایسے ہی والی عورتون سے بھی کہدے کہ آنکھون کو برائی سے بچا رکھین اور شرمگاہون کی حفاظت رکھین اور اپنے بناؤ سنگار کو مت دکھلاوین۔ مگر وہ حصہ لابدی ہے جو ظاہر ہے اور اوڑھنی کو ایسا اوڑھین کہ جبتک چھپ جاوے۔ اور عورتین اپنے بناؤ سنگار کو کسی پر ظاہر کرین مگر اپنے خاوندون اور باپون اور خسر اور اپنے بیٹون اور اپنے بھائیون اور بھتیجون اور بھانجون اور اپنی نیکبخت بی بیون (عیسائی مشن کی عورتون کو جو لوگ اپنے گھرون مین آنے دیتے ہین اور اسلام کے مدعی ہین وہ غور کرین) اور غلامون اور ان نوکرون پر جنہین عورتون کی رغبت ہی نہین (جیسے پاگل) اور بچون پر جو عورتون کے معاملات سے واقف ہی نہین اور عورتون کو واجب ہے کہ ایسی طرح پاؤن بھی مین نہ مارین کہ انکی کسی سنگار کی کسیکو خبر ہو جاوے۔ اللہ کیطرف رجوع رکھو۔ ایمان والو! توکہ نجات پاؤ اور نکاح کردو اپنی بیوہ عورتون کو اور اپنے نیک غلامون اور لونڈیون کو اگر غریب و مفلس ہین تو اللہ تعالیٰ انکو اپنے فضل سے غنی کریگا اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا بڑے علم والا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ
نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ
كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ وَلَا
تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً

اور لوگو! اپنی اولاد کو اس لئے قتل نہ کیا کرو کہ ہم انکو کہان سے کھلاوینگے۔ تم اور وہ ہمارا ہی رزق کھاتے ہین اور بات یہ ہے کہ اولاد کا قتل کسی سبب سے کیون نہو بڑی بھاری غلطی اور بدی ہے اور زنا کے نزدیک بھی مت جاؤ

چوری سے اجتناب

وَسَاءَ سَبِیْلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط وَمَنْ قُتِلَ
مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّہٖ سُلْطٰنًا
فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ط اِنَّہٗ کَانَ مَنْصُوْرًا ۝
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ
اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ وَاَوْفُوْا
بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا ۝
وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا بِا
لْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ط ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ
اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ
لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ط اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا ۝
وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّکَ
لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُوْلًا ۝ کُلُّ ذٰلِکَ کَانَ سَیِّئُہٗ
عِنْدَ رَبِّکَ مَکْرُوْھًا ۝ ذٰلِکَ
مِمَّا اَوْحٰٓی اِلَیْکَ رَبُّکَ مِنَ الْحِکْمَۃِ ط
وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ
فَتُلْقٰی فِیْ جَھَنَّمَ مَلُوْمًا
مَّدْحُوْرًا ۝

پ ۱۵، ع ۳، بنی اسرائیل - ر ۳ -

یہ بڑی بیحیائی اور بُری راہ ہے اور ایسے شخصون کو
بے وجہ قتل نہ کر جس کا قتل اللہ پاک نے حرام فرمایا - جو کوئی
بے وجہ قتل کیا گیا اس مقتول کے وارث کو ہم نے
طاقت دی ہے کہ قاتل کو مار ڈالے مگر کوئی ناجائز کام
اس قصاص مین نہ کرے - اور لاریب مقتول کو مدد دی
گئی کہ اسکا بدلہ دنیا مین بھی لیا جاوے اور آخرت مین
گناہ کے بوجھ سے ہلکا ہو - کسی بھلی غرض کے سوا یتیمون
کے مال کے پاس مت جاؤ اور انکا خیال رکھو یہانتک کہ مضبوط
اور بڑے ہو جاوین - اپنے معاہدون پر وفاداری دکھلاؤ
تمہارے معاہدے خدا تعالی سے ہون یا اُسکے بندون سے
یاد رکھو عہدون کی بابت پوچھے جاؤ گے - ماپنے
اور تولنے مین پورا ماپ اور پورا تول اختیار کرو - اس
بات کا نتیجہ اس دنیا مین بہت ہی اچھا ہوگا اور اس امر کا
انجام بھی بہت عمدہ ثابت ہوگا - اور جو بات معلوم نہو
اسکا دعوٰی مت کرو - ناسمجھی سے گواہی ندو - کان اور آنکھ
اور اعصابی مرکز جسے قلب کہتے ہین سب سے اُنکے کامون کا سوال
ہوگا - خوشی سے اترائے ہوئے زمین پر مت چلو - تو او مخاطب اپنی طاقت
سے زمین کو نہین پھاڑ سکتا اور نہ پہاڑون سے اونچا ہو سکتا یہ سب
بُری باتین ہین اُنکی بُرائی تیرے رب کو ناپسند ہے - یہ وہ حکمت کی
باتین ہین جو تیرے رب نے تجھے وحی کے ذریعہ بتلا دین اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو بھی
معبود مت ٹھہرانا اگر شرک کیا تو جہنم مین ملزم ہو کر دکھیل دیا جاویگا -

وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ (النسآء)
اُحِلَّتْ لَکُمْ بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی

اور مت کھاؤ مال اپنے آپس مین ناحق -
حلال کئے گئے ہین تمپر چوپائے چگنے والے مگر وہ کہ

عَلَيْكُمْ (المائدہ)
وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا
قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج) رکوع ۴ پ ١٧
وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

جنکا ذکر اوپر آچکا (خنزیر سباع وغیرہ)
اور حلال کئے گئے تمپر چگنے والے چوپائے مگر وہ کہ جنکا ذکر اوپر آچکا سو بچو تم بتون کی گندگی سے اور بچو تم جھوٹ کی بات سے
یعنی بتون کی نذر و نیاز مردار ہے اُسے مت کھاؤ۔
اور مت کھاؤ اُسکو جسپر اللہ تعالی کا نام نہ لیا جائے۔

یہ احقاق حق و ابطال باطل مشتے از خروارے ہدیہ نظر ہے اور مدعی وید اگر سچا ہے تو وہ بھی اپنے اس دعوے کو ثابت کرنیکے واسطے ویدون کی ایک فہرست یہان پر نقل کرے اور شرط یہ ہے کہ کسی طرح کا اخفا والباس ترجمہ کرنے مین پیش نہ آئے۔ اور تاویلون کی راہ بھی نہ جائے بلکہ لفظی ترجمہ با محاورہ کرے۔ اور اگر اس مین وہ اپنا ہتک سمجھتے ہون تو جس طرح قرآن شریف کی فہرستین اقتباس الانوار وغیرہ شائع ہو رہی ہین اسی طرح ویدون کی ایک فہرست کامل طیار کرکے علیحدہ چھپوادین اُردو نہ سہی بھاشا ہی سہی اور جو بھاشا مین بھی عیب جانین تو سنسکرت ہی سہی تاکہ لوگون کو اُسکی تعلیم کما حقہ حال دریافت ہو۔ اور اہل حق کو موقع گفتگو ملے اور اگر ویدون کو اس باب مین قاصر جانتا ہے تو صدق شعاری اختیار کرے اور کتب کی پیروی سے باز آئے (آنجناب تو کیا لکھینگے اور اُن مین اتنا مادہ ہی کہان ہے۔ انشاءاللہ العزیز اگر سامان مہیا ہوگیا اور موت نے مہلت دی تو اس خدمت کو مین ہی بجالاؤنگا اور بال کی کھال نکال کر دکھاؤنگا)

قولہ۔ سات آسمانون اور سات زمینون کا ہونا۔

اقول۔ اگر یہ صحیح نہین تھا تو ویدون سے اسکا خلاف یا نقص و عیب بیان کیا ہوتا چند ملحدون کی باتون پر دل نہ دیا ہوتا جنکے فلسفے پر آپکا ایمان ہے اُنکے مذہب کے رو سے بھی سات ہی آسمان ہین دیکھو تورات اور اگر ویدک فلسفہ اُسکے خلاف ہے تو اُسکا ثبوت دیجئے خالی باتون سے کام نہ لیجیے۔

قولہ زمین کے اوپر پہاڑون کو بمنزلہ میخون کے ٹھوکنا تاکہ زمین جنبش نہ کرے۔

اقول جدیدہ علوم کی تحقیقات اور حال کے مشاہدات گواہی دیتے ہین اور انہی مشاہدون سے انسان گذشتہ و دیرینہ حادثات کا علم حاصل کرنیکے علاوہ بھی معلوم کر سکتا ہے کہ خالق کل نے اس زمین کا ثبات بعد از دفع تب لرزہ بتکوین جبال اور خلق کوہسار کے ساتھ فرمایا ہے کیونکہ زمین ابتدا مین ایک آتشین گیس تھا جسکے بالائی سطح پر دھوآن دھارا اور دخان تھا قرآن مین وارد ہے ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ (حم السجدہ) پھر اللہ تعالی

نے آسمان بنانیکا ارادہ کیا اور وہ اُسوقت دُھوان دھار تھا) پھر وہ آتشین مادہ اوپر سے بتدریج سرد ہوکر ایک سیال چیز بنگیا جسکی طرف قرآن اشارہ کرتا ہے وَکَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ یعنی اُن دنون عرش پانیوں پر تھا یعنے عرش اور پانی کے درمیان کوئی اور چیز نہ تھی پھر وہ مادہ سیال زیادہ سرد ہوکر اوپر سے سخت اور منجمد ہوگیا۔ اب بھی جسقدر اُسکے عمق کو غور سے دیکھتے جائین تو اُسکا بالائی حصہ سرد اور نیچے کا گرم نکلتا ہے کوئلون اور کانون کے کھودنے والون نے اپنی مختلف تحقیقات مین یہ نتیجہ نکالا ہے کہ چھتیس ۳۶ میل عمق سے نیچے ابتک ایک ایسا ذوبانی اور ناری مادہ موجود ہے کہ جسکی گرمی تصور سے باہر ہے (اسلام نے بھی دوزخ کو زیر زمین بتایا ہے) جب زمین کی بالائی سطح زیادہ موٹی نہ تھی اُس وقت زمین کے اُس آتشین سمندر کی موجونکا روکنے والا کوئی نہین تھا اور اسلئے کہ ان دنون حرارت زیادہ قوی تھی اور نیز حرارت حرکت سے ہوتی ہے زمین مین سے اندرونی موجون کے زور سے بڑے بڑے مواد نکلا کرتے تھے جنسے پہاڑون کے سلسلہ پیدا ہوگئے آخر جب زمین کا بالائی حصہ اور بھی موٹا ہوگیا اور اُسکے ثبات وثقل نے اُس آتشی موجون کو دبالیا اُس وقت یہ زمین حیوانات کی بود وباش کے قابل ہوگئی اسواسطے قرآن کریم نے کہا اَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ اور اسکے بعد فرمایا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ یعنی خدا تعالی نے پہلے زمین مین پہاڑون کو بنایا اور پھر ہر ایک دابہ کو اُس پر بسایا۔ یہ تو قرآن شریف کا فرمان تھا جو ہرگز اہل تکذیب کچھ اسکے موافق یا مخالف ویدون سے سنائین تاکہ اُسکے ابطال باطل اور احقاق حق کی حقیقت عیان ہو اور اگر وید اس سے ناواقف ہین تو اُسکے مدعی کو شرمانا چاہئے اور جھوٹے دعوون پر زور کم لگانا چاہئے۔

قولہ۔ سورج کا چشمہ گلی مین ڈوبنا چاہ بابل مین ہاروت ماروت کا قید ہونا۔ چشمہ ہاے دودھ وشہد وشراب کا بہنا۔ سلیمانؑ کے وقت جانورون کا بولنا وغیرہ حق ظاہر کرنیسے قرآن کو قطعی پرہیز ہے۔

اقول۔ پہلی ان تین باتون کا ذکر قرآن شریف مین بالکل نہین ہے اگر بزعم باطل معترض ہو تو بتادے ہم جواب دینے کو حاضر ہین اور جانور تو اسوقت بھی بولتے ہین اس مین کونسی بدپرہیزی ہوئی اور کیا خلاف حق ہوا جسکی تردید آپکے ویدون سے تو ہو نہین سکتی اور انگریزی جغرافیہ دان اور مورخ انکار کرتے ہین لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آنجناب کو ویدون کی موجودگی مین جغرافیہ دانون اور مورخون وغیرہ کا سہارا یا نام لیتے شرم نہین آتی کجا ویدون کے افسون اور کجا تاریخ اور جغرافیہ کے مضمون جنکا مقابلہ قرآن سے کیا جاتا ہے مگر الحمد للہ کہ ہر حال مین قرآن سب پر غالب ہے وید کی طرح کمزور وطاقت گم شدہ نہین۔

قولہ بیت اللہ کی طرف سجدہ کرو وہی خانہ خدا ہے۔

اقول سجدہ عبادت ہے، اور عبادت کے وقت ضرور ہی کبھی نہ کسی طرف عابد کا مُنہہ ہوگا پھر کسی نے کعبۃ اللہ کیطرف متوجہ ہوکر اگر عبادت کی تو اس مین کیا قباحت لازم آئی پہلے اُس بُرائی کو بیان کرین زان بعد جواب لین اور قرآن شریف مین وارد ہے فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ - ترجمہ - چاہیے کہ عبادت کرین اس گھر کعبہ کے پروردگار کی - اس سے صریحًا واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گھر کا پروردگار ہے اُس گھر مین رہنے والا نہین اور مسلمان اُسکے اس ارشاد کے موافق اُسی کی عبادت کرتے ہین شہر مکہ اور اُس گھر کی نہین کرتے معترض کا غلط گمان اور محض بہتان ہے البتہ سورج خانہ خدا ضرور ہے کہ بقول یجروید کے چالیسوین باب کے آخری منتر کے پرمیشور اس مین بیٹھا ہے - اور جہات پرستی سے کوئی آریہ خالی نہین چنانچہ ہر سنسکار کے وقت کسی جہت کو خاص ٹھہراتے اور جہت کے دیوتا سے مرادین چاہتے ہین اور پراچی وگ اگنی وغیرہ کا پڑھنا صریحًا دیو پرستی ہے۔

قولہ چاہ زمزم کے منبع نہرہائے جنت کے سوتے ہین آب زمزم گناہون کے داغ دہوتا ہے۔

اقول - یہ مسئلہ فروعی ہے - اسکا ذکر بھی قرآن مین نہین معترض تیرہ دلی کے باعث مسائل اصول و فروع مین فرق نہین کرسکتا - اور جو چاہتا ہے اندھا دُھند لکھ مارتا ہے - ہان سوم لتا اور منشی بوٹیون کے عرق پینے کا ذکر ویدون مین ضرور ہے سو انکے پینے سے عقل زائل ہوتی اور گناہ زیادہ ہوتے ہین اسلئے قرآن حدیث کی رو سے منشی عرق وغیرہ کا پینا حرام ضرور لکھا ہے اسکی جلن سے معترض نے آب زمزم پر اعتراض کیا ہو تو مضائقہ نہین حسد انسان کو اندھا بہرا کر ہی دیتا ہے۔

قولہ - حجر اسود کے چومنے سے مُنہہ پاک ہوتا ہے۔

اقول - اسکا ذکر قرآن و حدیث مین بالکل نہین یہ معترض نے شاید اپنے گھر کی پوتھی سے لکھ مارا ہے کیونکہ ازروئے دھرم شاستر سبکا مُنہہ ناپاک ہے، (الّا عورت کا مُنہہ بدن کے بالائی حصہ سمیت وقت مجامعت) اسیواسطے وید والے ایک دوسرے کا جھوٹا ناپاک جانتے ہین اور جماع کے وقت عورت کا بوسہ لینے سے ناپاک مُنہہ نہین ہوتے۔

قولہ حوران انار پستان غلمان لالہ رخان کا علیحدہ طور ہے جنکے ہاتھون سے اہل جنت کو شرابًا طہورًا کا دور ہے۔

اقول انار پستان و لالہ رُخ لفظ بذاتہ اور ایسا لفظ کہ جسکے یہ معنی ہون قرآن مین نہین آیا - البتہ قرآن مین اسقدر وارد ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا ؕ لَھُمْ فِیْھَا اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ ؗ وَّنُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا (النساء) اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُھُمْ فِیْھَا حَرِیْرٌ (الحج) چنانچہ اسکا ترجمہ اہل خبط نے نجات کے مقابلہ مین یہ لکھا ہے جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے ہین اُنکو ہم داخل کرینگے باغون مین کہ بہتی ہین نیچے سے اُنکے نہرین وہ لوگ ہمیشہ رہینگے اس مین واسطے اُنکے ستھری بی بیان ہین اور اُنکو ہم داخل کرینگے گھنے سایون مین (النساء) بیشک اللہ تعالی داخل کریگا اُن لوگون کو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے ہین اُنکو ہم داخل کرینگے باغون مین کہ بہتی ہین نیچے سے اُنکے نہرین اور سجادینگے اُنکو جنت مین سونے کے کنگن اور موتی اور اُنکا لباس ہے وہان پر ریشم (الحج) اور سورہ الطور مین ہے وَاَمْدَدْنٰھُمْ بِفَاکِھَۃٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ یَتَنَازَعُوْنَ فِیْھَا کَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْھَا وَلَا تَاْثِیْمٌ ۝ وَیَطُوْفُ عَلَیْھِمْ غِلْمَانٌ لَّھُمْ کَاَنَّھُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ ۝ ترجمہ اور ریل لگادی ہمنے اُنکو میوونکی اور گوشت کی جس چیز کا جی چاہے جھپٹتے ہین وہان پیالے نہ اُس پیالہ مین بکواس ہے نہ گنہ مین ڈالنا اور پھرتے ہین اُنکے اُس پاس چھوکرے اُنکے گویا وہ موتی ہین غلاف مین دھرے۔

سو اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ جنت جائے نجاست وخباثت نہین طہر مطہر مقام ہے لغو اور فحش اُس مین حرام ہے اور اللہ تعالی اہل ایمان کو جنت مین ستھری بی بیان دیگا اور وہ اُس مین ہمیشہ رہینگے ہر قسم کا نفیس گوشت اور عمدہ عمدہ کھانے اور میوے کھائینگے۔ سونا۔ ریشم۔ سچے موتی پہنینگے۔ غلمان یعنی چھوکرے جو موتیون کی طرح ایک سے اور ستھرے ہونگے اُنکی خدمت کرینگے اور ایسے ساغر پینگے کہ جس سے ہوش زائل نہین ہوتے اور بکواس اور جھوٹ مُنہہ سے نہین نکلتا۔

پھر آگے چلکو معترض نے کوئی نئی یا جواب طلب بات نہین لکھی اور وید اور قرآن کے مقابلہ کو ختم کر دیا ہے اسواسطے ہم بھی زیادہ طول دینا مناسب نہین جانتے اسی پر اکتفا کرتے ہین اور قرآن شریف کی تعلیم کا فوٹو جو معترض نے لکھا ہے اُسکا جواب ویدون کی تعلیم کا فوٹو علیحدہ شائع کرینگے تاکہ خریدار کو آسانی ہو اور کتاب کا حجم نہ بڑھے چونکہ مکذب نے نیک نیتی کے خلاف جو کچھ تکذیب براہین احمدیہ مین فضول بکا تھا۔ وہی نسخہ خبط احمدیہ مین دوبارہ لکھا ہے اسواسطے اس کتاب مین ضمناً اُسکا جواب بھی ہو چکا اور اُسنے جو اس مین بڑے زور سے نجات قرآنی اور ویدک مکتی کا مقابلہ کیا ہے یہان پر اُسکا جواب تحریر کر دینا خالی از لطف نہو گا۔ وہو ہذا۔

نجات قرآنی اور ویدک مکتی کا مقابلہ

قولہ۔ تکذیب براہین احمدیہ مین اگرچہ ہم قرآنی تعلیم و معقالون کا بہت کچھ بخیہ اُدھیڑ کر ناظرین کے آگے دھرچکے ہین اور اب ہمارا ارادہ نہین تھا کہ قرآن کے تار و پود نمود کرین مگر کیا کیا جائے اب تو الہامی ارشاد ہوا اور اُسکی بھی آپکی طرف سے بنیاد ہے لہذا ہم نجات قرآنی اور ویدک مکتی کا مقابلہ کرتے ہین۔ نسخہ خبط احمدیہ صفحہ ۳۰۶

اقول۔ اس مقابلہ کی بنیاد بیشک مؤلف براہین کی درخواست ہے سو منشی جیصاحب اسکو پورا نہین کرسکے اور دوسرے پیرایہ مین یہان غلط فہمی و ذاتی قابلیت کا جوہر دکھلانا چاہے لیکن قرآن پاک اور مقدس دین اسلام کی حقارت اور اہانت کرنا آپکا آبائی پیشہ اور مذہبی فرض ہے۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کا چودھوان باب سرچشمہ آریہ کی اشاعت سے پہلے کا رائج ہے اور اُس مین بجز توہین و حقارت قرآن و دین اسلام کے مصنف نے ایک فقرہ بھی درج نہین کیا۔ رہی آپکی تکذیب اُسکا جواب تہذیب ہدیہ نظر ہے امید کہ آپکی روح اُسکے مطالعہ سے ضرور خوش ہوگی اور اپنی عدم بضاعتی اور بے استعدادی کے سبب میرا بھی قطعاً یہ ارادہ نہ تھا کہ صرف دلائل سے پُرانی چھپریا (وید) کے تنکے بکھیرون اور تبر براہین کی دھار دیانندی خارزار کی جڑھ مین پھیرون مگر کیا کیا جائے اب تو نرا کشر بھٹ آچاریج نے خصوصاً اور کل دیانندیون نے عموماً قرآن شریف کی حقارت و اہانت کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا اور اس طرح کے اُلٹے مقابلے لکھنا بھی انہی کی ایجاد ہے لہذا مین بھی اس مقابلہ کی حقیقت ناظرین کے واسطے احاطہ تحریر مین لاتا ہون اور مقابلہ تکذیب مین معترض سانپ کی طرح چلا تھا مینے بھی عصائے موسوی سے کام لیا اور یہان یہ نسخہ خبط مین سرشار ہے اسواسطے بغرض ہمدردی ملیح نسخہ تیار ہے کیونکہ نادان بیمار طبیب حاذق کو ہمیشہ بُرا کہتا اور شہد خالص کو زہر تلخ بتایا کرتا ہے مگر حاذق بیمار کی بیمارداری مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نہین کرتا حتی الوسع اُسکی ہرزہ گوئی پر نگاہ نہین ڈالی جائیگی اور سب طرح سے دلجوئی کی جائیگی اور یونہی ہے بھی کہ ؎

اگر نادان بوحشت سخت گوید — خردمندش بنرمی دل بجوید

اور قول سبحانی آئت قرآنی وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ پر اپنا ایمان ہے اور دین اسلام اور سید خیر الانام پر جان قربان ہے۔ اپنی زبان و قلم سے کسیکو بُرا کہتے نہین اور حق بات کہنے سے چُپ رہتے نہین۔

قولہ۔ نجات قرآنی و ویدک مکتی۔

اقول - یہ دونو لفظ تشریح طلب ہین پس از روے لغت عرب نجات کے معنے ہین بچنا چھٹکارا اور اصطلاح اسلام مین اس سے مراد فلاح ہے - اور مُکتی سنسکرت لفظ ہے اسکے معنی ختم وخاتمہ پنجابی مُک جانا اور مُکہ ی ایک ہی لغت ہے اسلئے یہ لفظ نجات اور فلاح کے مقابل نہین بولا جاتا البتہ عربی لفظ خاتمہ وختم کے بالمقابل آسکتا ہے - یہ اہل خبط کی بڑی بھاری غلطی ہے کہ نجات کے مقابل مین مُکتی کو لاتے ہین اگر اُنکی بھی مراد اس سے فلاح ہے کہ جسکے معنی ہین رستگاری فیروزی لقامراد کو پہنچنا ہر قسم کی گرفت اور پرسش اور عذاب سے رہائی پانا اور خلاصی تو ان آریون پر اُنکے عقاید کے اعتبار سے صادق نہین آسکتے اور ویدک مکتی کوئی چیز نہین کیونکہ فضل مولا اور شفاعت اور اعمال صالح پر فلاح کا مدار ہے اور آریون کو فضل خدا اور شفاعت سے سخت انکار ہے اور محدود اعمالون اور معدود نیکیون کے بالعوض اُنکے نزدیک روح مخلصی ابدی نہین پا سکتی اور ہرگز آواگون کے پنجہ سے بچ نہین سکتی یہانتک کہ اُسکے تخم سے بدی کو پرمیشور بھی جدا نہین کر سکتا اور اُسی بدی کے موجود رہنے کے سبب وہ مہا پرلے کے بعد بھی گندگی وغیرہ کے کیڑے اور حیوانات وغیرہ بنتی رہتی ہے جس سے واضح ہے کہ جسکا نام فلاح یا نجات ہے وہ ویدالون کو نصیب نہین چنانچہ اس باب مین ایک اللہ کے بندے نے ایک مستقل رسالہ "عدم نجات آریہ" نام لکھا ہے اور وہ خیار نور علی نور لدھیانہ کے مہتمم مولوی نور محمد صاحب سے قیمتاً مل سکتا ہے اور جو منتر اس باب مین اہل خبط نے لکھے ہین وہ بھی حجت نہین ہو سکتے - اور یہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ یہ نجات کسکو ملیگی فقط روح کو یا جسم کو سو از روے قرآن واضح ہو کہ یہ نجات روح اور جسم دونو کو ملیگی کیونکہ بعد نجات جنت و نعمت اُنکو جو کچھ ملیگا خواہ فضل مولیٰ سے خواہ شفاعت سے خواہ اُنکے عملون کی جزا سے وہ بغیر جسم وجان کے صرف مین نہین لا سکتے اور بدون بدن کے لذائذ نعم سے روح کسی طرح عند العقل بھی محظوظ نہین ہو سکتی اور ہر ایک عمل مین دونو کی قوت کا اثر پایا جاتا ہے یعنی ہر ایک فعل مین دونو کو اشتراک حاصل ہے کیونکہ اگر جسم نہو تو روح سے اور اگر روح نہو تو جسم سے کچھ نہین ہو سکتا پس دونو سزا و جزا کے مستحق ہین اسلئے دونو کو مخلصی ہوگی اور دونو ہی ذوق و سرور مین مسرور رہینگے اور یہی عین انصاف ہے کہ عمل کے ہر عامل کو جزا و سزا برابر دی جاوے نہ وید کے پرمیشور کی طرح قالب جسکے بدولت روح ذوق و سرور حاصل کرتی ہے اُسکو تو بجز آتش و سوزش کے اور کوئی نعمت نہ دے اور روح کو جھٹ کسی کی عورت بنا ڈالے تا کہ وہ اپنے اعمال کے بالعوض خوب کھا پی کر مزے اُڑالے اور آریون کے جنت کی حور کہلائے اور اس مین تو معترض کو بھی انکار نہوگا کہ دیانند جی نے پہلی جون مین ایسا عمل کوئی نہین کیا تھا جسکے بدلے اُنکو اس جنت کی حور ملے اسیواسطے وہ اس نعمت کے مزے سے محروم گئے لیکن یہ کچھ فخر یا طعن کی بات نہین

کیونکہ انسے پہلے وید کے بہتیرے رشی پرمیشور کی بارگاہ مین ناک رگڑ رگڑ پیشانی ٹیک ٹیک سر مارتے مارتے دریائے حسرت مین مایوسانہ بہگئے اور یہ کہتے کہتے ہی جی نکل گیا کہ ہائے مستقل مزاجی اعلیٰ اوصاف سے موصوف سندرستریان سکھ بھوگنی کو ہمین میسر آوین گو وید پہلی شک سکت بائیس منتر ۱۱ پر میسر ہی آئی جواب ملا تو یہی کہ سے کرنی پرمان کیا ہندو کیا مسلمان ہے اور صاحب خبط کے جورو بچے (حور وغلمان) جو کچھ ہین اُنکو پہلے وقت کا کمایا ہوا ملا ہی پھر اس دنیا کے بہشت ہونے مین کیا شک ہے اور مومنون کے جنت و نعمت حور وغلمان پر کیون اعتراض کیا جاتا ہے حالانکہ تمہارا جنت فانی ہے اور اہل اسلام کا جاودانی کہ جس مین ایسی الیسی انفس و اعجب نعمتین موجود ہین جنکی شبیہہ و نظیر اہل وید کی جنت (دنیا) مین نظر نہین آتی اور آنحضرت سرور عالم صلعم کا اُسکی نسبت ارشاد ہے کہ لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ترجمہ۔ بہشت وہ جگہ ہی کہ نہ آنکھون نے دیکھی اور نہ کانون نے سُنی اور نہ کسی آدمی کے دلپر اُسکا خیال گزرا اور جن نہرون اور باغون کا بیان آیات قرآنی سے اوپر گزرا وہ ایسا ہی جیساکہ ایک اعلیٰ و اولیٰ شئے کا ادنےٰ سے ادنےٰ چیز کے ساتھ تشبیہ دیکر مثالی طور پر ظاہر کرنا چنانچہ سورہ محمد مین ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِیْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی۔ ترجمہ۔ وہ جنت کہ جسکا ڈرنیوالون کو وعدہ دیا گیا ہی اُسکی مثال ایسے جنت کی ہے کہ جس مین نہرین ہون بن بہے پانی کی اور خوش ذائقہ دودھ کی اور اُس شراب کی کہ پینے والون کو دہیوش نہین کرتی اور سراسر لذت ہے اور شہد خالص کی۔ سو یہ قرآنی جنت ہے جسکا اہل تقویٰ کو وعدہ دیا گیا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ اس وعدہ کو پورا کریگا متقین کو حور و قصور ملینگے اور منکر نا جہنم مین جلینگے پس اگر وید والون نے اپنے دھرم پوترون کے واسطے کسی اور قسم کا وعدہ واثق کیا ہے یا اس سے بھی اعلیٰ درجہ کی نعمتون کی امید دلائی ہے تو شوق سے وید والے قرآن شریف کے مقابل لائین اور عام طور پر آریون کو اُسکی ترغیب دلائین اور یہ موجودہ مال و اسباب جورو بچے اور گھر بار وغیرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بے منت عطا کئے ہین یہ فانی ہین نعمت جنت و مکت اور مغفرت کا ثمرہ نہین ہو سکتے اگرچہ بقول اہل خبط یہ اُنکے اعمال کا ثمرہ ہین کیونکہ مکش کا ثمرہ ابدی و جاودانی ہوتا ہے اسباب محسوسہ موجودہ فانی ہین اور اگر وید اس باب مین گم زبان ہین تو اہل خبط اس بیہودہ دہنی سے باز آہین معجون قرآنی کا استعمال فرمائین۔

حورون کی تعریف جو کچھ قرآن مین وارد ہے وہ بھی مثالی طور پر بیان ہوئی ہے اُسپر معترض ہونا بھی عقلمندی نہین اول تو اسلئے کہ وہ بچی خبر ہے اور واقعی اخبار و آثار کا بلا مبالغہ بیان کر دینا کسی مذہب و ملت مین معیوب نہین بلکہ صواب ہے

دوسرے اس سے اعمال صالحہ کی جانب انسان کو ترغیب دلانا اللہ تعالیٰ کا اصلی منشا و مدعا ہے کہ جس سے عالم مین عفت پھیلتی ہے اور انسان فسق و فجور سے متنفر ہو کر متقی بنجاتا ہے نہ کسی کی رانی پر ریجھانا اور غیر کی ملک پر مفتون بنانا کہ باعث خطا یا گناہ ہو تیسرے معترض کے ویدون مین بیگانہ عورتون کی تعریف و توصیف اسقدر وارد ہے کہ قرآن مین حورون کی تعریف اُسکے عشر عشیر برابر بھی نہین آئی ناظرین خبطیون کے خبط پر نہ جائین موازنہ و مقابلہ ذیل ملاحظ فرمائین۔ یہی آیتین ہین جو کہ نسخہ خبط احمدیہ مین بمقابلہ وید کے گئی درج کیگئی ہین۔

وید

यन्नासि प्राचीविश्विराडसि दक्षिणादिक्
सम्राडसि प्रतीची दिक् स्वराडस्युदीची
दिवाधिपत्न्यसि वृहती दिक्॥

یہ یجروید کے چودہوین کا تیرہوان منتر ہے دیانند جی نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے۔ ہے استری جو تو پورب دشا کے تل پرکاشمان ہے دکشن دشا کے سمان انیک پرکار کا دینے اور ودیا کے پرکاش سے یکت ہے پشچم دشا کی سدرش چکرورتی راجا کے سدرش اچھے سکھ یکت پرتھوی پر پرکاشمان ہے اوتر دشا کے تل سویم پرکاشمان ہے بڑی اوپر نیچے کی دشا کے تل گھر مین ادھیکار کو پراپت ہوئی سو تو سب پتی آدکو ترپت کر یعنی اے عورت چونکہ سمت مشرق کی طرح مطلق روشنی بخش ہے اور سمت جنوب کیطرح غربت طبع اور علم وغیرہ سے نور بخش ہے اور ملک مغرب کے بادشاہ کی مانند زمین پر آرام بخش ہے اور سمت شمال کی مانند صفات مین نور ہے اور سمت فوق و تحت کے برابر گھر مین شرف ممتاز ہو چکی ہے اسلئے تو خاوند وغیرہ سب کو خوشدل کر۔

قرآن

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ (دخان)

ترجمہ۔ بیشک ڈر والے گھر مین ہین چین کے باغون مین اور چشمون مین پہنتے ہین پوشاک ریشمی پتلی اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامنے اسی طرح اور بیاہ دین ہمنے اُنکو گوریان بڑی بڑی آنکھون والی۔ اور منگواتے ہین وہان ہر قسم کے میوے دلجمعی سے۔

قرآن شریف نے گوری بڑی آنکھ والی حور کی تعریف بیان کی ہے۔ اور وید نے مبالغہ مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا اور کہا تو گیا کہ تو سب کا دل خوش کر دیکھ جیسی توصیفی پرواز اُٹھائی گئی کوئی عمدہ حکم دیا ہوتا کہ کند بدن کوہ و برآمدن موش دم بریدہ۔

قرآن	وید
وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝	मूर्द्धासि राड् ध्रुवासि धरुणा धर्त्र्यसि

घरासी। आयुषे त्या वर्चसे त्वा कृष्यै त्वा क्षेमायत्वा ॥

یہ یجروید کے چودھویں ادھیا کا اکیسوان منتر ہے دیانندی بھاشں مین اسکا ترجمہ یہ لکھا ہے۔ ہے استری جو تو سورج کے تل اُتم پر کاشمان نشچل کے سمان نشچل شدہ ہے لتی کرنے ہاری ادھار روپ پرتھوی کے تل دہارن کرنے ہاری ہے اُس تجھے کھیتی ہونیکے لئے اور اُس تجھکو کرشا کے لئے مین سب اور سے گرہن کرتا ہون یعنی اے عورت چونکہ تو چشمہ آفتاب کی مانند افضل اور روشنی بخش اور لنسل قد وسلیم تن اور زمین کیطرح بنا دینے والی ہے اسلئے مین تجھکو اپنی زلیست کیلئے اور غلجات کیلئے اور کاشتکاری کیلئے اور رکھوالی کیلئے غرضیکہ سب طرح سے قبول کرتا ہون

جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا (سورۃ الواقعہ)

ترجمہ (۱) بہشتیون کے واسطے گوریان ہین بڑی بڑی آنکھ والی لپیٹے موتی کی مانند بدلا اُسکا جو کرتے تھے (۲) ہمنے وہ عورتین اُٹھائین صاف اُٹھان پھر کیا اُنکو کنواریان پیار دلاتیان۔

قرآن شریف نے باعتبار لولوی رنگت کے فرمایا کہ وہ گوریان میری پیدا کی ہوئی ہین بہشتیون کو اُنکے اعمال صالحہ کے بالعوض ملینگی۔ وید کے مصنف کی طرح یہ نہین کہا کہ ای عورت لنسل قد سلیم تن درست اندام سورج کے برابر افضل و روشن مین تجھے زراعت اور حفاظت اور غلہ اور اپنی زلیست کے واسطے اپنی قبولیت مین لاتا ہون۔

افسوس کہ وید کا پرمیشور کہا ہے اور سورج برابر حسین عورتون کو اپنی زلیست بسری اور آرام کیلئے قبول فرماوے۔

यास्ते अग्ने सूर्य्ये रुचो दिव मातन्वन्ति रश्मिभिः। ताभिर्नो अद्यसर्वाभी रुचे जनाय नस्कृधि ॥

یہ یجروید کے تیرہوین ادھیا کا بائیسوان منتر ہے دیانندجی نے ترجمہ یہ کیا ہی۔ ہے اگنی کے سمان تیج دھارنی بڑہانے ہاری ودوان استری جو تیری روچی ہین اُن سب روچیون سے یکت ہمکو جیسے دیپتیان سورج مین کرنون سے پرکاش کو اچھے پرکار ربط پانی کرتی ہین ویسے تو بھی اچھے پرکار

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ○ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ○ فَوَاكِهُ وَهُم مُّكْرَمُونَ ○ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ○ يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ○ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ○ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ○ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ○ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ (سورۃ الصّٰفّٰت)

ترجمہ۔ مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے ہوئے اُنکو روزی ہے مقرر میوے اور اُنکی عزت ہے باغون مین نعمت کے تختون پر ایک دوسرے کے سامنے

بسترت سکھ یکت کر اور آج روچی کرانے ہارے پر سدھ منش کیلئے ہم لوگون کو پریت یکت کر۔

یعنی اے آگ کی مانند روشن اُستادنی عالمہ عورت جو تیری نورانی شعاعین ہین اُن سب سے ہمکو آرام سے معمور کر جس طرح کہ سورج کی کرنون مین نورانی شعاعین دمکتی ہین ویسے ہی لائق و فائق منور شخص کیلئے ہمکو پر محبت کر۔

وید کے پرمیشور نے آگ جیسی روشن اور لائق و فائق اُستادنی سے بصد ستائش یہ تمنا کی ہے کہ تو مجھ مین سورج جیسی کرنین بھر دے اور کسی لائق آدمی کے واسطے مجھکو محبت سے معمور کر اور یہ تمنا اُسکے نقصان قدرت اور کمال عجز پر دال ہے۔

لوگ لئے پھرتے ہین اُنکے پاس شراب ستھری کے پیالے سفید رنگ مزہ دیتے ہین پینے والون کو نہ اُس مین سر پھرتا ہے نہ اُس سے بہکت ہوتے ہین اور اُنکے پاس ہین عورتین نیچی نگاہ رکھتیان بڑی آنکھ والیان گویا وہ انڈے ہین چھپے دھرے۔

قرآن شریف نے یہ بیان کیا کہ بہشت مین وہ پیالہ ہی جسکے پینے سے سر نہین پھرتا اور نہ مستی آتی ہے اور نیچی نگاہ والی عورتین ہین پھر ایسے پیالے پینے مین کیا قباحت ہے نمعلوم معترض کسلیئے عیسائیون کی قے چاٹتا اور بار بار شراباً طہوراً پر اعتراض کرتا ہی شاید شراب کے لفظ پر بھولتا ہے لغت کے معنے سے واقف نہین۔

काण्डात्काण्डात्प्ररोहन्ती परुषःपरुषस्परि। एवानो दूर्वे प्रतनु सहस्रेण शतेन च

یہ یجروید کے تیرہوین ادھیا کا بیسوان منتر ہے دیانند جی نے ترجمہ اسکا یہ کیا ہے کہ ہے استری تو جیسے ہنکھات اور بہت پرکار کے ساتھ اب یوون اور گانٹھ گانٹھ سے سب اوپر سے اننیت بڑھتی ہوئی دُربا گھاس ہوتی ہے ویسے ہی ہمکو پوتر پوترے اور ایشوریج سے بسترت کر۔ یعنی اے عورت جیسے ہزارون اور سینکڑون طرح سے کانڈ کانڈ اور گانٹھ گانٹھ دوب گھاس بالکل بڑھتی چلی جاتی ہے تو اس طرح ہمکو بیٹون اور پوتون اور فراوانی دولت سے مالامال کر۔

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا

(سورۃ الدھر) ترجمہ اور اُنکو پلائے جاتے ہین اُس مین پیالے جنکی ملونی ہے سونٹھ اُس مین ایک چشمہ ہے سلسبیل اور پھرتے ہین اُنکے ارد گرد لڑکے سدا رہنے والے اگر تو اُنہین دیکھے تو خیال کرے کہ موتی ہین بکھرے ہوئے۔ یہان پر بھی اپنی نادانی کے سبب معترض نے پیالہ پر اعتراض کیا ہے حالانکہ یہان پیالے سے پیپ مراد ہے اور اُسپر سونٹھ کا لفظ دال ہے اور اُن چھوکرون کی جو گوری رنگت ہوگی اور سب ہم عمر ہونگے

وید کا پرمیشور عورت کی بڑھوتری مین نظر رکھکر اُس سے مدد مانگتا
ہے اور کہتا ہی کہ تو جس طرح دوب بڑھتی ہی چلی جاتی ہو اسیطرح
مجھکو مال و اولاد مین تکاثر اور فراوانی دے۔

اُسپر اللہ تعالیٰ نے اُنکی تشبیہ موتیون سے
دی ہے اور یہ تشبیہ نہایت معقول ہے اور تعریف
مخلوق تعریف خالق ہے۔

याशतेन प्रतनोषि सहस्रेण विरोहसि।
तस्यास्ते देवी ष्टके विधेम हविषा वयम॥

یہ یجروید کے تیرہوین ادھیا کا اکیسوان منتر ہے۔
دیانندی بھاش مین اسکا ترجمہ یون لکھا ہے اینٹ کے
سمان ورتھ اب یوون سے یکت شبھ گنون سے شوبھا
یمان پرکاش یکت استری جیسے اینٹ سیکڑون سے
مکان آدمی کا لبتارا اور ہزارون سے بہت بڑھا دیتی ہے
ویسے جو تو ہم لوگون کو سینکڑون پوتر پوترے آدمی
سمپتی سے بستار یکت کرتی اور ہزارون پرکار کے پدارتھون
سے بہ بیدھ پرکار بڑھاتی ہو اُس تیرے دینے لوگ پدارتھون
سے ہم لوگ سیوا کرین یعنی ای اینٹ کیطرح مضبوط اور گونا
گون اوصاف حمیدہ خصائل پسندیدہ سے معمور عورت
جس طرح اینٹ ان گنت شاخون سے مکان بڑھا دیتی ہے
ویسے ہی تو ہم لوگون کو سیکڑون بیٹے پوتے اور ہزارہا اشیا دیگر
بڑھا دیتی ہی پھر اشیا مرغوبہ سے ہم لوگ تیری سیوا کیون نکرین
(سچ ہو تو ایسا ہو تعریف ہو تو ایسی ہو کہ ای عورت تو اینٹ
پتھر کیطرح مضبوط اور دوب گھاس کی مثل دراز ہے)۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ فٰكِهِیْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ
وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَ
زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ (سورۃ الطور) ڈر والے باغ
اور نعمتون مین ہین میوے کھاتے جو دئے اُنکے رب نے
اور بچا دیا اُنکو رب نے دوزخ کی مار سے کھاؤ اور پیو رچ سے
بدلہ اُسکا جو کرتے تھے لگے بیٹھے تختون پر برابر قطار قطار
اور بیاہ دین ہمنے اُنکو گوریان بڑی آنکھون والی۔
افسوس کہ حور عین پر تو خبطیون کا سر پھر گیا اور اسپر خیال آیا
کہ وید کے پرمیشور نے یہ صریح جھوٹ بولا اور شرک کی
تعلیم دی ہے کہ ای عورت تو ہمکو سینکڑون بیٹے اور
پوتے اور ہزارون اشیا دیتی ہے اور دینے کے لائق
چیزون سے ہم تیری پوجا کرتے ہین۔ یا کوئی عورت واقعی
ایسی ہوگی جو وید کے پرمیشور کو ہزارون بچے اور دولت
دیتی ہوگی اور پرمیشور اُسکی سیوا مین مشغول رہتا ہوگا
البتہ گائی کی تعریف سے ہو سکتا ہی کیونکہ وہ سب طرح نفع
بخش ہے۔

सरस्वती योन्यां गर्भमन्तरश्विभ्यां
पत्नी सुकृतं बिभर्ति। अपांरसेन वरुणो
न साम्नेन्द्रं श्रियै जनयन्नप्सु राजा

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا وَّكَوَاعِبَ
اَتْرَابًا وَّكَاْسًا دِهَاقًا لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ
لَا كِذّٰبًا جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا (سورۃ النبا)

یہ یجروید کے اُنیسوین ادھیا کا چورانوے منتر ہے
دیانندی بھاشیہ مین اسکے معنے یہ لکھے ہین کہ ہے
جوگ کرنے ہارے پرش جیسے سورستی عورت اپنے خاوند سے
یونی کے اندر روپ گربھ کو دھارن کرتی ہے یا جیسے
راجا آدھا ایک اور اوپدیش کے ساتھ جلون کے رس سے
پرانون مین بیل کے سمان سکھ سے اینشوریہ کو بھی کیلئے
برکت کرتا ہوا براجمان ہوتا ہے ویسے تو بھی ہو -
یعنی اے زاہد آدمی جیسے نیک عورت اپنے خاوند سے
رحم مین ہو اکی شکل حمل کو رکھ لیتی ہے یا جیسا راجا علیا
پر براجمان ہوتا ہے ویسے تو بھی ہو (نصیحت ہو تو ایسی
ہو) اور دوسرے پنڈتون نے فقرہ اولی کے معنے
یہ کئے ہین کہ نرنارائن کی بیوی مہاواک اندر یا یجمان
کو رحم کے درمیان رکھتی ہے -

جو لوگ وید کو قرآن شریف اور لوط پیغمبر سے پیشتر کا بتاتے
ہین وہ اس فقرہ پر ضرور خیال فرمائین کہ اے جوگ کرنیوالے
پرش جیسے سورستی عورت اپنے خاوند سے یونی (رحم) کے
اندر روپ گربھ (بشکل ہوا حمل) کو دھارن کرتی
ہے ویسے تو بھی ہو یہ کسقدر مہمل اور خلاف تہذیب ہے،
بھلا جب تارک الدنیا زاہد کو نامہذب الفاظ مین یہ نصیحت کیگئی
ہے تو دنیا دارون کو خود ہی سر دیا دوہانیدن بستان کا مضمون
پیش آئیگا سچ ہے ۵ مین الزام اُنکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا +

ترجمہ - ڈروالون کو بیشک مراد ملنی ہے باغ اور انگور
اور نوجوان عورتین ایک عمر کی اور پیالہ چھلکتا نہ سنینگے
جنت مین بیہودہ بکنا نہ جھوٹ اور جھٹلانا بدلا ہے
تیرے رب کا دیا حساب سے -

قرآن شریف نے دو چیز یہان بیان کی ہین کہ اللہ تعالیٰ نے
متقین کیواسطے نوجوان عورتین پیدا کی ہین اور لفظ وہم
ازواج اور زوجنا ہم سے جنکا ترجمہ ہے اُنکی بیویان ہین
بیاہ دی ہین نے اُنکو صاف عیان ہے کہ وہ اُنکی بیویان ہونگی
نیوگ کی خواہان غیر کی منکوحہ نہین ہونگی اور وہان کی شربت
کا نام شراب ہے نہ درحقیقت شراب خمر اور اسی واسطے جہان
خمر کا ذکر آتا ہے وہین مصرح کیا جاتا ہے کہ اُس مین لغو و
کذب و بیہوشی نہین ہوگی بلکہ جیسے عام شربت ہوتے ہین
ویسے ہی ایک لذیذ چیز وہ بھی ہوگی شراب رنگدار
بدمزہ ہوتی ہے اور وہ نہائت لذیذ اور سفید رنگ
اور خوش ذائقہ ہوگی - بیضاء لذت للشاربین سورہ
الصّٰفّٰت ملاحظہ ہو -

غلمان کم عمر لڑکے مشرکون کی اولاد وغیرہ اہل جنت کیلئے
خادم بنائے جائینگے وہ خدمت کرینگے وہان لواطت نہوگی جسکی
طرف دربردہ معترض مشیر ہے لواطت شرعاً حرام قانوناً فعل
بدقابل سزاے فاعل و مفعول حضرت لوط خاص اسی جرم کو
نیست کرنیکے لئے مبعوث ہوئے قوم باز نہ آئی ہلاک ہوئی -

اسی مضمون کے چند منتر رسالہ ہذا کے صفحہ ۵ مین گزرے علاوہ برآن ویدون کا ایک حصہ عورتون کے محاسن و محامد کے
بیان مین صرف ہوا ہے ایسی مدح سرائی اگر ہندوون کو نصیحت ہے تو ظاہر ہے کہ از روئے وید مستورات کی تعریفین اور تعشق آمیز

بیان محافل اغیار مین سنانا سنانا منع نہین بھر حورون کی صحیح صحیح خوبیان کرنیکے سبب قرآن کیون مجرم ٹھہرایا جاتا ہے
اگر جاہیے روحین بعد نجات کے پرمیشور مین ملجائینگی اسطرحپر کہ جیسے پانی مین پانی ملجاتا ہے تو بیشک سورگ کوئی چیز نہین
اور پرمیشور کا گھٹنا اور بڑھنا صحیح ہے پس اسوقت پرمیشور کو ناقص جاننا چاہیے اور روحون کو بھی اُسکے
اجزا ماننا چاہیے تاکہ آپکے علوم متعارفہ محررہ تکذیب بیچ سمجھے جائین اور اگر پرمیشور سے علیحدہ رہینگی تو ضرور ہی
اُنکے واسطے کوئی جسم و جاے قیام ہونی چاہیے تاکہ اُنکو موقع قرار ملے کیونکہ وہ بغیر جسم کے قائم نہین رہ سکتین
اور نہ کچھ ذوق و سرور ہی حاصل کر سکتی ہین اور آواگون یعنی تناسخ صحیح ہے تو جن منترون کو نجات کے باب مین آیات
کے مقابل اہل خبط نے لکھا ہے صحیح نہین اور نجات ابدی بھی باطل ہے وجہ یہ کہ جب سبکی نجات ہوگی تو
تناسخ کا جال پھٹ جائیگا اس مین کوئی روح پھنس نہین سکتی اور رو تکذیب صفحہ ۲۰ مین اس امر کے خود بھی مقر ہین
کہ تھوڑی سی نیکیون کے بالعوض نجات ابدی اور رجا و دانی لذائذ روح حاصل نہین کر سکتی اور از روے وید یہی صحیح
ہے جبھی تو پرانے آریون نے کوہ ہمالیہ کو بہشت قرار دے رکھا تھا کیونکہ وہ وہان پر بہت کچھ آرام پائے ہوئے تھے
اور آجکل کے آریا ازروے تناسخ اپنے بیوی بچون کو ہی اپنے اعمال کا پھل (حور و غلمان وغیرہ) مانے ہوئے ہین
جنکا فانی ہونا مسلمہ فریقین ہے پس جو فانی ہو وہ جاودانی نہین ہو سکتا اور بدون جاودانی اشیاء کے
روح سرور نہین حاصل کر سکتی۔

فلاح کے علاوہ نجات کے معنی ہر غم سے ہر عذاب سے بیفکری بھی ہین سو اول تو ان بکشمالون کو دار دنیا مین ممکن
ہی نہین کہ وہ نصیب ہو بقول گرو نانک صاحب کے دکھیا سب سنسار۔ سب بجز رہین۔ دوسرے ازروے
وید روح نجات اسلئے بھی حاصل نہین کر سکتی کہ اسکی ذات سے بدی کا بیج پرمیشور بھی جدا نہین کر سکتا اور اُسی کے باعث
چار جگ گزر جانے اور موہومی نجات پالینے کے بعد بھی روح اس عالم مین آکر بدستور سابق انسان و حیوان بنتی
رہتی ہے جس سے صریح واضح ہے کہ آواگونیون کو نجات حقیقی نصیب ہی نہین پھر نجات قرآنی کے روبرو وید کی
مکتی چہ معنی دارد۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

ردخطرات

اس کتاب کے لکھنے سے میری غرض یہ ہے کہ سیدھی راہ اور نجات کے طالب حق قبول کرنیسے رکین نہین اور وید کے واعظون کی چالاکیون اور حقیقی نجات کی حقیقت اور ابدایت اور اُسکے وسائل سے آگاہ ہوجائین اور سندھیا وغیرہ عبادتون کا بے سود ہونا بھی سب پر کھل جائے اسیواسطے مینے جو کچھ وید وغیرہ سے نقل کیاہے اُسکا پتہ مع حوالہ صفحہ یا منتر اور باب کے لکھدیاہے تاکہ خصوم کو موقع حجت باقی نہ رہے اور جس لغت کے ترجمہ مین وہ فرق جانین لغت سنسکرت سے ملالے اور ذرا سا عقل کو دخل دیکر محاورہ کلام کے [illegible] میزان لگالے محض کورانہ کارروائی نہ کرے دیانندیون کی طرح صراحت چھوڑ کر تاویل پر نہ مرے جو لوگ پہلے سے پہلے ہی کانون پر ہاتھ دھر جاتے ہین کہ ویدون مین ایسا نہین لکھا حالانکہ اُنہون نے ابھی تک ویدون کی صورت بھی نہین دیکھی اُنکے روبرو اس کتاب کا پیش کرنا بالکل غیر مناسب ہے اور اُنہین بھی لازم ہے کہ دیکھتے ہی تکذیب کے سر نہو جائین بلکہ غیر متعصب پنڈتون سے دریافت کرین تاکہ حقیقت حال معلوم ہو چونکہ یہ کتاب اپنی رنگ مین پہلی اور وقت کی ضرورت کے موافق ہے اسواسطے اسکی ایک ایک جلد ہر فرقہ کے منصف مزاج اور غیر متعصب آدمی کے پاس بالضرور ہونی چاہیے۔ قیمت ۴ر

تہذیب المکذبین ۔ منشی لیکھرام کی تکذیب براہین احمدیہ کا جواب حصہ اول۔ ۴ر

وید کی حقیقت ۔ وید کے چند منتر معہ ترجمہ بطور نمونہ تعلیم ویدیہ ناظرین کئے گئے ہین جنکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ ۱ر

قرآن کی حقیقت سورۂ بقر کی چند آیتون پر جو پنڈت سوری پرساد جی آریہ نے اعتراض کئے تھے اُنکا جواب۔ ۱ر

مباحثہ کسیر ۔ اس باب مین کہ وید کلام الٰہی ہے یا قرآن شریف۔ ۲ر

مباحثہ موضع سکندر آباد ۔ اس باب مین کہ وید کلام الٰہی ہے یا قرآن شریف۔ ۱ر

مباحثہ موضع رسول پور ۔ اس باب مین کہ وید کلام الٰہی ہے یا قرآن شریف۔ ۱ر

صلوٰۃ اور سندھیا کی کتاب ۔ نماز و سندھیا کا موازنہ و مقابلہ۔ ۱ر

ید بیضا ۔ بجواب رسالہ کالی چرن۔ ۲ر

ہدایت نامہ بجواب قسم نامہ ۔ جی آر ناہبہ ریاو منشی لیکھرام جی آریہ مسافر و پنڈت گنپا رام وغیرہ کے اعتراضون کا جواب۔ ۱ر

ملنے کا پتہ ۔ منشی نذیر حسین و مولوی ابو رحمت حسن میرٹھ شہر صرابہ دروازہ